الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

تذکرہ

۱۳۲۵

محبوب جہان سید قربان علی نور اللہ مرقدہ

۱۳۲۵

الموسوم بہ

مقبول جہان فیض یا بیاض اتقیا

۱۳۲۵ ۱۳۲۵

از

خاکسار انوار الرحمن عفی عنہ مؤلف و مصنف صلوٰۃ الاعتصام و شجرہ نقشبندیہ و کحل الجواہر وغیرہ

بصحت حافظ حسین بخش صاحب بسعی و کوشش سید فیاض علی صاحب

محمد بشیر الدین خان منیجر کے اہتمام سے

محمد ابراہیم خان کے مطبع شمسی آگرہ مین چھپا

طبع اول (۱۵ اگست ۱۹۰۸ء) ۵۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خصص المقربین من اصفیائہ علی قربات العلی - و ... الذی ... المعظمین من امنائہ بامانۃ الوحی والصلوٰۃ والتسلیم من اللہ علی الہادی الی الوارہ - نور محمد ہو خالص فیض اللہ - والتحیۃ والتعظیم منہ - علی مبشر عیسیٰ - حافظ النواظر الی جمال اللہ الکبراء - والثناء والتکریم علی آلہ الکرام - اشرف مسانید الاقطاب - والبرکۃ والتفخیم علی اصحابہ العظام تحریر مناشیر الاحتساب اما بعد بندہ ضعیف البنیان راجی الی فضل المنان خاکسار انوار الرحمن عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ بعد وصال فرمانے حضرت قبلہ عالم کعبہ بنی آدم - آفتاب دو جہان - مقتدائے کاملان پیشوائے عارفان چارہ ساز بیکسان شمس العارفین سراج السالکین سند الواصلین قدوۃ الکاملین

اسوۃ المحققین رہبر شریعت عالم طریقت کاشف حقیقت عارف معرفت مظہر خوارق وکرامت مصدر انوار ہدایت مورد فیوض نسبت مہبط فضائل مجیدہ صاحب کمالات لاتحصیٰ ولاتعد مقبول بارگاہ احد برگزیدہ حضرت صمد ہادی لم یزل وابد متمکن مسند حضرت احمد مجددؒ سیدی سندی جدّی ومولائی ومرشدی صفی درگہ لم یزلی حضرت سید قربان علی قدّست اسرارہ الخفی والجلی کے برادران طریقت نے مجھسے اصرار کیا کہ بعض کوائف حالات عمر شریف وخرق عادات حضور قبلہ عالم قدس سرہٗ کو جمع کروں - اگرچہ مجکو بوجہ عدم وقوف اوائل حالات کے تامل تھا کیونکہ سابقًا اکثر بحین حیات صوری حضور عالم نور اللہ مرقدہ کے مین نے یہ قصد کیا تھا اور پھر اسی سبب سے تکمیل ارادہ نہ ہو سکی تھی لیکن اِن حضرات کے اصرار سے مجبور ہو کر اور نیز بخیال (مالا یدرک کلّہ لا یترک کلّہ) کے اِس مختصر پر قناعت کی -

ربّنا تقبل منّا انک انت السمیع العلیم

یا علی العظیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام و نسب

سیدی و مرشدی و مولائی جدی[1] و شیخی و سندی حضرت سید قربان علی
بخاری نقشبندی مجددی جمالی تامداری صمدی نور اللہ مرقدہ ابن سید شیخ
علی ابن سید ذوالفقار علی بن سید منور علی ابن سید انور علی بن سید مبارک علی
ابن شیخ محمد تقی ابن سید عبدالوہاب ثالث ابن سید محمد یوسف ابن سید عبدالوہاب
ثانی ابن سید محمد سعید ابن سید عبدالکریم ابن سید محمد ابن حاجی الحرمین سید
عبدالوہاب اوّل دہلوی ابن سید محمد ابن سید رفیع الدین احمد ابن سید
عبدالوہاب ابن سید محمد عرف میاں بلو ابن سید ابوالکرم ابن سید محمد غوث

---

[1] راقم انوار الرحمٰن بن سید عبدالرحمٰن بن حضرت صاحب نور اللہ مرقدہ۔

ابن سیّد جلال الدین حیدر سرخ بخاری ابن سید علی ابو مویّد ابن سید جعفر
ابن سید محمد عرف سید شمس الدین ابن سید محمود ابو یوسف ابن مخدوم سیّد احمد جوّاد
ابن حضرت مخدوم سید عبد اللہ ابن مخدوم سیّد علی اشقر ابن مخدوم سید جعفر زکی
توّاب ابن امام علی ہادی نقی ابن امام محمد التقی الجواد ابن حضرت امام رضا ابن امام موسی
کاظم ابن امام جعفر صادقؑ ابن امام محمد باقر ابن امام حضرت زین العابدینؑ ابن امام
سید الشہدا خامس آل عبا حضرت امام حسین علیہ السلام ابن حضرت علی مرتضیٰ
شیر خدا کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم و زوج
بتول اطہر زہرا سیدۃ النسا رضی اللہ عنہا۔

اترولی - مولد شریف قصبہ اترولی ضلع علیگڈھ ہے والد ماجد آپکے میر فتح علی
صاحب مصطفیٰ آباد سے اترولی تشریف لائے یہان آکر میر اشرف علی صاحب
جو سادات بارہ واسطی مین سے ایک بزرگ تھے اون سے ملاقات ہوئی چند روز
بعد مابین تعلقات بڑھ گئے۔ میر اشرف علیصاحب نے اپنی صاحبزادی
کی عقد کردیا لیکن عقد سے پہلے یہ شرط منظور کرالی کہ اب اقامت اترولی کی اختیار
کرلین گے۔ میر ذوالفقار علی آپ کے جد امجد گزشتہ چھ پشتون سے دہلی مین
مقیم تھے اور شاہان مغلیہ کے زمانہ مین بخارا سے آپ بہت اعزاز سے لیے گئے تھے
جب شاہان مغلیہ کا زمانہ زوال آیا وابستگان خاندان شاہی نے دہلی چھوڑ کر
لکھنؤ آنا شروع کیا اوس زمانہ مین میر ذوالفقار علی صاحب بھی دہلی سے لکھنؤ آئے

اور اپنے ایک نسبی بھائی کی لڑکی سے شادی کرکے مصطفیٰ آباد میں قیام اختیار کیا
آپ کے خسر فوج شاہی میں رسالدار تھے اونھوں نے انکو اپنی جگہہ مقرر کرادیا۔
مصطفیٰ آباد ہی میں میر فتح علی صاحب پیدا ہوئے اور چند روز اپنے والد ماجد کی جگہہ
ملازمت کرنے کے بعد کوئی صورت ایسی پیش آئی کہ ملازمت ترک کرنی پڑی اوسی
بیکاری میں گھوڑے لیکر فروخت کرتے ہوئے وارد اترولی ہوئے تھے اور یہاں یہ
صورت پیش آکر سبب استقلال قیام ہوگئی۔ آپ کے والد ماجد میر فتح علی صاحب
کی اولاد میں سے دو لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ رہیں سب میں آپ ہی ہر طرح بڑے تھے
آپ کے چھوٹے بھائی کا اسم مبارک میر فضل حق تھا۔

حال ولادت ولادت باسعادت آپ کی ۱۲۳۰ سنہ ہجری مطابق ۱۸۱۴ سنہ ء موافق
سمت ۱۸۷۳ بکرمی میں ہوئی۔

حلیہ شریفہ حلیہ اقدس یہ ہے۔ بلند بالا کشادہ پیشانی بلند بینی
نرگس چشم کلان گوش فراخ صدر موزون کمر ثقیل کتفین دراز دست
ریش مبارک ایسی جو خوبی کے اعلیٰ پیمانہ پر تھی رخسار نہایت نورانی اور پُر گوشت
رنگ مبارک سرخ و سپید چہرہ پر ایک خاص نور ہویدا اور لبوں پر ہر وقت آثار
تبسم پیدا رہتے تھے۔ لوگوں کو گمان ہوتا تھا کہ آپ اکثر مسکراتے رہتے ہیں ریش
مبارک میں آپ نے کبھی خضاب نفرمایا لباس اقدس ہمیشہ پرانی قطع کا رہا یعنی پیراہن
تکمہ دار گریبان خمیدہ جانب دست راست کشادہ انگرکھہ کلاہ چوگوشیہ

خاص موقعوں پر چغہ زیب جسم فرماتے تھے کفش مبارک ہندوستانی لبطرز قدیم ہوتی تھی گاہ گاہ بضرورت دستار زیب سر فرماتے تھے حسن صورت کی کیفیت تھی کہ ایام پیری میں وہ شکل و شمائل تھی کہ ہر شخص بے ساختہ دیکھا کرے اور جامہ زیبی کی یہ کیفیت تھی کہ جو لباس پہن لیتے تھے ایسا بھلا معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہ کپڑا آپ کے خصوصیات میں ہے۔

تعلیم آپ کی تعلیم کا آغاز میانجی بدھ خان کے مکتب سے ہوا۔ ابتدائی درسی کتب آپ نے میانجی بدھ خان صاحب موصوف سے دیکھیں پھر بطور خود تکمیل فرماتے رہے یہاں تک کہ زبان فارسی کے من کل الوجوہ تکمیل ہو گئی۔

ملازمت آپ نے ہوش سنبھالتے ہی بعمر چندرہ سال سعد آباد میں مختارکاری شروع فرما دی تھی راجہ مردان علیخان کے خاندان میں ایک ٹھکرائی تھیں ابتداً ان کی مختاری فرمائی چند روز بعد راجہ حسن علیخان خلف راجہ مردان علیخان نے اپنا مختار بھی آپ کو کر دیا۔ چند روز سر رشتہ داری منصفی بھی کی یہ تحقیق نہیں کہ یہ واقعہ ہاتھرس کا ہے یا سعد آباد کا۔ عام طور پر آپ کی وجاہت ذاتی کچھ اس پایہ کی تھی کہ ہر دیکھنے والا بادی النظر میں گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جناب باری نے وہ شکل پاکیزہ اور شمائل حمیدہ ازل سے آپ میں ودیعت فرمائی تھی کہ بجز اُن لوگوں کے جنکی شقاوت حد سے بھی کچھ بڑھی ہوئی تھی ہر متنفس آپ سے ملکر شیفتہ اور گرویدہ ہو جاتا تھا۔

طاقت — علاوہ دیگر اوصاف ستودہ کے جن کا ذکر مین آگے کرون گا۔ خاصکر
طاقت وقوت جسمی بھی قابل ذکر ہے۔ چنانچہ ایام قیام ہاتھرس کا واقعہ ہے کہ
ایک مرتبہ آپ اترولی سے ہاتھرس تشریف لارہے تھے راستہ مین ایک شہ زور
شہ زور چور — چور نے حملہ کیا۔ اور صندوقچہ نقود اوٹھا لیا آپ گاڑی سے کود
کر اوسکے تعاقب مین روانہ ہوئے۔ وہ نہایت طاقتور اور مضبوط آدمی تہا تن تنہا
آیند و روند کو لوٹ لیا کرتا تھا جب آپ اوسکے تعاقب مین شاہ راہ سے
دور کھیت مین پہونچگئے تو اوس نے مقابلہ کیا اور بہت دیر تک آپسمین زور آزمائی
رہی آخر الامر آپ نے اوسکو عمامہ سے باندہ لیا اور کھینچتے ہوئے سواری تک لاکر
گاڑی کے پیچھے کس دیا شب بھر راستہ چلنے کے بعد جب صبح کو اوس نے آپکی
صورت مبارک دیکھی تو شوق ہمکلامی پیدا جویائے نام ونشان ہوا آپ نے اپنا نام
ارشاد فرمایا چونکہ اطراف مین آپکے حُسنِ صورت اور طاقت کا شہرہ ہو رہا تھا وہ نام
سنتے ہی پہچان گیا اور بولا کہ مین مدت سے آپ سے مقابلہ کا مشتاق تھا اور مجھے
اپنے زور بازو پر نہایت گھمنڈ تھا۔ لیکن آپ کو جیسا مین نے سنا تھا ویسا پایا اور اب
مین اس پیشہ رہزنی سے تائب ہوتا ہون۔ آپ نے بعد تاکید تمام و اخذ توبہ اوس کو
کھولدیا پھر وہ اپنی خوشی سے ہاتھرس تک آپ کے ہمراہ آیا اور جبتک آپ کا قیام
وہان رہا ہمیشہ خدمت مین حاضر ہوتا رہا اور اُس پیشہ کو مطلقًا ترک کردیا۔

تفریح — ایک مرتبہ سعد آباد مین آپ بہمراہی چند ہم پیشہ احباب بغرض تفریح

شام کےوقت کھیتون پر تشریف لیگئے وہان سب ہمعمرون نے یہ تجویز کی - چرس یعنی پر کھینچین - چنانچہ سب نے ملکر ایک کوئین پر چرسہ بھرا آپ علیحدہ کھڑے ملاحظہ فرماتے رہے جب سب حضرات زور آزمائی فرما چکے اور وہ ان صاحبون کی مجموعی قوت سے بھی باہر نہ نکل سکا اوسوقت آپنے سبکو ہٹاکر خود بنفس واحد زور فرمایا اور بقوت تمام بند رہ ہاتھ چرس نکال لیا اوسوقت فرمایا کہ اب آپ سب صاحب اسے سہارے رہین ہم دم لیلون - چنانچہ اون لوگون نے اوسکو روکنا چاہا مگر وہ نہ رُک سکا اور کنوئین مین گر گیا اوسوقت بیل منگوا کر نکالا گیا -

اطلاع واضح رہے ناظرین رہے کہ اِس تذکرہ مین وہ قصہ نہین ہین جن مین مبالغہ یا خوش اعتقادی سے کام لیا جاتا ہی بلکہ صرف وہ ہی حالات درج کیے جاوینگے جو باعتبار صداقت پایۂ تام رکھتے ہونگے اور جن واقعات کا راقم کو علم ذاتی نہین ہے یا حضرت کی زبان مبارک سے نہین سُنے ہین وہ بقید نام رُواۃ لکھونگا کہ ماخذہ اون صاحبان پر رہی اور نیز اِس امر کا کامل لحاظ کیا جاویگا کہ جن حضرات کی زبانی حالات سنکر درج کیے جاوین وہ بطور خود نہایت ثقہ اور معتبر ہون -

بڑے حضرت صاحب قبلہ سے ملاقات سعد آباد ہی مین ایک اور واقعہ پیش آیا جس سے آپ کی آیندہ زندگی مین تغیّر عظیم ہوا اور جسنے بالآخر اِس روشن زندگی مین دوسرا ہی رنگ پیدا کر دیا یعنی حضرت معارف پناہ والا جاہ عالی پایگاہ مقبول بارگاہ احد جناب عبد الصمد خان صاحب عرف رحمت خان قدس اللہ سرہ العزیز

سے بتوسط برادر خورد میر فضل حق صاحب رسم ہوگئی اور پھر نوبت اخلاص مندی یہانتک پہونچی کہ بڑے حضرت قبلہ آپ کے دولتخانہ پر شب و روز رہنے لگے اس زمانہ مین آنجناب زمرہ سپاہ مین ملازم تھے اور شوق راہ حق مین محو مطلق تھے جہان کہین کسی بزرگ صاحب کمال کو سنتے فوراً تشریف لیجاتے اور طرح طرح کی ریاضات شاقہ فرماتے مگر تسکین نہوتی تھی۔ تجرید و تفرید اختیار فرما رکھی تھی حضرت صاحب سے آپکے ابتدائی تعلقات دوستانہ اور برادرانہ ہو لئے ایک مدت تک آپسمین ایک دوسرےکے ہمدم و ہمراز رہے بارہا بحصول رخصت بتلاش مرشد کامل بلاد دور و دراز مین تشریف لے گیے۔ آخر الامر نوبت یہانتک پہونچی کہ آپ کا اشتیاق طلب یوماً فیوماً متزاید ہوتا رہا اور رخصت ملنے مین دشواریان پیش آنے لگین آپ نے روز کے جھگڑون سے عاجز ہوکر قصد ترک ملازمت فرمایا۔ ہرچند حضرت صاحب قبلہ نے اس قصد سے باز رکھنا چاہا مگر آپ نے قبول نفرمایا اور ملازمت چھوڑکر آزادی حاصل فرمائی تاکہ کامل طور پر پابندی خیال جانان فرمائین۔ اب یہ دستور ہوگیا کہ اکثر سفر مین تشریف لیجاتے جب کبھی سعدآباد مین آتے حضرت قبلہ عالم نور اللہ مرقدہٗ کے دولتخانہ پر قیام فرماتے۔ اس اثنا مین شہرہ کمال حضرت امت البیان ابان اللہ شاہ علیہ الرحمۃ سنکر وہان دوان قصبہ ڈینگ علاقہ راج بھرتپور کا قصد فرمایا حضرت قبلہ عالم نے سامان سفر مہیا کردیا۔

تذکرہ میاں امان اللہ شاہ رحمہ

میاں امان اللہ شاہ علیہ الرحمتہ ڈیگوی ایک بزرگ عارف باللہ کامل واکمل بحالت مستی و جذب قصبہ ڈیگ مین تھے نہایت سن رسیدہ اور ضعیف و نحیف بدن پر جہریان پڑی ہوئی طاقت نشست و برخاست مطلقاً معدوم ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بیٹھے بیٹھے سرکتے تہے راجہ بہرتپور آپکا معتقد تہا اوس نے قمرالدینخان نامی ایک سپاہی کو آپ کی خدمتمین متعین کر رکہا تہا سال بہر مین ایک دو مرتبہ خود بہی قدمبوسی کیلئے حاضر ہوتا تہا۔ موسم سرما مین آپ کیلئے دو شالہ لحاف وغیرہ بہیجدیتا تہا۔ آپ کا دستور تہا کہ جب قمرالدینخان نے کوئی کپڑا آپکو اوڑہا دیا چند لمحون کے بعد آپ اوسکو اوتار دیتے اور آگ روشن رہتی تہی اوسمین جلا دیتے تہے۔ اسی طرح گرمیون مین جب آپکیواسطے جہونپڑی چہا دی جاتی اوسکو بہی آگ لگا دیا کرتے تہے۔ مرچین نوش فرماتے تہے کوئی شخص جو کسی غرض سے آپ کی خدمتمین جاتا سرخ مرچین ہدیہ لیجاتا تہا۔ کتنے ہی لوگ ہوئے

لہ۔ قمرالدینخان صاحب کو ایک مدت جب میان صاحب کی خدمت کرتے گذر گئی ایکروز اونکے دلمین خیال آیا کہ اگر یہ فقہ کامل ہین تو اب جب مین اونکی خدمتمین جاؤنگا یہ میرا نام مردل شاہ کہین اور مجہے مرید کرین ورنہ مین آئندہ اس جانکاہی سے خدمت نکرونگا۔ چنانچہ جب یہ میان صاحب کی خدمتمین گیئے آپ نے معاً صورت دیکہتے ہی فرمایا کہ ہمنے تمہارا نام مردل شاہ رکہا اور تمکو مرید کیا یہ فرماکر توجہ اتحادی انپر فرمائی ایک ساعت مین مثل اپنے بنالیا حضرت خان صاحب قبلہ اونکو اپنا پیر بہائی خیال فرماتے تہے۔

تھے وہ اس قسم کے فرمانبردار تھے کہ جب کبھی میان صاحب کو غنودگی ہوتی اور آپکا سر مبارک زمین کی طرف جھکتا ایک کتا دوڑ کر تکیہ بن جاتا تھا۔ حضرت میان صاحب شبانہ روز مین کسی وقت خواب نہین فرماتے تھے۔ کسی وقت کچھ ربودگی سی ہوتی تھی۔ ورنہ ہر وقت بیدار رہتے تھے۔ القصہ جب بڑے حضرت علیہ الرحمہ حضرت قبلہ عالم سے رخصت ہو کر حضرت کی خدمتمین حاضر ہونیکو روانہ ہوئے اور ڈیگ مین پہونچے تو قصبہ سے مالیدہ تیار کراکر میان صاحب کی خدمتمین پیش کرنے کی غرض سے ساتھ لے گئے جنگل مین آپکی خدمتمین ظہر کے وقت حاضر ہوئے اور مالیدہ پیش کیا آپ نے فرمایا کہ یہ تو تمہین کھاؤ گے۔ عصر ومغرب کے بعد بھی اس خیال سے مالیدہ پیش کیا کہ شاید اسوقت کچھ اشتہا ہو لیکن آپ نے نوش نہین فرمایا۔ بعد عشا حضرت خان صاحب علیہ الرحمہ نے خود وہ مالیدہ نوش فرمالیا نصف شب کے بعد میان صاحب نے آواز دی کہ لاؤ وہ مالیدہ اب ہم کھائین گے۔ اُسوقت عرض کیا کہ اب تو مین نے کھالیا۔ میان صاحب نے آسمان کی طرف نظر اوٹھا کر فرمایا کہ اللہ تیرا اللہ ہا فقیر بھوکا ہے۔ بمجرد اس فرمانیکے جنگل مین سے ایک شخص ایک ہاتھ مین مشعل لیئے ہوئے اور دوسرے ہاتھ مین تھال لیئے ہوئے پیدا ہوا جس وقت میان صاحب نے مالیدہ طلب فرمایا تھا اور حضرت خانصاحب نے بوجہ نوش فرمالینے کے مجبوری ظاہر کی تھی اوسوقت یہ بھی عرض کیا تھا کہ اگر حکم ہو تو مین قصبہ مین جا کر کوئی چیز آپکے واسطے لاؤن اوسپر میان صاحب نے فرمایا تھا کہ

ہم ماش کی دال اور باٹی[1] کہائین گے۔ اِس فرمایش کو سنکر بڑے حضرت قبلہ خاموش ہوئے اور عرض کیا کہ اسوقت اگر مین قصبہ مین جاؤن تو بہی یہ چیز ملنا دشوار ہوگا۔ چنانچہ وہ مرد غیبی تہال لیے نمودار ہوا اوسوقت آپنے فرمایا کہ فخر الدینجان کی جہونپڑی مین مٹی کے برتن ہونگے وہ لے آؤ اور اِس شخص کا تہال خالی کردو چنانچہ اونہون نے حسب حکم جب تہال خالی کرنیکا قصد فرمایا تو دیکہا کہ تہال مین ماش کی دال دہلی ہوئی اور باٹی گرم گرم گہی مین تر ہین۔ وہ شخص تہال خالی لیکر جنگل مین غائب ہوگیا۔ میان صاحب نے ایک دو لقمہ نوش فرماکر باٹی اپنے کتّون کو ڈالدیا اور فرمایا کہ اگر ہم تمہارا مالیدہ کہا لیتے تو تم اور ہمارے کتّے دونون بہوکے رہتے۔ اِس کے بعد فرمایا کہ تمہارا حصّہ دوسری جگہہ ودیعت ہے وہان سے ملیگا اور یہ فرماکر ایک ایسی نظر کیمیا اثر سے آپکو دیکہا جس سے بڑے حضرت علیہ الرحمہ پر ایک کیفیت بیتابی کی پیدا ہوگئی پہر اُسیوقت رخصت فرمادیا جو کچہہ عطا فرمانا تہا وہ اوس ایک نظر مین دیدیا بڑے حضرت قبلہ میان صاحب سے رخصت ہوکر بیتابانہ حالت شوق و ذوق مین مراجعت فرمائی سعد آباد ہوئے۔ یہان آکر ہمارے حضرت صاحب قبلہ سے ملے اور فرمایا کہ اب ایک ایک لمحہ ہمپر دشوار ہے۔ چنانچہ اوسی حالتمین سخت مجاہدہ اور ریاضت آپنے اختیار فرمائی شبانہ روز مین ایک مٹھی دانہ ہائے نخود بریان غذا تہی جو ایک بہٹر سے بچے

سلہ[1] ایک قسم کی موٹی روٹی ہوتی ہے۔

کلّو میان نامی نے آپ کے مقرر کر دئے تھے - اوسکے سوا خورو نوش مطلقاً ترک فرمادی تھی - حضرت قبلہ عالم نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہین کہ ہمنے بہت چاہا کہ وہ اس طرح کی سخت محنت نفرمائیں مگر آنجناب نے جو ارادہ فرما لیا تھا اوسپر قایم رہے - ایک مدّت اسی طور پر گذری بالآخر خواب مین حضرت والا تبار مولانا شاہ نامدار رضی اللہ عنہ الغفار کو دیکھا کہ فرماتے ہین تمہارا حصّہ ہمارے پاس سے ہے ہمسے ملو اس خواب کو دیکھکر ذوق طلب اور بڑھا مگر آنجناب نے اپنا کوئی نشان پتہ ارشاد نہین فرمایا تھا کہ تلاش کیجاتی اب ہر ایک صادر و وارد سے حلیہ شریف بیان فرماتے اور جویاے حال ہوتے کہ کسی نے اس شکل و صورت کا کوئی فقیر دیکھا ہے مگر جب تک اللہ پاک کو منظور نہوا کوئی پتہ نہ چلا -

پتہ مل گیا دوسری مرتبہ پھر خواب مین زیارت ہوئی اور بتاکید طلب فرمایا اونہین ایام مین علی احمد خان نامی ایک مرید حضرت مولانا المعروف ہادی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے وارد ہوئے اون سے حسب عادت حضرت نے پوچھا اونہون نے حلیہ سنکر کہا کہ یہ ہمارے شیخ مقتدا کا حلیہ مبارک ہے جو نتھیال شریف مین تشریف فرما ہین اتنا پتہ ملنا ایک دل بیقرار کے واسطے کافی سے زائد تھا -

سفر پنجاب پس بڑے حضرت اوسی روز پنجاب کی طرف روانہ ہو گیے - اور روانگی سے پہلے حضرت قبلہ عالم سے ملکر تمام حال ارشاد فرما دیا تھا اور حضرت صاحب قبلہ نے سامان سفر درست کر دیا تھا - الحاصل منازل و مراحل پاپیادہ

طے فرماتے ہوئے اور مصائب راہ کو شادان و فرحان گوارا کرتے ہوئے آخر الامر بمصداق من جدّ وجد داخل ننہیال شریف ہوئے - اس اثنا میں حضرت صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ نے سعد آباد کا قیام ترک فرما دیا اور ہاتھرس میں تشریف لے آئے یہان آکر منصفی میں وکالت شروع فرمائی ترک قیام سعد آباد کے اسباب میں مین اختلاف ہے -

تذکرہ حضرت ہادی صاحب رحمہ اللہ

حضرت عالیجناب فلک قباب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سالک شریعت عارف معارف طریقت مقبول کردگار عاشق احمد مختار حضرت ہادی مولانا شاہ نامدار رضی اللہ عنہ الغفار نقشبندی مجددی جمالی مرید اور خلیفہ حضرت بابا مویّد من الاحد شاہ نور محمد اور وہ صاحبزادہ اور خلیفہ حضرت عارف باللہ بابا فیض اللہ رضی عنہما اللہ اور وہ خلیفہ حضرت مسیحائے طلبا خواجہ محمد عیسیٰ رضی عنہ اللہ المولیٰ اور وہ خلیفہ حضرت آفتاب عالمتاب طریقت کاشف اسرار حقیقت مہبط انوار معرفت عالی منزلت والاجاہ عرفان پناہ مولانا شاہ جمال اللہ نقشبندی المجددی رامپوری رضی اللہ عنہ العالم الخفی والجلی کے ہیں اگر میں ایک شمہ آپکے فضائل کا بیان کروں تو ایک رسالہ علیحدہ مرتب ہو جائے لہذا بسبیل اختصار تذکرہ لابدی الاظہار پر قناعت کیجاتی ہے.

یعنی جب بڑے حضرت قبلہ بشوق تمام و بیتابی مالاکلام فائز المرام ہوئے یعنی قصبہ ننہیال شریف میں پہونچے وقت عصر کا ہو گیا تھا اور حضرت ہادی صاحب علیہ الرحمہ

ایک مدت سے بستر رنجوری پر تھے اکثر حالت سُکر غالب رہتی تھی۔ گاہے تھوڑی دیر کے واسطے چشم مبارک وا فرماتے اور پوچھتے کہ کوئی شخص آیا لوگ حیران تھے جواب نافیہ عرض کرتے آپ پھر خاموش ہو جاتے ابتدا سلسلہ ارشاد سے آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا آخری بیٹا ہندی ہوگا اوس روز صبح سے پانچ چار بار یہ نوبت آچکی تھی جسوقت حضرت پہونچے ہین اوسوقت بھی آپ نے چشم مبارک کھولی تھی اور پوچھا تھا۔ حضرت خان صاحب قبلہ کو دیکھکر فرمایا کہ تمنے بہت ہمکو منتظر رکھا حضرت نے بزبان عجز عرض کیا کہ میری محرومی اور بدقسمتی تھی کہ اتنی مدت تک قدمون سے دور رہا آپ نے حکم دیا کہ وضو تازہ کرو۔ بعد فراغ عصر حضرت کو بیعت فرمایا اور یک توجہ خاص واصل حق فرما کر بعطاے اجازت خلافت و عصاے طریقت ممتاز فرمایا اور مغرب کے بعد رخصت فرما دیا اور تاکید فرمائی کہ اگر راہ مین کوئی خبر وحشت اثر سنو واپسی کا قصد نہ کرنا۔ چنانچہ دوسری منزل پر خبر وصال ہر صادر و وارد سے سُنی مگر موافق حکم قصد مراجعت نہ کیا۔ سبحان اللہ کیسے کیسے صاحب تاثیر اس اُمت مرحومہ مین خلق فرمائے گیے ہین ؎

در میکدہ چند ساقیانند	بس	در یک قدحی بحق رسانند

واپسی اور بڑے حضرت صاحب کا عقد

بعد قطع مراحل و طے منازل ماتھرہ تشریف لائے اور حضرت صاحب کے دولتخانہ پر حسب دستور سابق اقامت فرمائی

اب چند روز کے بعد حضرت صاحب قبلہ نے قصبہ اترولی مین آپ کا عقد کرا دیا

منصف بدطینت اسی اثناء مین ایک ایسی وجہ پیش آئی کہ حضرت میر صاحب
قبلہ کو ہاتھرس چھوڑنا پڑا یعنی منصف نے آپ سے اپنے ایک ناخواندہ عزیز
کی سفارش کی کہ آپ اُسکو اپنی وکالت مین شریک کرلین چنانچہ آپنے برعایت
منصف اوس شخص کو بعض مقدمات سے فائدہ پہونچایا چند روز کے بعد اوس
نے آپ پر زیادہ بیجا طلبی شروع کی اور اپنے عزیز منصف کی مدد پر نازان
ہوکر بعض اس قسم کی حرکتین کین جو آپکے مزاج مبارک کے خلاف ہوئین۔
آپ نے اوسکو شریک فرمانا چھوڑدیا یہ امر منصف کے خلاف ہوا وہ ایک
راشی اور بدطینت آدمی تھا۔ آپ سے برسر پرخاش ہوگیا اونہین ایام مین
اوس کی زیادتیان عوام سے بڑھ گئین۔ چنانچہ کچھ مقدمے اوسکی رشوت ستانی
کے آپکی وکالت سے صاحب ضلع کے ہان پیش ہوئے یہ اور سبب
عداوت ہوا آخر الامر اوس نے کوشش کرکے آپ سے سند وکالت لیلی
آپ بغرض اپیل آگرہ تشریف لائے اوس زمانہ مین صدر دیوانی یعنی ہائیکورٹ
آگرہ مین تھی اپنے ہم پیشہ دوستون کے توسل سے یہان کے حکام مین رسائی
ہوگئی جسپر ایک جج صاحب نے یہ مشورہ دیا کہ آپ ہائی کورٹ کی وکالت کا
امتحان دین آپ نے قانون یاد فرمانا شروع کیا اور اپنی مختارکاری بھی فرماتے
رہے بعد چندے سند وکالت ہائی کورٹ ملگئی اور ع

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

کا ظہور ہوا۔ بڑے حضرت صاحب۔ ان پریشان ایّام میں آپ کی تسلّی فرماتے
تھے کہ مقام اندیشہ نہیں ہے اسمیں بھی کچھہ بہتری ہے۔ جب آپ آگرہ میں
تشریف لے آئے اوسوقت بڑے حضرت صاحب نے مستقل قیام اترولی
میں اختیار فرمالیا اور اکثر حضرت سے ملنے کو آگرہ تشریف لاتے گاہے آپ آنجناب
کی خدمت میں اترولی حاضر ہوتے لیکن اسوقت تک بجز تعلق مخلصانہ کے ارادتمندی
کا آغاز نہیں ہوا تھا البتہ ہمارے حضرت قبلہ آنجناب کو ولی اللہ جانتے تھے لیکن

عقد شریف خود طالب حق نہیں فرمائی تھی ہاتھرس کے ایام قیام میں آپ کا عقد
حقیقی ماموں میر اسد علی صاحب کی صاحبزادی سے ہوگیا تھا اور رضوان علی نامی
صاحبزادہ بھی آخر زمانہ قیام ہاتھرس میں متولد ہوئے تھے۔ منصف سے نفاق
ہونے پر ایک عجیب واقعہ پیش آیا جو خود حضرت صاحب قبلہ نے مجھہ سے
ارشاد فرمایا تھا۔

سحر و رد سحر منصف نے جسکا نام غلام غوث تھا۔ ایک ہندو پنڈت سے
آپکو سفلی جادو کرایا۔ چنانچہ ایک شب بعد نماز عشا آپ استراحت فرمانے کے
قصد سے لیٹے تھے صحن مکان میں ایک درخت نیم بہت بڑا تھا اور اوس
سے کچھہ دور ہٹ کر ایک بڑی دیوار پختہ بطور احاطہ کے تھی ناگاہ آپ نے دیکھا کہ ایک
شخص بلند بالا بہت طویل قامت سیاہ چمکدار رنگ والا کہ سر اوسکا نیم کی چوٹی تک
پہونچتا تھا اور ہاتھہ پاؤں اوسکے درخت کی بڑی ٹہنی معلوم ہوتے تھے دیوار کے

پرسے نظر آیا آپ کو خیال گذرا کہ یہ غالبًا اثر جادو ہے اتنے عرصہ مین اوس نے ایک قدم بڑہایا اور دیوار کے اندر آگیا اور آپ کی طرف بڑہنے لگا آپ لیٹے ہی لیٹے کچھہ اسماء الٰہی رد سحر کیواسطے پڑہنے لگے جس سے وہ مہیب شکل آہستہ قدم تو ہوگئی مگر بڑہے جاتی تھی۔ کمر کے قریب اوس زمانہ کے دلیرون کے دستور کے موافق تلوار رکھے ہوئے تھے اوس وقت آپکو ایسا معلوم ہوا کہ بڑے حضرت صاحب کچھہ تلقین فرماتے ہین چنانچہ آپنے وہ الفاظ پڑہے وہ آسیب اسوقت پلنگ سے دو یا تین گز کے فاصلہ پر تھا یک بیک رک گیا معًا آپ نے کہڑے ہوکر تلوار میان سے کہینچ لی اور اوسکی طرف حملہ آور ہوئے کہ وہ واپس ہوگیا اور ایک قدم مین دیوار پھاند گیا۔ حضرت صاحب قبلہ پھر تمام شب بیدار رہے مگر پھر کوئی واقعہ قابل ذکر نہین ہوا۔ اور دوسرے روز آپ نے سنا کہ منصف صاحب کے مہمان سید صاحب کو رات کوئی قتل کر گیا۔ اس قسم کے واقعات تصرفات بڑے حضرت قبلہ کے اکثر آپ نے ملاحظہ فرمائے جس سے یومًا فیومًا ازدیاد عقیدت ہوتی رہی۔

ایک چھل پائی

ایک مرتبہ آپ کے دروازہ مین بڑے حضرت قبلہ نے ایک عورت کو گرفتار فرمایا جس کے پاؤن اُلٹے تھے اور پھر اوسکو ایک بدرو مین ڈالدیا جہان سے وہ غائب ہوگئی۔

ہائیکورٹ کی وکالت کی سند آپکو سنہ ۱۸۴۶ء مین ملی انہین ایّام مین بڑے حضرت قبلہ نے آپ سے ارشاد فرمایا کہ تم کسی بزرگ سے بیعت کرلو آپ کو ایک

مدّت تک تامّل رہا کیونکہ اوسوقت تک آپکے عقائد مین گو ہرکت صحبت آنجناب راستی تہی - لیکن باقی سب گہرمعہ آپکی والدہ ماجدہ کے عقائد اہل تشیّع کا پابند تھا البتہ چہوٹے بہائی میر فضل حق صاحب بڑے حضرت قبلہ کی صحبت سے متاثر ہوچکے تھے آخر بڑے حضرت نے باصرار تاکید بیعت فرمائی بلکہ کلمات ملال زبان سے فرمائے اور یہ ارشاد فرمایا کہ ہم تم سے دنیا کے واسطے نہین ملے ہین دین کیلئے ملے ہین اگر تم بیعت نکروگے تو ہم ترک ملاقات کردینگے اوسوقت آپنے حضرت سے بیعت کرنا چاہی اور عرض کیا کہ مجہے آپ کی خدمتمین گستاخانہ درخور ہی اور ادب شیخوخیت رہنا دشوار ہے بڑے حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا کہ کچہہ مضائقہ

بیعت

نہین ہے سب امور اپنے وقتو پر خود بخود ہوجاوینگے - چنانچہ حضرت صاحب قبلہ نے آنجناب کے دست مبارک پر توبہ فرمائی اور داخل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ہوئے - میر فضل حق صاحب نے بہی بیعت فرمائی بعد اس کے آپنے اپنے جمیع خاندان کو حضرت کے دست مبارک پر توبہ کرائی - بڑے حضرت قبلہ نے بعض مستورات کو اپنے پیر بہائی میان حبیب اللہ شاہ علیہ الرحمۃ وخلیفہ حضرت مولانا قدس سرّہ سے بیعت کرادیا اب اس موقعہ پر کچہہ حال خانوادہ عالیہ کا بیان تبرکاً وتیمناً ضروری ہے -

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

حضرت مولانا صاحب قدس سرّہ العزیز کو اگرچہ اپنے شیخ بزرگ سے اجازت خلافت جملہ سلاسل نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ

مین حاصل تہی لیکن آپنے بموافق سُنّت حضرت مجدّد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص کر دو طریقہ نقشبندیہ اور قادریہ مین خلق اللہ کو بیعت فرمایا اور بڑے حضرت قبلہ کو بہی اجازت قبول بیعت جملہ سلاسل متبرکہ مین عطا فرمائی لیکن آپ نے بہی اِس دستور کو ترک نفرمایا۔ سلسلۂ قادریہ کے اشاعت فرمانے کا یہ باعث تہا کہ حضرت مولانا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے علاوہ اِس طریقہ مین مجاز ہونیکے خاص طور پر فیض روحی بطریق اویسیت حضرت عالیجناب پیران پیر دستگیر غوث صمدانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل فرمایا تھا اب سمجھنا چاہیئے کہ حضرت قبلۂ عالم نور اللہ مرقدہ کا سلسلہ بیعت چھٹے واسطے سے حضرت حافظ صاحب رامپوری رحمتہ اللہ علیہ تک پہونچا ہے۔ اسامی شریفہ جمیع شیوخ کے سابقًا لکھے جا چکے ہین اب حافظ صاحب علیہ الرحمہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ ابو البرکات قطب الدین اشرف رحمتہ اللہ علیہ کے ہین۔ اور وہ حضرت قیوم رابع خواجہ محمد زبیر قدس اللہ سرہ کے اور وہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی قیوم ثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور وہ مرید اور جانشین اپنے والد ماجد حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور وہ صاحبزادہ اور جانشین حضرت مجدّد و منوّر الف ثانی امام ربّانی شیخ احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھے۔ سلسلہ طریقت جناب مجدّد صاحب علیہ الرحمتہ والرضوان کا متعدد مرتبہ شایع ہو چکا ہے مزید آگاہی کے واسطے اسماء خواجہائے بزرگ یہان بہی درج کیے جاتے ہین۔ ذکر شیوخ سلاسل

منتہی کرتا اور یہ وچشتیہ وسہروردیہ اسوقت بخوف طوالت نہین کرتا ہون جو حضرت
ملاحظہ فرمانا چاہین وہ شجرہ مطبوعہ خانقاہ شریف حضرت میرزا مظہر جانجانان
رحمۃ اللہ علیہ واقع دہلی ملاحظہ فرمائین نہایت شرح وبسط کے ساتھ جمیع شیوخ
حضرت مجددؒ صاحب رضی اللہ عنہ نام بنام تا بحضور سرور انام صلی اللہ علیہ وسلم
اوسمین موجود ہین - حضرت خواجہ محمد باقی عرف باقی باللہ قدس سرہ شیخ ہین
جناب مجددؒ صاحب کے مرید وخلیفہ ہین - حضرت خواجہ امکنگی رضی اللہ تعالی
عنہ کے اور وہ حضرت خواجہ درویش محمد رضی اللہ عنہ کے اور وہ حضرت خواجہ
محمد زاہدؒ کے اور وہ حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرارؒ کے اور وہ حضرت خواجہ
یعقوب چرخیؒ کے - اور وہ مرید حضرت خواجگان خواجہ بزرگ حضرت
بہاء الملۃ والدین نقشبند رضی اللہ تعالی عنہ کے ہین اور صحبت مین حضرت
خواجہ علاء الدین عطارؒ کے جو خلیفہ حضرت خواجہ بزرگ کے ہین رہے ہین -
اسی طرح حضرت خواجہ بزرگ خلیفہ وفرزند خواندہ حضرت بابا سماسی رضی اللہ تعالی
عنہ کے ہین لیکن حضرت نے اپنے خلیفہ اعظم سید میر کلال رضی اللہ عنہ کے
سپرد فرمایا تھا آپ ہی کی صحبت مین تکمیل طریقت فرمائی حضرت بابائے بزرگ
خلیفہ حضرت علی رامیتنیؒ کے ہین اور وہ حضرت خواجہ محمود انجیرؒ کے اور وہ حضرت
عارفؒ ریوگری کے اور وہ خلیفہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانیؒ
کے اور وہ حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانیؒ کے اور وہ حضرت خواجہ ابو علی

قارمدیؒ کے اور وہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ کے اور وہ خلیفہ حضرت مظفر ترک طوسی رحمۃ اللہ علیہ کے۔ اور وہ حضرت خواجہ عزیز عشقی رحمۃ اللہ علیہ کے اور وہ حضرت خواجہ محمد مغربیؒ کے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ المشائخ بایزید بسطامیؒ قدس اللہ سرہ العزیز العظمی کے بی واسطہ ہیں۔ حضرت بایزید بسطامیؒ رضی اللہ عنہ کے ہیں لیکن حضرت ابوالحسن خرقانیؒ مرید روحی حضرت بایزید بسطامیؒ مرید و خلیفہ حضرت امام جعفر صادقؒ رضی اللہ عنہ کے ہیں حضرت امام اگرچہ مقتبس انوار ائمہ طاہرین الطیبینؒ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بذریعہ سلسلہ نسبی ہیں لیکن فیض طریقہ نقشبندیہ کا آپ کو حضرت قاسم ابن محمد رضی اللہ عنہ ابن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہونچا ہے اور حضرت قاسمؒ علاوہ اپنے والد ماجد کی صحبت مبارک کے حضرت سلمان فارسیؓ صحابی صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت سے مستفید ہوئے اور وہ حامل نسبت نقشبندیہ بواسطہ حضرت خلیفہ اوّل رسول مقبول صلعم حضرت عتیق عبداللہ ابن ابی قحافہ ابوبکر الصدّیق رضی اللہ عنہ کے ہوئے جنکو یہ امانت کبریٰ اور ودیعت عظمیٰ حضور پرنور برتر از حد وصف بشر رسول اکرم خاتم النبیین سید المرسلین روحی فداہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و افضل صلوٰتہ و اتم تحیاتہ و بارک وسلم نے سپرد فرمائی اللہ اکبر عظمت اس سر عظیم کی جس کے حامل ایسے ایسے اکابر انفاس بنائے گئے گویا ایک گوہر بے بہا تھا مصداق رباعی

گوہرے بر سر بازار قبول آوردند	تا خریدار بوے از کون و مکان خیزد

ابن گرامایہ متاع از دو جہان مستغنی است		طالبے کو کہ ہم از جان و جہان برخیزد

الغرض بیعت کے بعد بڑے حضرت قبلہ نے باوجود تمنا و آرزو کوئی تعلیم طریقت حضرت صاحب کو نہین فرمائی لیکن ایک تاثیر عظمت شیخ کی قلب مین پیدا ہو گئی اور اب آپ بڑے حضرت کے حضور مین برعایت آداب بیٹھنے لگے حضرت صاحب قبلہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کے بعد اگر مجھسے کبھی کوئی فعل خلاف شریعت سرزد ہونیوالا ہوتا تو آنجناب خود بخود بسبیل تذکرہ فرما دیتے تھے یہ فعل یون نہونا چاہیے اور اس فرمانے سے ایسی تاثیر پڑتی کہ پھر کوئی امر منہی عنہ نہ صادر ہوتا۔ اب آپکی وکالت نہایت اعلیٰ پیمانہ پر چلنے لگی اُدہر نواب مراد علیخان صاحب والی پہاسو (جن سے بوجہ تعلق نواب حسن علیخان صاحب آپسے ملاقات ہو گئی تھی اور اون کی عدالتی کاروبار کا انصرام آگرہ مین آپ ہی فرماتے تھے)۔

نواب محمد فیض علیخان صاحب صاحبزادہ نواب محمد فیض علیخان صاحب اپنے والد سے کسی امر پر کبیدہ ہو کر آگرہ آپکے پاس آ کر ٹھیرے اور اطراف و جوانب کے دیگر رؤسا نے آپکی قابلیت کا شہرہ سنکر اپنے کام آپکے سپرد کر دئے خاص آگرہ کے معززین کا رجحان بھی آپ کی جانب ہوا۔

تولد فرزند اس عرصہ مین کئی اولادین پیدا ہوئین مگر بحالت صغر سنی انتقال کر گئین۔ یہان تک کہ صاحبزادہ سید محمد سعید پیدا ہوئے اون سے یدین لحاظ کہ وہ کئی بچون کے بعد زندہ بچے تھے آپ کو بہت تعلق خاطر ہو گیا تھا یہ صاحبزادہ باعتبار

حسن صورت آپ سے نہایت مشابہ واقع ہوئے تھے - آگرہ مین آپ نے اپنی بہنونکی

شادیان شادیان کین چہوٹی ہمشیر کا عقد قصبہ جلیسر ضلع ایٹہ مین سادات ہاشمی

میر بہاء الدین احمد صاحب سے فرمایا یہ بزرگ راقم کے حقیقی نانا اولاد امجاد حضرت

محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ مین سے تھے - اور بڑی ہمشیر اپنے ماموں اور

خسر میر اسد علی صاحب کے حقیقی بہتیجے میر دلاور علی سے منعقد ہوئین میر فضل حق

صاحب قبلہ کا علیگڈہ میر طالب علی صاحب کے صاحبزادے سے عقد کیا

میر فضل حق صاحب قبلہ اُس زمانہ مین منصفی فرماتے تھے کیونکہ اونہون نے بعد

کامیابی امتحان وکالت ملازمت منظور کرلی تہی اور حضرت صاحب قبلہ نے

بمقابلہ ملازمت کے وکالت کو ترجیح دی تہی - اسی زمانہ وکالت مین وہ منصف

ہاتہرس جو آپ سے عداوت رکہتے تہے اور جنکی وجہ سے آپ نے ہاتہرس چہوڑی

تہی - اپنی کسی بد دیانتی کی وجہ سے برخاست ہوگیے اور آگرہ مین بغرض اپیل آئے

چونکہ آپکی وکالت نہایت اعلی پیمانہ پر تہی لوگون نے مشورہ دیا کہ تم اون کو اپنے مقدمہ

مین وکیل کرو وہ آپ کے پاس آنے شرماتے تہے مگر لوگون نے آپ کے حسن خلق

کا ذکر کیا کہ وہ تمہاری گذشتہ باتون کا خیال نکرینگے - چنانچہ وہ آپ کی خدمت مین

حاضر ہوئے اور طلب اعانت کی آپ نے اونکی تشفی فرمائی اور کوشش بلیغ کرکے

اونکو اونکے سابقہ عہدہ پر مامور کرایا محنتانہ کی بابت ایک پیسہ اون سے نہ لیا - اور

سنت سنیہ مصطفویہ واحسن الی من اساء ادا فرمائی - چند روز بعد نواب محمد فیض علیخان

صاحب آگرہ سے جیپور تشریف لے آئے اور مہاراجہ صاحب کے ہان معزز ترین
عہدہ پر مامور ہو گیے حضرت صاحب قبلہ بشکل سابق آگرہ مین وکالت فرماتے رہے
لیکن نواب صاحب سے مراسم اخلاص مندی یوماً فیوماً متزائد ہوتے رہے۔

بڑے حضرت کا قیام علیگڈہ کچھ عرصہ بعد بڑے حضرت قبلہ نے بعد انتقال فرمانے اپنے
خسر میانجی یحیی خان صاحب کے علیگڈہ مین قیام فرمالیا اور ادہر ایک سخت ملال
حضرت صاحب قبلہ کو پہونچا یعنی آپ کے صاحبزادہ سید محمد سعید صاحب بعمر
دہ سالگی سیّار گلشن جنان ہوئے اس واقعہ سے آپکو بدرجہ غایت صدمہ ہوا کاروبار
مین تعطّل ہونے لگا اکثر اوقات آپ غمگین وحزین رہنے لگے اور دن مین پانچ چھہ بار

وفات حسرت آیات صاحبزادہ کی قبر پر جاتے اور گریہ وزاری فرماتے یہ واقعہ ۱۲۷۴ھ
کا ہے ایک صاحب نے تاریخ وفات خوب نظم فرمائی ؎

سپہر سعادت سعید روز ازل	کسوف موت برویش چو پردہ حائل کرد
بفکر سال وفاتش بدم کہ رضوان گفت	بہ سید خلد محمد سعید منزل کرد

۱۲۷۴ھ

جب اوس حالت کو مدت ہو گئی اور کسی طرح آپکی تسکین خاطر نہوئی۔ بڑے
حضرت قبلہ آگرہ تشریف لائے اور آپکی تسلی وتشفی فرمائی اور یہہ بھی فرمایا کہ ہم دعا

بشارت فرزند کرینگے اللہ پاک تمکو اولاد نرینہ عطا فرماوے گا اور اوسکو عمر دراز
بخشیگا تم اوس فرزند کا نام عبد الرحمن رکہنا آنجناب کے اس ارشاد سے حضرت
قبلہ عالم کو نہایت اطمینان اور خوشی ہوئی اوسکے بعد یکے بعد دیگرے دو لڑکیان

پیدا ہوئین جو بفضلہ اسوقت تک حیات ہین - تیسرا حمل جب رہا تو بڑے حضرت قبلہ نے
فرمایا کہ اب لڑکا ہوگا اور تم اوسکا نام یاد رکھنا جو ہمنے کہا ہے وہ ہی رکھنا - لیکن اس
علوق سے چند روز پیشتر ہی بڑے حضرت کا مزاج مبارک ناساز رہنے لگا اور آپ
نے ایک روز حالت علالت مین حضرت صاحب سے بجبین ملاقات فرمایا کہ اب
ہمارا وقت قریب آگیا ہے آنجناب کے ایسا فرمانے سے نہایت درجہ غم و الم
حضرت قبلہ کو پیرامون حال ہوا اور آپ نے عرض کیا کہ مین آپکی خدمتمین حاضر رہونگا
آگرہ نہین جاونگا آپ نے فرمایا کہ تمہین ابھی تامل ہے تم وقت پر آجاوگے اور ہم بھی
اب اترولی جاوینگے اور وہان تمہارے مکان مین ٹھیرینگے

بڑے حضرت صاحب قبلہ کا قیام اترولی بار ثانی -

اس کے بعد حضرت آگرہ تشریف لے آئے اور آنجناب
اترولی تشریف لیگئے اور حضرت صاحب قبلہ کے مکان پر قیام مستقل فرمایا حضرت
صاحب قبلہ کی دو حویلیان زنانی مردانی اترولی شریف مین ہین اور آگرہ مین آپکے
بحالت قیام خود دو حویلیان کلان بنوائی تھین جسمین رونق افروز رہتے تھے اور
ایک چھوٹی حویلی موسوم تباسون والی شاگرد پیشہ کے واسطے اونکے علاوہ تھی الغرض
سنہ ۱۲۷۹ھ ختم ہونیوالا تھا کہ بڑے حضرت قبلہ کی علالت نے خطرناک صورت
اختیار کی اور آپ نے خطوط بھیجکر جمیع معتقدین با اختصاص کو طلب فرمایا
حضرت صاحب اس عرصے مین بار بار بہ تعطیل بڑے حضرت قبلہ سے ملنے کے
واسطے اترولی تشریف لیجاتے تھے اور چند بار قصد قیام بھی کیا مگر آنجناب کے

منظور نظر رہانے کی وجہ سے پاؤں ناخواستہ واپس آ جاتے تھے آخر اس ہونیوالے سانحہ کی برداشت اپنے مین نہ پاکر سنہ ۱۲۷۹ھ باچشم پر آب فضائے عالم سے رخصت ہوا اور رویت ہلال ماہ مبارک محرم سنہ ۱۲۸۰ھ ہوئی یہ وہ مہینہ ہے جو ازل سے ایسے حوادث کے لیے مخصوص ہوگیا ہے - بڑے حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز پر دورہ تعصب مرض لاحقہ ہوا اوس حالت مین بار بار آمد حضرت قبلہ کو دریافت فرماتے تہے کہ وہ آئے یا نہین - آپ دوسری تاریخ کو بعد ظہر پہونچے وہ شب آنجناب

راز شبینہ قبلہ پر بحالت راز و نیاز ذوق و شوق وصل محبوب حقیقی گذری حضرت قبلہ شب بہر خدمت مین حاضر رہے پچھلی رات کو آپ نے چشم مبارک وا فرمائی اور جملہ حضار خدام ذوی الاحتشام کو ایک نظر ملاحظہ فرماکر رخصت فرما دیا اور خلوت مین حضرت صاحب قبلہ سے معانقہ جسمی و روحی فرمایا اور ہوا جو کچھ معاملہ کہ ہوا اور دی دینے والے نے جو چیز کہ دی - اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

القصہ بعد تکمیل مدارج حضرت صاحب قبلہ پر حالت بیہوشی طاری ہوگئی لیکن قسّام ازل نے آپ کو وہ ظرف عالی عطا فرمایا تھا کہ تہوڑے ہی عرصہ مین ضبط کیفیت حاصل فرمالیا لیکن پہر بہی بحالت سرخوشی بار بار زبان حال سے فرماتے تھے ۔

رباعی

جانان مئے نابم دہ و جانم بستان | مستم کن و از ہر دو جہانم بستان

با کفر و باسلام بگبن لاچاری ست　　خود را بنما فرین و آنگہ بستان

دیگر

مست گشتم از دو چشم ساقی پیمانہ نوش　　الفراق اے ننگ و ناموس الوداع اے عقل و ہوش

دیگر

ہست از پردہ گفتگوے من و تو　　چو پردہ برافتد نہ تو مانی و نہ من

مولانا عصمت بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ؎

سرخوش از کوی خرابات گذر کردم دوش　　بطلبگاری ترسابچہ بادہ فروش
ناگہ آمد ز سر کوچہ پری رخسارے　　کافرے عشوہ گرے زلف چو زنار بدوش
گفتم این جاے کدامست و ترا خانہ کجاست　　اے سیہ نرگس ابروے ترا حلقہ بگوش
گفت تسبیح بخاک افگن و زنار ببند　　سنگ بر شیشہ تقوی زن و پیمانہ بنوش
بگذر از صومعہ و راہ بمیخانہ طلب　　خرقہ بیرون فگن و کسوت رندانہ بپوش
بعد ازان سوے من آ تا بتو گویم حرفے　　راہ پیش آر اگر زین سخنم داری گوش
دل ز کف دادم و مدہوش دویدم سویش　　تا رسیدم بمقامے کہ نہ دین ماند و نہ ہوش
دیدم از دور گروہے ہمہ دیوانہ و مست　　از تف بادہ شوق آمدہ در جوش و خروش
بے نے و مطرب و ساقی ہمہ در وجد و سماع　　بے مے و جام و صراحی ہمہ در نوشانوش
چون سر رشتہ تدبیر برفت از دستم　　خواستم تا سخنے پرسم ازو گفت خموش
این نہ کعبہ ست کہ پا بادسرا ئے بطواف　　این نہ مسجد کہ دران بے ادب آئے بخروش

این خرابات مغانست درین مستانند	از دم صبح ازل تا بقیامت مدہوش
گر ترا ہست درین راہ سر یکرنگی	دین و دنیا بیکے جرعہ چو عصمت بفروش

غرض وہ شب مبارک ختم ہوئی اور آفتاب جہانتاب مشرق سے باسینہ پر آتش
دروے زرد برآمد ہوا - بڑے حضرت قبلہ نے حکم فرمایا کہ مکان مین سپید فرش کیا جاوے
چنانچہ تعمیل ارشاد کی گئی اور جملہ مریدان باختصاص جمع ہوئے اور مجلس اغیار سے
خالی کی گئی اوسوقت آپ نے فرمایا کہ ہمکو اوٹھا کر تکیہ کے سہارے بٹھا دو لوگون نے
قصد کیا کہ اوٹھائین جسوقت جنبش اعضاے مبارک کو ہوئی بوجہ شدت نقاہت
آنجناب کو غش آگیا ناچار اوسی طرح لوگ ہاتہون پر اوٹھائے رہے بعد تھوڑی دیر کے
آپ نے آنکھین کھولین اور فرمایا اب ہمکو چھوڑ دو ہم خود فرش پر چلے جائینگے لوگون
نے عرض کیا ذرا جنبش فرمانے سے تو یہ کیفیت ہوئی ہے ہم کس طرح بے سہارے
آپکو چھوڑ دینے کی جسارت کر سکتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہمارا سہارا جسپر ہے وہ ہمین
طاقت عطا فرمائیگا تم لوگ چھوڑ دو چنانچہ جو لوگ آپ کو ہاتھو نپر اوٹھائے ہوئے
تھے چھوڑ کر علیحدہ کھڑے ہو گئے اور آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور بے
استعانت شخصی وسط فرش مین تشریف لا کر رونق افروز ہو گئے اوسوقت وہ خرقہ طلب
خرقہ فرمایا جو ایک روز پہلے منگایا گیا تھا اس کا واقعہ بھی عجیب ہوا - اٹرولی
ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اور بہ نسبت اس زمانہ کے اوسوقت مین نہایت غیر آباد
تھا اسوجہ سے کپڑہ وغیرہ بھی بہت معمولی بلیہ سر آتا تھا - اس زمانہ مین گرمیون کا

موسم تھا اور آپ نے اپنے خادم خاص مرزا طالب علی بیگ صاحب کو حکم دیا کہ
کشمیری کا چوغا اور ٹوپی بازار سے خرید لاؤ اونھون نے عرض کیا کہ حضور جانتے ہین کہ
اس قسم کا سامان یہان جاڑے مین بھی بدقت بیسر آتا ہے - چہ جائیکہ آجکل گرمیون
مین آپ نے ذرا ترش ہوکر فرمایا کہ یہان تقریر کیسے جاوگے - دروازہ سے باہر تو جاؤ وہ یہ
حکم سنکر دروازہ سے باہر روانہ ہوئے تو دیکھا ایک شخص بنجارون کی سی وضع کا اپنا
گدھا لیے کھڑا ہے اون سے اوس نے پوچھا کہ کشمیری کا چوغہ اور پنجابی ٹوپی درکار ہے
اونھون نے کہا ہان مین بھی لینے جاتا ہون - اوس نے اپنے گدھے پر سے گٹھری
اوتاری اور اشیاء مطلوبہ نکال کر اونکے حوالہ کردین - چنانچہ یہ وہی چیزین لیے ہوئے
خوش خوش آن حضرت قبلہ کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ نے وہ سامان لیکر رکھ لیا
تھا اب وہ طلب فرمایا اور خرقہ اپنے دست مبارک سے حضرت صاحب
قبلہ کو پہنایا اور شجرہ معہ عصائے طریقت و دستار مبارک میان امان اللہ

> دستار میان امان اللہ شاہ صاحب رح

شاہ صاحب علیہ الرحمہ جو حضرت میان صاحب کے وصال
فرمانے کے وقت سے آنجناب کے حکم کے مطابق آپ کے
لیے محفوظ رکھی تھی اور آپ عیدین پر اوسے زیب سر فرمایا کرتے تھے اور اوس کی
تاثیر یہ تھی کہ غلبہ مستی حضرت پر ہو جاتا تھا اور دیوانہ وار سر بصحرا ہو جاتے تھے - ہمارے
حضرت صاحب قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ کو عطا فرمایا اور اوس کے بعد فرمایا کہ اب تم
لوگ ہمکو پلنگ پر لٹادو کہ مہلت نہین ہے چنانچہ جب پلنگ پر آرام فرمایا تو

حضرت صاحب کو حکم فرمایا کہ اب تم اور دیگر مستحقین کو اپنے ہاتھ سے ہماری جانب سے خرقہ پہنا دو چنانچہ خرقہ خلافت میر فضل حق صاحب اور شیخ عاشق احمد صاحب کو حسب ایماے آنجناب حضرت صاحب قبلہ نے پہنایا اور ایک خرقہ آپنے بطور خود سید حسین شاہ بخاری کو دیا اور ان سب امور سے فراغت ہونیکے بعد ادہر اس شمس آسمانی کو زوال ہوا اور اودہر وہ مہر سپہر حقیقت کہ ورثت جسم کو دور فرماکر باکمال آب وتاب واصل حق ہوا۔ اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون۔

دو زندہ کرامتین۔ اور اس عالم فانی مین دو زندہ کرامتین یادگار چھوڑین ایک وجود باجود ہمارے حضرت صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ کا اور دوسری کتاب تحفۃ العاشقین نظم مکمل اور تحفۃ العارفین نثر غیر مکمل جو ہمارے حضرت صاحب قبلہ نے بعد وصال آنجناب تمام فرمائی۔ کتاب کو کرامت زندہ مین نے اسلیئے کہا کہ بڑے حضرت قبلہ نے باوجود امّی ہونے کے ان کو حسب حکم حضور سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات بیان و مقامات تصوف مین تصنیف فرمایا اور وہ ابتک اپنے الفاظ صوری اور تاثیر معنوی سے قلوب طالبین پر افاضہ تامہ فرماتے ہین سبحان اللہ بقول حافظ شیراز ؎۔

نگارمن کہ بمکتب نرفت وخط ننوشت	بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

آپ کی تاریخ ہاے وفات بہت لوگون نے نظم کین مگر خاص طور پر یہ قابل ذکر دو تاریخین ہین اور وہ ہی دونون ابتک مزار پرانوار کی بالین پر کندہ ہین ایک میر فضل حق صاحب

تاریخ وصال بڑے حضرت صاحب قبلہ	نے فرمائی اور دوسری سید حسین شاہ صاحب نے لکھی تھی وہ یہ ہین - از سید حسین شاہ بخاری ۵

این زندۂ جاوید کہ اندر لحد ست سال سفر و اسم شریفش گفتم		از نور یقین ہادی دین تا ابد ست ست احدی جناب عبد الصمد ست ۱۲۸۰ھ

سید فضل حق صاحب نے جو تاریخ فرمائی تھی اوس کے اشعار زیادہ ہین اور آخر کتاب تحفۃ العاشقین مین طبع ہو چکی ہین اسلئے بسبیل اختصار بیان ترک کرتا ہون -

تجہیز و تکفین حضرت صاحب قبلہ نے آپ کے وصال فرمانیکے بعد اوسی وقت زمین مزار موافق وصیت آنجناب خریدیہ فرمائی اور آپکا جسد مبارک اوسی روز بتاریخ سیوم محرم ۱۲۸۰ھ یوم شنبہ آغوش لحد کے سپرد کیا گیا اور روح مبارک قید خانہ خاکی سے آزادی تاللہ حاصل کرکے کامل طور پر متوجہ حاجت روائے خلق و نظارہ مطلوب حقیقی ہوے - اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۵

مزار شریف واقع قصبہ اترولی بسمت مشرق ہے بڑے حضرت قبلہ نے وقت وصال دو صاحبزادگان یادگار چھوڑے اونکو بوجہ کمسنی حضرت صاحب قبلہ کے سپرد فرمایا - میان عبد الرزاق خان صاحب مخدوم زادہ بزرگ کا اسم گرامی ہے اور عبد العزیز خان صاحب مخدوم زادہ کوچک کا نام نامی ہے آپ نے ان دونون حضرات کی تمام عمر سرپرستی فرمائی یہان تک کہ دونون حضرات

ہمیشہ بجائے اپنے والد ماجد کے حضرت صاحب قبلہ کو پاتے رہے کیونکہ وہان تو سہ

مرا عہدیست با جانان کہ تا جان در بدن دارم	ہواداران کویش را چو جان خویشتن دارم

ملحوظ خاطر اقدس رہا - بعد فاتحہ سیوم حضرت صاحب قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ آگرہ تشریف لے آئے اب یہان واقعات تصرفات عجائب و غرائب جو آگرہ مین حضور سے سرزد ہوئے کچھہ کچھہ بسبیل اختصار درج کیے جاتے ہین - اثر ولی مین سیوم کے دن یہ واقعہ پیش آیا کہ بڑے حضرت قبلہ نے اپنی حیات صوری مین حضرت سے فرمایا تھا کہ ہماری فاتحہ سیوم کے روز ایک طالب آئیگا تم اوس کو بیعت کر لینا اور اوسکے بعد بغیر کسی خاص ضرورت کے ایک سال کامل کسیکو بیعت نکرانا - اس مین یہ مصلحت تہی کہ اس عرصہ مین حضرت تمام و کمال انضباط حاصل فرمالین گے ورنہ ابھی تک حالت مین جوش اور بیخودی کا غلبہ تھا -

مرد غیبی | چنانچہ عین فاتحہ سیوم کے وقت ایک شخص آئے اور پوچھا کہ حضرت کے جانشین کون ہین لوگون نے ہمارے حضرت صاحب قبلہ کو بتایا وہ آپ کی خدمتمین حاضر ہوئے اور طالب بیعت کی چنانچہ آپ اونکو خلوت مین لے گیے اور وہان بیعت فرمایا کسی دوسرے شخص کو نہ معلوم ہوا کہ وہ کون بزرگ تھے بیعت کے بعد معا رخصت ہو گیے اور پھر اون کا پتہ نملا کہ کہان سے آئے تھے اور کہان گیے -

چند واقعات و تصرفات زمانہ قیام آگرہ

حال شیخ عبداللہ صاحب شیخ عبداللہ قوم قاضی ساکن نگینہ ضلع بجنور مرید خاص حضرت صاحب قبلہ جو نہایت باکیفیت آدمی تھی اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہین کہ ایام شباب مین جب مین بزمرۂ سپاہیان ملازم تھا محمد رمضان شاہ صاحب قادری اخوان پوری نے مجھہ سے فرمایا کہ میان سپاہی تمہارا حصہ ایک بزرگ نقشبندی کے پاس ہے وقت حصول ہین ہی یاد رکھنا چنانچہ باایام ملازمت میری پلٹن اجمیر شریف پہونچی ہین اون ایام مین نہایت بداطوار تھا لیکن بوجہ وفور اعتقاد حضرت خواجہ غریب نواز کا مزار شریف میری آنکھونکے سامنی رہنے لگا اور مین اس واقعہ سے اتنا متاثر ہوا کہ اپنے افعال شنیعہ کے ارتکاب کی جراءت نہین کرسکتا تھا کیونکہ جب مین کسی جائے مشتبہ مین بہ نیت فاسد جاتا مزار شریف کو آنکھون کے سامنے دیکھکر خائف اور لرزان واپس آجاتا تھا یہانتک کہ قصبہ منڈاور پہونچکر سلسلہ ملازمت ترک کردیا۔ ایک روز چھنو شاہ مجذوب نے آگرہ کی طرف اشارہ کر مجھہ سے کہا کہ میان مسافر ولای (سفر) کر دو ونہیں ایام مین مجھکو شہامت علیخان صاحب مدارالمہام نظام نے اپنے لڑکے فضل حق نامی کا اتالیق مقرر کرکے آگرہ مین بھیجا کہ وہ صاحبزادہ آگرہ کالج مین بغرض تعلیم بھیجا گیا تھا آگرہ مین ملا عبدالکریم نامی ٹاٹ فروش مرید پلے حضرت قبلہ سے میری

ملاقات ہوگئی اونہون نے مجھے اپنے پیر صاحب کی کتاب تحفۃ العاشقین قلمی دیکھنے کو دی مین نے اوس کتاب کو طاق پر رکھ دیا تھا اتفاقاً دوپہر کے وقت جو طاق پر نظر پڑی کتاب مثل بقعہ نور روشن نظر آئی - یہ کیفیت دیکھکر مجھے اوس کتاب کے مصنف صاحب سے خلوص و اعتقاد پیدا ہوا اور اب مین اوس کتاب کو بادب تمام روزانہ دیکھنے لگا اور اکثر ملا عبدالکریم سے تذکرہ بڑے حضرت قبلہ کے تصرفات کا ہوتا اور میرے خلوص کو بڑہاتا - ملا عبدالکریم نے مجھہ سے کہا کہ ہمارے حضرت قبلہ کا انہین ایام مین وصال ہوگیا ہے لیکن میر صاحب اونکے جانشین یہان صدر دیوانی مین وکیل ہین تم اون کی خدمتمین حاضر ہوا کرو اور اون سے بیعت کرلو مین باشتیاق تمام حضرت صاحب کی خدمتمین حاضر ہوا اور تمنائے بیعت کی آپ نے فرمایا ہم کو ایک سال کے بعد بیعت لینے کا حکم ہے - لیکن تمہاری نسبت خاص طور پر استصواب کیا جاویگا - مین نے دیکھا کہ ہر وقت حضرت صاحب قبلہ کے آنسو روان رہتے تھے - دو ایک روز بعد حضرت صاحب نے مجھہ سے فرمایا کہ آج تم غسل کرکے سپید لباس پہنکر شبکو آنا مین نے تعمیل حکم کی رات کو آپ نے مجھے بیعت فرمایا لیکن مجھکو کوئی نئی بات معلوم نہین ہوئی یہانتک کہ مجھکو بد اعتقادی پیدا ہوئی اور مین نے روزانہ حاضری ترک کردی یہانتک کہ بتقریب عقیقہ صاحبزادہ صاحب مین مدعو ہوکر حاضر ہوا -

تولد صاحبزادہ والاشان سید عبدالرحمٰن مدظلہ	اب بیان قبل شیخ صاحب کے بیان کو

تمام کرنے کے یہ ضروری لکھنا ہے کہ بڑے حضرت صاحب قبلہ کے وصال فرمانیکے
پانچ ماہ بعد جمادی الثانی کی ۲۷ تاریخ کو حضرت صاحب قبلہ کے دولتخانہ مین وہ فرزند
ارجمند تولد ہوئے جنکی دعا اور بشارت بڑے حضرت صاحب نے اپنی حیات صوری
مین فرمائی تھی اور بموافق فرمودہ آنجناب سید عبدالرحمن نام رکھا گیا اور یہ اونہین
صاحبزادہ کے عقیقہ کی تقریب تھی - اس تقریب مین ایک تصرف حضرت قبلہ
کا یہ ہوا کہ اندازہ سے زائد آدمیون کے آجانے کی وجہ سے کھانے مین کمی پڑی جب
اسکی خبر آپکو ہوئی آپ مطبخ مین تشریف لیگئے اور دیگون وغیرہ کو دیکھکر فرمایا کہ یہ کھانا
کئی روز کو کفی ہے مہتممین حیران ہوگئے کہ آپ کیا فرماتے ہین - الغرض جب کھانا
تقسیم ہوگیا اور سب لوگون نے کھالیا اوسمین اسقدر برکت ہوئی کہ بہت کچھہ بچ رہا
آخر الامر دوسرے روز گھر کے خرچ مین وہ ہی کھانا کافی ہوا اور پھر بچ رہا - آخر روز سیوم
حسب ایماے مبارک مساکین کو تقسیم کردیا گیا - شیخ صاحب فرماتے ہین کہ
مین نے اس تقریب کے موقع پر موجودگی مولوی محمد سمیع اللہ خان وغیرہ وکلائے
ہائیکورٹ و دیگر عمائد شہر گستاخانہ حضرت قبلہ سے عرض کیا کہ اگر کسی مرید کو شیخ سے
فائدہ نہو تو اوسکو کیا طریق اختیار کرنا چاہئیے - آپ نے فرمایا کہ اگر طالب صادق
ہے تو دوسری جگہہ طلب کرے مین نے عرض کیا کہ کیا آخر تک تمام سلسلہ اوسکا
ناقص ہے جو کوئی بھی پیر اور پیر کا پیر فیضیاب نہین کرسکتا ہے - اس معروضہ سے
حضرت صاحب قبلہ کی حالت متغیر ہوگئی اور میری جانب ایک ایسی نظر سے دیکھا کہ مین

کرسی سے زمین پر گرپڑا اور بیہوش ہوگیا اور حالت بیہوشی مین مجھے معلوم ہوتا تھا
کہ ایک دریا ہے نور مین غوطہ زن ہون اور ایک ماہتاب میرے قلب مین
آتا ہے اور جاتا ہے مجکو حضرت صاحب نے اوسی حالت بیہوشی مین گھر پہونچوا دیا۔
تین شبانہ روز کامل مجھے ہوش نہوا بالآخر حضرت صاحب قبلہ میرے غریب خانہ
پر رونق افروز ہوئے اور مجھپر توجہ تسکین فرمائی جس سے مجھے افاقہ ہوا ذکر قلب
متعلق بروح اوسیوقت سے جاری ہوگیا اور آئینہ وجود کچھ بتوجہ اس
آفتاب عالمتاب معرفت ہوا ہوا لیکن اب میرا اکثر وقت حضوری حضرت قبلہ
عالم مین صرف ہوتا تھا اس طرح بارہ سال کامل بہرہ اندوز شرف حضوری رہا میرے
توسل سے رحیم خان کلاہ فروش وغیرہ چند کسان آگرہ مشرف بہ بیعت ہوئے
اس عرصہ مین عجائب غرائب تصرفات حضور قبلہ عالم مشاہدہ ہوتے رہے۔

نماز استسقا۔ ایک سال آگرہ مین امساک باران کی سخت شکایت ہوئی۔
عوام الناس مین انتشار پیدا ہوگیا نماز استسقا کا سامان ہوا۔ مین بھی بھمراہی
ملا عبدالکریم اور رحیم خان وغیرہ چند برادران طریقت کے بلا اطلاع حضرت
صاحب قبلہ کے نماز کے واسطے چلا گیا راستہ مین مین نے اور ہمراہیون نے
بقالان آگرہ کو کہتے سنا کہ مسلمان مینہ برسوانے جاتے ہین دیکھین کیسے برسواتے
ہین۔ مین نے اون کو کوئی جواب دیا جو مجھے یاد نہین۔ جب ہم لوگ نماز سے
فارغ ہوئے ابھی دعا کی جارہی تھی کہ ابر آیا اور زور شور سے بارش شروع ہوئی

المختصر نماز و دعا سے فارغ ہو کر جب شہر کو چلے تو تمام بازار مین نا مے چل نکلے تھے
مین سیدہا حضرت صاحب قبلہ کی خدمت مین پہونچا حضور کو دیکہا کہ سر برہنہ نہایت
متفکر دعا مین مشغول ہین جب مین نے سلام عرض کیا تو ارشاد فرمایا کہ بلا اجازت
ایسی حرکات کا ارتکاب مناسب نہ تہا ہمکو تمہاری دلیری سے نہایت تکلیف
اوٹہانی پڑتی ہے مین نے عذر تقصیر کیا۔ اسی اثنا قیام آگرہ مین مین عارضہ
تپ لرزہ مین سخت علیل ہو گیا معالجہ سے کچھ افاقہ نہین ہوا جب مجھے نا اُمیدی
ہو گئی ایک روز حالت غفلت مین تہا اور میرے گرد اور دو چار آدمی بیٹھے ہوئے
صرف ہمّت — تھے کہ دیکہا ایک سایہ پائے راست مین ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے
سوئی چبہو دی فوراً مجکو ہوش ہُوا دیکہا تو خون کی دہار جاری ہے مین نے لوگون
سے پوچہا کہ میرے سوئی کسی نے ماری لوگون نے لاعلمی ظاہر کی غرض اوس انگلی
سے قریب پاؤ بہر کے خون بہا پھر خود بخود بند ہو گیا اور مجکو اسیوقت سے افاقہ شروع
ہوا۔ دوسرے روز مین بالکل تندرست ہو گیا۔ امداد علی شاہ مریدا حمد شاہ
صاحب گوالیاری میرے رفیق تھے۔ مین نے اون سے یہ ماجرا بیان کیا اُنہون
نے فرمایا کہ ہمّت اسیکو کہتے ہین۔ تمہارے شیخ مقتدا نے ہمت فرما کر مرض کو
رفع کر دیا وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے پیر صاحب رئیس العارفین ہین اور
دربار میں ہین نہایت مقرب ہین۔

اِس کے بعد مجکو نگینہ جانے کا اتفاق ہوا حضرت صاحب قبلہ کا والانا[مہ]

مشعر تشریف بری اترولی بتقریب عرس جناب حضرت خانصاحب علیہ الرحمہ صادر ہوا مین بھی نگینہ سے بعیت شمول عرض روانہ ہوا۔

ایک سادہو

راستہ ریل مین ایک سادہو بیراہم سفر تھا وہ مجھسے زیادہ گرویدہ ہوا مگر مین نے التفات نہ کیا۔ جب مین علیگڈہ اوترا وہ بھی میرے ساتھ اوترلیا مین سرائے مین ٹھیرا وہ بھی میرے ہمراہ رہا ہر چند مین نے اوسکو منع کیا نہ مانا امرتسر کا باشندہ تھا بنارس کو جاتا تھا آخر الامر مجبور ہوکر مینے اوسکو خدا کا نام بتایا وہ دیوانہ وار بحالت جذب جنگل کو نکل گیا مین بہت خائف ہوا اور ڈرتا تھا کہ خدانخواستہ حضور ناخوش ہوجائین اوسی حالت پریشانی اور سراسیمگی مین بارہ بجے رات کے پاپیادہ اترولی روانہ ہوگیا۔ جب علیگڈہ سے چار پانچ کوس نکلگیا کہ ایک طرف سے پانچ چھہ آدمی میرے پیچھے ہوئے مین نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ راہزن ہین اب مین متردد تھا کہ تنہا ان سب سے کیونکر عہدہ برآ ہونگا کہ ناگاہ دیکھتا ہون کہ دوسری جانب سے حضرت صاحب قبلہ تشریف

شیخ صاحب کی رہزنون سے حفاظت

لائے اور فرمایا کہ میان عبد اللہ گھبراؤ نہین ہم آتے ہین یہ دیکھتے ہی مجھپر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور وہ لوگ حضرت صاحب کی آواز سنتے ہی بھاگ گیے۔ مین صبح کی نماز کیوقت اترولی پہونچا۔ حضرت صاحب نے ملنے کے بعد فرمایا کہ یہ راہ علیگڈہ سے اترولی تک پرخطر ہے بیوقت سفر بحالت تنہائی کرنا نہین چاہیئے

اترولی سے مین حضور کے ہمرکاب آگرہ چلا آیا اوس زمانہ مین حضرت صاحب نے

مولوی احسان علی صاحب مولوی احسان علیصاحب مُرید سے مثنوی معنوی شریف کا شغل شروع فرمایا یہ احسان علی مرادآباد کے باشندہ غیر مقلد تھے۔ مقلد ہو کر شرف بیعت ہوئے تھے۔ اصل مین مولوی محمد بشیر صاحب مشہور غیر مقلد آگرہ کی صحبت اور شاگردی نے اِن کے عقائد متزلزل کردئے تھے اوسی اثنار مین حضرت صاحب کے دولتخانہ پر مثنوی شریف کا درس سننے کے واسطے ایک دن آئے اور یہان آتے ہی حالت متغیر ہوگئی۔ مولوی محمد بشیر صاحب کی شاگردی ترک کردی اور حضرت صاحب کی حضوری اختیار کرلی۔

نجف خان مولوی صاحب نے نجف خان نامی متعصب غیر مقلد آگرہ کو اِنکی فہمایش اور طلب کیواسطے بھیجا۔ اوس وقت مولوی احسان علیصاحب حضرت صاحب قبلہ کے سامنے مطالعہ مثنوی شریف مین مشغول تھے۔ خان صاحب کو دیکھکر مثنوی شریف بند کردی اور خان صاحب سے ضروری باتین کرکے اونکو رخصت کردیا اور پھر مطالعہ مثنوی مین مشغول ہوگیے۔ حضرت صاحب قبلہ نے مولوی صاحب سے اِسکی وجہ دریافت فرمائی مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ شخص نہایت سخت وہابی ہین۔ یہ شخص اگر میرا مثنوی شریف پڑھنا مولوی بشیر صاحب سے کہتے تو اونین مجھہ مین تکرار ہوتی اسواسطے مین نے اخفا مناسب جانا حضرت صاحب قبلہ خاموش ہوگیے۔ اتفاقات سے پھر ایک دن خانصاحب

تلاش مولوی صاحب مکان حضرت قبلہ عالم پر آئے اوسدن ایما حضرت صاحب
قبلہ مولوی صاحب نے مثنوی پڑھنا بند نہ کیا بدستور پڑھتے رہے حضرت
صاحب قبلہ جسوقت درس شغل مثنوی فرماتے تھے جماعت خدام متاثر ہو کر
کیفیت ذوق شوق مین ہو جاتے تھے۔ چنانچہ اسوقت کچھ لوگ موجود تھے
اور اپنے اپنے احوال مین مستغرق تھے۔ خان صاحب اِس جلسہ مین بیٹھکر خود
بھی متاثر ہو گئے اِسی اثنا مین وقت نماز قریب ہو گیا خانصاحب نے بارادہ
شمول جماعت مسجد مین جانا چاہا پھر یہ خیال کرکے کہ جماعت یہان بھی ہوگی ٹھہر
گئے حضرت صاحب قبلہ نے خلاف عادت امامت فرمائی نماز مین خانصاحب
کی حالت متغیر ہو گئی۔ بعد نماز اپنی عمر بھر کے بحث وجدال علم ظاہر مین گذرنے
پر تاسف ظاہر کرنے لگے اور درخواست کی کہ اگر اجازت ہو مین اکثر اِس جلسہ متبرکہ
مین حاضر ہوا کرون آپ نے اجازت عطا فرمادی تھی۔ خانصاحب چند روز تک
سعادت حضور حاصل کرتے رہے آخر الامر بے اختیار ہو کر درخواست بیعت کی
حضور نے چند روز لیت و لعل فرما کر جب اون کا شوق کامل پایا بیعت فرمایا انکے
بیعت ہونیکا آگرہ مین شور ہو گیا کہ ایسا سخت شخص حضرت میر صاحب قبلہ کی
بیعت کی برکت سے زمرہ حلقہ بگوشان اہل اللہ مین داخل ہوا۔ بعد بیعت چند ہی روز
مین خانصاحب ایسے صاحب حال ہو گئے کہ ہر وقت اون پر گریہ طاری رہتا تھا
عرصہ چھ ماہ تک بعد بیعت زندہ رہے ایک دن بحالت سجدہ نماز غلبہ کیفیت ہوا

اوراوسی حال مین واصل حق ہوئے - ایک دفعہ مین حضرت صاحب قبلہ کے
حضور مین حاضر تھا دفعتہً آپ کھڑے ہو گیے اور فرمایا کہ ایک صاحب تعظیم آرہے

ایک نوعمر صاحب حال ہین اسی اثنا مین ایک جوان نوعمر سبزہ آغاز خوشرو آئے حیدرآباد
کے رہنے والے تھے بہت دیر تک حضور مین حاضر رہکر چلے گیے - حضرت صاحب
نے فرمایا کہ شیخ نے اپنی تاثیر اتحادی فرمائی ہے تمام مدارج طریقت طے کرادیے
ہین - اسی طرح احمد علی نامی ایک مرید بڑے حضرت قبلہ کے کلکتہ سے آئے

احمد علی حاضر ہونے پر تکریم کی گئی تھی -

شیخ صاحب کو درد دندان اس دفعہ بحالت قیام آگرہ مجھے مرض دندان بشدت ہوا اور
جب کسی علاج سے افاقہ نہ ہوا تو ایک روز علی الصباح خود بخود ایسا معلوم ہوا
کہ کسی نے کوئی چیز زور سے دانتون پر ماری اس صدمہ سے دانتون مین سے بشدت
خون نکلا اور درد جاتا رہا اوسوقت سے ایک سیاہ لکیر دانتون پر پیدا ہو گئی جو
ابتک موجود ہے یہ بھی تصرف حضرت قبلہ عالم ہی کا تھا -

پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب اس زمانہ مین آپکے چند لوگون سے خاص مراسم تھے اون مین
مولوی فریدالدین صاحب مانکپوری اور مولوی نادر علی صاحب الہ آبادی جنکے
صاحبزادہ حافظ اکبر حسین نامی آپکے یہان ہمراہ صاحبزادہ محمد سعید صاحب پڑھتے
تھے اوراب بھی اونکی آمدورفت روزانہ تھی اور ان کی سرپرستی آپ نے بعد
اونکے والد کے شہادت کے ایسی فرمائی کہ حقیقی اولاد مین اور اون مین فرق نہ فرمایا

اوران سے بھی تمام عمر حد درجہ کی نیاز مندی ظاہر ہوتی رہی) اور مولوی سمیع اللہ خان صاحب ہین ہندو وکلا، مین اس زمانہ مین پنڈت اجودھیاناتھ صاحب سرآوردہ تھے اگرچہ ابھی اون کا کامل عروج نہین ہوا تھا۔ پنڈت صاحب نہایت متعصب ہندو تھے اور مسلمان علما سے مباحثہ کیا کرتے تھے اکثر مولوی فریدالدین صاحب وغیرہ سے اور اون سے مناظرہ مذہبی ہوا کرتا تھا ایک روز کچہری مین سب لوگ بیٹھے تھے حضرت صاحب قبلہ بھی تشریف رکھتے تھے۔ مولوی صاحب اور پنڈت صاحب مین حسب عادت مذہبی گفتگو ہو رہی تھی کہ اس اثنا مین مولوی صاحب اجلاس مین بلائے گئے اور لوگ بھی ادہر ادہر ہو گئے پنڈت صاحب نے حضرت صاحب کو متوجہ ہو کر کہا کہ آپ کچھہ نہین فرماتے آپ نے فرمایا کہ مین ایک عام آدمی ہون مجھہ مین اتنی قابلیت نہین ہے کہ آپ سے بحث کرون یہ مولوی صاحب ہی کا کام ہے اونھون نے عرض کیا کہ یہ آپکے فرمانے کی بات ہے ورنہ آپکی قابلیت مین کسے کلام ہے آپ ضرور کچھہ تائید اسلام مین فرمائین آپ نے ہر چند عذر کیا مگر وہ مصر ہو گئے آپ نے فرمایا کہ آپ مجھسے بجاے تائید اسلام سننے کے تائید اسلام دیکھیے یہ فرماکر گوشہ چشم سے پنڈت صاحب کی جانب دیکھا یہ وہ نظر تھی کہ پنڈت صاحب اعتراض بھول گئے ؎

پاسے استدلالیان چوبین بود	پاے چوبین سخت بے تمکین بود

اوسیوقت سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محبت اونکے

دل مین پیدا ہوگئی اور عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین دولتخانہ پر حاضر ہوا کرون ۔
آپ نے فرمایا آپکا گھر ہے شوق سے تشریف لائیے دو چار روز وہ حضور مین حاضر
ہوئے حضرت صاحب اکثر اپنے شغل مین رہتے تھے آخر الامر اونپر ایسی تاثیر پڑی
کہ ایک روز خلوت مین متمنی بیعت ہوئے آپ نے فرمایا پنڈت صاحب کوئی
ارادہ جلد نہین کرنا چاہیئے ۔ آپ چند روز دیکھین اگر آپکا جی بھر ہی جاتا ہے
تو مضائقہ نہین ہے پنڈت صاحب بادل ناخواستہ خاموش ہو رہے پھر دو ایک
روز بعد عرض کیا اور نہایت مصر ہوئے آپ نے اونکو بیعت فرمایا اور اپنے حال
کے اخفا کی تاکید فرمائی ۔ چند ہی روز مین پنڈت صاحب کی کیفیت نہایت
اچھی ہوگئی ۔ نسبت فنائی الشیخ صوری و معنوی اونکو حاصل ہوگئی اکثر مزار پر انوار حضرت
مجدد و منور الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ پر حاضر ہونے تھے آن حضرت نے
مکتوبات شریف اون کو خود پڑہائی اونہون نے ایک سرا خانقاہ کی قریب زوار
کے قیام کیلیے بنوا دی اب پنڈت صاحب کی ایسی کیفیت تھی کہ حضور قبلہ عالم
نور اللہ مرقدہ کے سامنے آنے کی تاب نہین لاتے تھے صورت دیکھتے ہی
بیقرار اشکبار ہو جاتے تھے ۔ پنڈت صاحب کے انتقال کے بعد حضرت قبلہ
نے واقعہ مین دیکھا کہ ایک مکان عظیم الشان ایک باغ پر فضا مین واقع ہے
اوس مین حضرت صاحب تشریف لیگئے اگرچہ مکان نہایت پر تکلف اور خوشنمع
تھا لیکن اوسوقت کوئی مکین موجود نہ تھا حضرت صاحب قبلہ ایک کمرہ مین منقش زرنگار

پر رونق افروز ہو گیے اسی اثناء مین ایک بجلی چمکی اور اوس مین پنڈت صاحب نمودار ہوئے حضرت صاحب کے حضور مین حاضر ہو کر حسب عادت بیقرار و بیتاب ہوئے کیفیت طاری ہو گئی۔ جب ہوش مین آئے ایک خاصدان مرصع پیش کیا حضور قبلہ عالم نے جب اوس خاصدان کو کھولا تو اوسمین ایک بیضۂ زرین رکھا ہوا تھا جسکی خوشبو اور مہک اعلیٰ درجے کی تھی کہ تمام مکان معطر ہو گیا۔ حضرت صاحب نے پوچھا یہ کیا ہے عرض کیا کہ حنوط جنت اسی کا نام ہے اسی عرصہ مین حضرت صاحب کو اوسکی خوشبو سے ایک ایسی مستی طاری ہو گئی کہ بیدار ہو گیے۔ مگر وہ خوشبو اب تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہ واقعہ یعنی انتقال پنڈت صاحب اوسوقت پیش آیا ہے جب حضرت صاحب جے پور تشریف سے آئے ہین یہان بمناسبت حال پنڈت صاحب لکھدیا ہے۔

ہائیکورٹ کا بدمزاج جج

انہین ایام مین ہائیکورٹ مین ایک جج بدمزاج نہایت بداخلاق ولایت سے آیا۔ عملہ اور وکلاء کے ساتھہ بلا تہذیب مخاطبت کیا کرتا تھا ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم کے ساتھہ بھی کوئی تیزی و تندی کی۔ حضرت صاحب نے کمرۂ اجلاس سے باہر مجمع مین ارشاد فرمایا کہ اب یہ آگرہ مین نہین رہیگا۔ پنڈت اجودھیا ناتھہ صاحب نے عرض کیا کہ آخر کہان جاویگا۔ آپ نے فرمایا جہان خدائے تعالیٰ کو منظور ہوگا۔ دفعتہً ولایت سے اوس کے پاس تار آیا جسپر اوس نے بصیغۂ ضروری رخصت حاصل کی اور ہفتہ عشرہ کے اندر ولایت چلا گیا۔ جب ایام رخصت

منقضی ہوئی عملہ مین اسکا شور ہوگیا - کہ وہ ظالم پھر آتا ہے - چند معززین نے حضرت صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ اب وہ پھر آنیوالا ہے - آپ نے فرمایا کہ اب وہ انشاء اللہ یہان نہین آئیگا - اسی اثنا مین اوس کا تار کلکتہ سے پہونچا ایک دو چپراسی وغیرہ لینے کو گئے اوسوقت صدر دیوانی کے جملہ اہلکارون مین بے اطمینانی اور انتشار پھیل گیا - حضرت صاحب کے سامنے جب تذکرہ ہوتا آپ فرماتے نہین وہ یہان نہین آوے گا - کلکتہ سے جب وہ ریل مین سوار ہونے لگا - اور اسباب وغیرہ ریل مین رکھدیا گیا کہ یکایک اوسکا پاون ریل پر سے پھسلا اور وہ کٹ کر مر گیا اسکی اطلاع ہونے پر جملہ عمالان نظامت کو حضرت صاحب قبلہ کے تصرف کا اعتقاد ہوگیا -

لوٹن شاہ ایک مرتبہ حضور کچہری سے پالکی مین گھر کو تشریف لا رہے تھے راستہ مین ایک مجذوب لوٹن شاہ نامی ہمراہ ہوگئے جب مکان پر پہونچے وہ واپس ہونے لگے حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا کہ یہ ہمارا مکان ہے آو اندر چلو کر نماز عصر کا وقت تھا آپنے فرمایا تمنے کبھی نماز پڑھی ہے - کہا نہین آپنے خادم کو حکم دیکر اون کو وضو کرایا اور مغرب کی نماز مین اپنے پیچھے کھڑا کر لیا لوٹن شاہ کو حالت نماز مین کیفیت گریہ شروع ہوگئی یہانتک کہ حضرت صاحب قبلہ نے نماز تمام فرمائی مگر وہ پیہم سجدہ و سجود کرتے رہے آپ سے بار بار کہتے تھے کہ آپ نے مجھے اللہ کے سامنے کھڑا کر دیا اب تو مین نماز پڑھے ہی جاونگا - احمد علی معتمد حضرت صاحب قبلہ

نے اون کو وہان سے بمشکل باہر لیجا کر کے دوکان مین بٹھا دیا تین شبانہ روز اونکی یہی کیفیت رہی اور پہر اوسی حالت مین واصل حق ہو گیے۔

اساک باران ایک دفعہ آگرہ مین پہر اساک باران ہوا نماز استسقا بہی ادا کیگئی مگر بارش نہوئی لوگ حضرت صاحب قبلہ کی خدمتمین بغرض طلب دعا حاضر ہوئے اوسوقت چند مرید حاضر تھے اور حضرت صاحب قبلہ وضو فرما رہے تھے جب لوگون نے عرض حال کیا آپ نے یکبارگی کہڑے ہو کر فرمایا ؎

ہاتہہ اوٹھاتے شرم آتی ہے دعا کیواسطے	ہون وہ مجرم کانپتا ہے خوف سے سارا بدن

یہ فرما کر ایک نعرہ آہ کا مارا کہ جتنے حضار تہے کانپنے لگے اور لوگون سے کہا کہ ہم تو دنیا دار ہین ایسی استدعا ہمسے لاحاصل ہے کسی فقیر کے پاس جاؤ جب اصرار حد سے زیادہ ہوا تو آپ نے پنڈت اجودھیا ناتھ کو جو حاضر الوقت تھے قریب بلا کر کچھہ پتا بتایا اور آگرہ کے صاحب خدمت کے پاس بہیجا اور لوگون کی سفارش فرمائی پہر تو خوب بارش ہوئی اون صاحب خدمت کو بجز حضرت صاحب قبلہ اور پنڈت صاحب کے کوئی نہین جانتا تھا۔

آگرہ مین ابتدائی ارادتمندون مین شیخ عبد اللہ صاحب اور ڈاکٹر محمد فضل صاحب اور حافظ احمد حسین صاحب مخصوص صحبت مین تھے اس سال حضرت صاحب قبلہ سعہ مریدان باختصاص ایام عرس حضرت خانصاحب علیہ الرحمۃ برحسب معمول تشریف لے گیے راہ مین علیگڈہ اپنے چہوٹے بہائی میر فضل حق

صاحب قبلہ کے مکان پر قیام فرمایا کیونکہ اونہون نے اب علیگڈہ اقامت
اختیار فرمالی تہی اور منصفی ترک فرماکر کچہری کی وکالت کرنے لگے تہے حضرت
اسلام منالال صاحب قبلہ کے قیام کی حالت مین میر صاحب کے کوئی موکل
منالال نامی کسی مقدمہ کا حال بیان کرنے کے لیے آئے۔ حضرت صاحب قبلہ
بہی تشریف رکہتے تہے اونہون نے برادر موصوف سے پوچہا کہ آپ کون ہین۔
اونہون نے کہا کہ آپ میرے بڑے بہائی ہین اور ہائیکورٹ مین وکیل ہین جب
منالال صاحب نے یہ سنا تو وہ اپنے مقدمہ مین رائے لینے کیواسطے اپنی
جگہہ سے اوٹہکر حضرت صاحب قبلہ کے سامنے آبیٹہے لیکن بمجرد نظر کے
سامنے ہونیکے اللہ جل شانہ کی قدرت سے اونپر ایک کیفیت طاری
ہوگئی اور وہ کہنے لگے کہ آپ مجہے مسلمان کرلیجئے سبحان اللہ کیا انعام
بے پایان ایزدی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے کہ ہر اک خوشہ چین
خرمن رسالت ایک نظر مین کافر کو مسلمان کرلیتا ہے اور مردہ کو جلا دیتا ہے
القصہ آپنے فرمایا کہ مین یہان مسافر ہون اب اترولی اپنے پیرومرشد علیہ الرحمہ
کے عرس مین جارہا ہون وہان سے یہان ہوتا ہوا اپنے اقامت گاہ آگرہ
جاؤنگا۔ آپ وہان آئیگا وہ حضرت کے فرمانے سے اوسوقت خاموش ہو رہے
دوسرے روز آپ اترولی شریف روانہ ہوگیے وہ بہی عقب حضور اترولی پہونچے
اور وہان پہر عرض کیا مجکو مسلمان کرلیجے آپ نے پہر بہی فرمایا کہ آپ آگرہ آئین

وہ ناچار ہوکر علیگڈہ واپس آ گیے۔ جسوقت آپ مزار فیض آثار پر بڑے حضرت قدس سرہٗ
کے حاضر ہوئے صاحبزادہ میر عبدالرحمٰن صاحب قبلہ جو

صاحبزادہ کی بصیرت

اُسوقت بعمر صغیر تہے حضرت صاحب قبلہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور
مریدین حاضر تھے یکایک صاحبزادہ صاحب اوٹھکر بڑے حضرت صاحب کے
مزار مبارک سے چمٹ گیے اور لوگون نے آغوش مین لینا چاہا تو کہا تایا صاحب
مجھے لیے ہوئے ہین۔ اور مرزا طالب علی بیگ خادم خاص بڑے حضرت قبلہ
کے قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ مجھے چڑاتے ہین۔ بعد اختتام عرس حضرت
صاحب قبلہ علیگڈہ ہوتے ہوئے آگرہ پہونچے۔ منالال آگرہ موجود تھے آپسے
پہر درخواست قبول اسلام کی۔ چنانچہ آپ نے اونکو مسلمان کیا اور بیعت کرائی
وہ چند روز آپکے پاس ٹہیرے اور علیگڈہ مین اونکی تلاش ہورہی تھی کیونکہ
بے اطلاع چلے آئے تھے بعد چند روز کے اونکی کیفیت اچھی ہوگئی اور انہون
نے آگرہ مین بازار سے ایک قرآن شریف ہدیہ لیا اور حضرت صاحب سے
اجازت لیکر علیگڈہ لوٹے اپنے گہر آکر اونہون نے ایک بالاخانہ اپنے رہنے
کے واسطے مقرر کیا اب اونکے کاروبار تجارت مین فرق آنے لگا کہ ایک
حافظ اپنے پڑہانیکے واسطے مقرر کرلیا تھا اوسمین بہی وقت صرف ہوتا تھا۔
چنانچہ اکثر وقت بالاخانہ پر گذرتا تھا اونہون نے قرآن شریف بہی تمام کرلیا اور نماز
کی پابندی اختیار کی رمضان شریف آیا تو بیماری کا بہانہ کرکے ایک وقت

کہانا کہاتے اسلیے کہ کسیکو شبہ نہو غرض روزہ یہی تمام رکہے یہ جب اون کا وقت آخر پہونچا اور وہ بیمار ہوئے تو اونکے اقارب اونکو بالاخانہ سے نیچے لے آئے اون کا ایک خادم رازدار تہا وہ بیان کرتا کہ وقت آخر کلمۂ شہادت جاری ہو گیا تہا۔

فرستادہ شاہ محمد بشیر نقشبندی

انہین ایام مین شاہ محمد بشیر صاحب نقشبندی مجددی جمالی نے ایک ہندو قانون گو کو آپ کی خدمت مین بغرض بیعت بہیجا آپ نے اونکو بیعت فرمایا اور ایک توجہ مین اونپر کیفیت عجیب وغریب پیدا ہو گیی حضرت نے اون کا نام حبیب اللہ رکہا جب اونکو قدرے افاقہ ہوا تو اجازت چاہی کہ مین گہر جاؤنگا اور اپنے گہر جاکر اپنی زوجہ کو دعوت اسلام کرونگا اگر اوس نے قبول کیا فہوالمراد ورنہ اوس سے قطع تعلق کرونگا چنانچہ وہ چلے گیے بعد چندے اون کا خط بمبئی سے آیا کہ میری بیوی نے اسلام قبول نہین کیا مینے اوس کو چہوڑ دیا اور اب مین بغرض حج وزیارت مدینۃ الرسول جاتا ہون۔ اوسکے بعد اون کا حال نہین معلوم ہوا۔ غالباً عرب شریف مین انتقال ہو گیا۔

تاج محمد

تاج محمد نامی ایک حضرت صاحب قبلہ کا مرید تہا اوس کی کیفیت اچہی ہو گیی تہی وہ بتقریب تجارت پنجاب گیا اور وہان خان عالم شاہ صاحب باولی والے خلیفہ حضرت مولانا صاحب علیہ الرحمہ سے ملے اوسکی کیفیت اچہی دیکہکر شجرہ اور اجازت خلافت عطا فرمائی جب یہ کل ماجرا

تاج محمد نے حضور انور سے عرض کیا ہے اوس کے قبل ہی آپ نے اوسکی صورت دیکھتے ہی فرمایا کہ خلیفہ صاحب آئے یہ فرمایا تھا کہ اوسکی کیفیت بدلگئی چند روز مین جبلت اعمالہم مین داخل ہوگیا - اوسکی وجہ غالباً یہ تھی کہ اوس نے بجالاکی وہان سے خلافت حاصل کی تھی اور اوس اجازت سے در پردہ تحریک اجازت حضرت صاحب سے کی حالانکہ وہ اس قابل نہ تھا -

رافت و رحمت حضرت صاحب کے مریدین مین سے ہی ایک شخص ایسا ہے جو بنکر بگڑا یا ورنہ حضرت قبلہ مین اس درجہ شان ستاری اور غفاری کا ظہور نظر آتا تھا جو قابل بیان نہین ہے بعض مریدون سے سخت سخت خطائین سرزد ہوئین مگر کبھی آپ نے چشم ابرو سے اظہار تکدر نہین کیا بلکہ یہ ظاہر فرماتے تھے کہ ہمکو تمہارے کسی فعل مکروہ کی خبر و اطلاع ہی نہین ہے بلکہ بڑے حضرت صاحب قبلہ بعض معتقدین سے ناراض ہوئے آپنے بکوشش تمام اونکی خطائین عفو کرائین اور اونکی بگڑی ہوئی حالتون کو درست فرمایا - چنانچہ اونمین ملا عبد الکریم

ملا عبد الکریم بھی تھے کہ بڑے حضرت قبلہ کی بیماری مین حضرت صاحب آگرہ سے دوا بھیجنا چاہتے تھے جو آنجناب نے طلب فرمائی تھی اور تاکید کردی تھی کہ بہت جلد اپنی دوسری حاضری سے پیشتر ہی بھیجدینا - چنانچہ آپنے ملا عبد الکریم کی درخواست پر کہ مین حضرت کی خدمت مین جاتا ہون کچھ بھیجنا ہو تو مجھے عطا فرما دیجئے وہ دوا اون کو دیدی اونہون نے سخت غفلت کی کہ دوا اپنے گھر رکھکر بیٹھ رہے

نہ خود گیے نہ کسی دوسرے کے ہاتہہ بہیجی جسوقت حضرت صاحب قبلہ حضور مین حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمنے تمسے دوا بہیجنے کی تاکید کی تہی تمنے اسوقت تک نہین بہیجی آپ نے عرض کیا کہ مین نے اوسیوقت دوا بدست عبدالکریم ارسال خدمت کی ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ نہین آیا بڑے حضرت صاحب برافروختہ ہوگئے اوسیوقت ملاکی کیفیت سلب ہوگئی اور انکشاف بند ہوگیا بڑے حضرت قبلہ کے وصال کے بعد حضرت صاحب قبلہ نے اونکی خطا معاف کرائی اور اونکو اپنے ہاتہہ پر بیعت استفادہ فرمائی اور اونکی احوال بندشدہ کو جاری فرمایا۔

حافظ احمد حسین

اسی طرح حافظ احمد حسین صاحب جو آخر مین صاحب اجازت ہوئے اور ابتداے ارادت ہی مین اونکی کیفیت اور حالت نہایت مبارک تہی اکثر راتون کو جنگل مین پہرتے تہے رابطہ نہایت صحیح ہوگیا تہا اوسکی کیفیت ہر وقت غالب رہتی تہی اوس حالت مین کوئی اونسے ایسی خطا ہوئی جسسے اوس حال مین نقصان واقع ہوا لیکن حضرت صاحب قبلہ نے اونکو سنبہال لیا اور پہر اوسی حالت مین پہونچا دیا اور آخر تک اونکے ساتہہ نہایت درجہ عنایات خاصہ فرماتے رہے ان کا حال آیندہ بیان ہوگا۔

شیخ عبداللہ صاحب

شیخ عبداللہ صاحب جنکا حال سابقاً لکہا گیا ہے اور کچہہ آیندہ بیان ہوگا اونکی کیفیت بہی بوجہ کسی بے اعتدالی کے نہایت

تغیر ہوگیا تھا اور احوال جاریہ مطلقاً بند ہو گیے تھے - لیکن حضرت صاحب قبلہ نے اونکو پھر سنبھالا اور قبض لاحقہ صرف ہمت فرماکر رفع فرما دیا اس قصہ کی تفصیل آیندہ بیان ہوگی -

بڑی صاحبزادی کا عقد ایام غدر

حالت قیام آگرہ مین آپ نے اپنی بڑی صاحبزادی کا عقد فرمایا یہ عقد اترولی جاکر سید محمد شفیع صاحب ابن سید ولادر علی صاحب سے ہوا - صاحبزادی کی عمر اسوقت ۹ برس کی تھی اس عقد سے چار سال بعد آپ آگرہ سے جے پور آئے ہین -

یہ لکھنا ضروری ہے کہ ایام غدر مین جسطرح جمیع شرفا کو پریشانیان ہوئین آپ کو نہین ہوئین - بڑے حضرت قبلہ اوسوقت بحیات صوری تھے آپ آگرہ سے فتنہ کے وقت علیگڈہ ہوتے ہوئے عیال و اطفال کو اترولی لے گیے اترولی و علیگڈہ کے درمیان مین ایک جگہہ ایک گروہ سے نوبت مقابلہ پہونچی تھی مگر بڑے حضرت سینہ سپر ہو گیے اور آپکی ہیبت اوس گروہ پر ایسی پڑی کہ وہ بے لڑے بھاگ گیے -

بناء مسجد اترولی

غدر سے پہلے ہی آپنے ایک مسجد اترولی مین بنوائی تھی جس کی بنیاد کا پتھر بڑے حضرت صاحب قبلہ نے رکھا تھا وہ ابتک آپکی حویلی کے متصل موجود ہے اور ہر وقت کی نماز باجماعت ہوتی ہے -

مراسلات

اس سال نواب محمد فیض علیخان صاحب کے چند خطوط جے پور سے

بدین مضمون آئے کہ آپ ترک وکالت فرماکر یہان آجائیے ریاست مین کوئی
جگہہ معقول آپکو دیجاویگی اصل یہ ہے کہ نواب صاحب جیپور مین بعہدہ مدار المہامی
ممتاز تھے اور اوس وقت وہان کی نظام سلطنت کا کچہہ ایسا ڈہنگ پڑا ہوا تھا
کہ جس شخص کے آور دون کا گروہ زیادہ ہوتا وہ ریاست مین زیادہ موقر ہوجاتا تھا اگرچہ
بذات خود اس اعزاز کے آدمی تھے کہ ریاست مین کوئی دوسرا آدمی اسوقت لا بوجوہ
اونکی ہمسری کرہی نہین سکتا تھا اول تو وہ اپنے گہر کے رئیس ابن رئیس تھے دوسرے
ریاست مین مدار المہامی سے بڑہکر کوئی عہدہ نہین ہے اوسپر وہ ممتاز تھے
تیسرے رئیس جےپور خود ایک جوہر شناس قدردان آدمی تھے علاوہ اعزاز
ملازمت کے کوئی درجہ تعظیم وتکریم کا باقی نہین رہا تھا جو نواب صاحب کے
لیے اوٹہا رکہا ہوتا ہم نواب صاحب کی پالیسی اس امر کی مقتضی تہی کہ اپنی
خالص دوستون کو اپنے قریب رکہین چونکہ حضرت صاحب قبلہ سے نواب
صاحب کے تعلقات نہایت گہرے تھے اور نواب صاحب کو آپ پر ہر
طرح اطمینان اور بہروسہ تھا اسوجہ سے وہ چاہتے تھے کہ آپ جیپور چلے آئین
حضرت صاحب نے اونکے خطوط کے جواب مین عذر کیا کہ میرے تعلقات
آگرہ مین جمے ہوئے ہین۔ مین اونکو بلاوجہ قطع نہین کرسکتا اور نیز ریاستون
کی ملازمتون کا اعتبار نہین یہ آپ کی مخلص پروری ہے کہ آپ مجھے طلب
فرماتے ہین مگر مصلحتین ہنوز اسکے مقتضی نہین ہین کہ مین آگرہ چھوڑدون اس کا

جواب جو نواب صاحب کے پاس سے آیا اوسمین لکھا تھا کہ مہاراجہ صاحب
سے مین نے آپکا تذکرہ اور تعریف کی ہے وہ آپ کے مشتاق ہین کم سے کم ایک
مرتبہ اون سے ملنے جیپور ضرور آئے غرض یہ مراسلات اسی طرح جاری تھے
کہ ہائیکورٹ الہ آباد تبدیل ہونے کی خبرین بزور شور سے سُننے جانے لگین اسی
اثنا مین حضرت صاحب قبلہ کو بغرض زیارت مزارات سفر دہلی کا اتفاق ہوا
نواب محمد فیاض علیخان بالقابہ
انھین ایّام مین نواب صاحب نے اپنے صاحبزادہ
کنور محمد فیاض علیخان صاحب کو بغرض تعلیم آگرہ بھیجا۔ چنانچہ حضرت صاحب
قبلہ نے اون کو اپنے مکان پر ٹھیرایا اور جمیع سامان آسایش مہیّا فرمادیا ایّام قیام
آگرہ مین نواب صاحب نے اونکی نگرانی و سرپرستی حضرت صاحب قبلہ کے
متعلق رکھی چند روز تک آگرہ کالج مین تعلیم پا چکنے بعد نواب صاحب نے
بعض وجوہات سے پھر اونکو اپنے پاس طلب کرلیا۔ ان ایّام مین خرچ کے واسطے
ایک رقم معقول نواب صاحب بھیجا کرتے تھے۔ آخرکار چند روز مین ہائیکورٹ
الہ آباد تبدیل ہوگیا اور جملہ وکلا کو زبان انگریزی سیکھنے کا حکم دیا گیا آپ اس امر
مین متردد تھے اور زبان انگریزی کے شغل سے اکراہ فرماتے تھے۔ ان ایّام مین آپ
دہلی تشریف لیگئے وہان کل مزارات مشاہیر اکابر پر حاضر ہوئے اور اپنے بارہ مین
استصواب فرماتے تھے ہر مقام مین تسکین ہوتی تھی ایک روز آپ شاہ عبدالعزیز
صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ رحمہم اللہ کے مزار سے واپس تشریف

لارہے تھے دن چڑھ گیا تھا اور حرارت آفتاب زیادہ ہو گئی تھی اثنا راہ مین مزار
پرانوار حضرت شاہ عبد العزیز شکر بار کا واقع ہے یہ مزار کھلا ہوا ہے سایہ وغیرہ
نہین ہے آپ وہان مراقب ہوئے کچھ لوگ ہمراہ تھے وہ بھی آپ کے ساتھ
بیٹھ گیے لیکن یہ لوگ شدت تپش کی تاب نہ لاکر وہان سے اوٹھ گیے اور آپ
سے بھی کہا کہ دھوپ بہت تیز ہے اب آپ تشریف لیچلین مگر حضرت صاحب
قبلہ فرماتے ہین کہ انکی نسبت متبرکہ ایسی مطہر تھی کہ ہمکو مطلقاً تپش نہین معلوم ہوئی اور
جب تک مزار پر حاضر رہے معلوم ہوتا تھا کہ سرو زمین پر بیٹھے ہین ہمراہیون
کے عرض کرنے سے آپ وہان سے روانہ ہوئے قریب ایک مسجد ہے وہ بخیر آباد
پڑی ہوئی ہے اوسمین ایک فقیر کمبل پوش بیٹھے ہوئے تھے آپ اون کے
پاس جاکر گفتگو کرنے لگے اونھون نے دریافت کیا کہ دہلی کے بزرگون سے
ملنے آئے ہو سب سے مل لیے آپ نے کہا کہ ہان اکثر مزارات پر حاضر ہو آیا
ہون اب آگرہ واپسی کا قصد ہے اونھون نے صاف لفظون مین کہا کہ آپ
کہین جانے کا قصد نہ کرین اور نہ ایسا کوئی شغل فرمائین جس سے طبیعت کراہت
کرے اپنے گھر اطمینان سے بیٹھئے جہان سے آرزو کے ساتھ طلبی ہو وہان جائیے
اوسمین بہتری ہے اللہ تعالے آپکو بہت کچھ زمین کا نور وپیہ دے گا آپ نے
وقت رخصت کچھ نذر کرنا چاہا مگر اونھون نے قبول نہین کیا اور کہا کہ حضرت مجھے
کیا بیاہ کرنا ہے مین روپیہ کا کیا کرونگا مجھے کچھ اور دیجئے اسکی ضرورت نہین آپنے

فرمایا کہ موہنہ کیون چہپاتے ہو چہرہ پر سے کمبل سرکاؤ اور ہمکو اپنا موہنہ دکہاؤ
اونہون نے کہا یہ موہنہ تمہارے دکہانیکے قابل نہین آپ نے کچہہ اصرار بہی فرمایا
مگر اونہون نے موہنہ نہ دکہایا تمام جسم کمبل سے چہپا رکہا تہا کوئی عضو نظر نہین آتا
تہا اوسی طرح بیٹھے رہے الغرض آپ وہان سے روانہ ہوکر قیام گاہ پر آئے اور بعد
دو ایک روز کے آگرہ روانہ ہوگیے جب آگرہ پہونچے نواب صاحب کے خطوط
جے پور سے بطلب حضرت صاحب پہونچی چنانچہ آپ حسب تحریر اونکے مہاراجہ
صاحب کی ملاقات کے واسطے جیپور تشریف لائے نواب صاحب کے
مہمان ہوئے نواب صاحب نے مہاراجہ صاحب سے پہلے ہی آپکا تذکرہ کرلیا
تہا اور وہ مشتاق تھے۔ اب بتوسّل جناب نواب صاحب مہاراجہ صاحب
سے ملاقات ہوئی وہ آپ سے ملکر نہایت خوشنود ہوئے اور فرمایا کہ
میر صاحب آپ مستقل قیام میرے پاس اختیار کرین مین آپکو اپنی ریاست
مین معقول جگہہ دونگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرا واپس
جانا ضروری ہے مین اپنے اقربا سے مشورہ کرون پہر حاضر ہونگا مجبوراً مہاراجہ صاحب
نے اجازت دی حضرت صاحب قبلہ آگرہ واپس تشریف لائے اور پہر آگرہ سے وطن
مالوفہ اترولی تشریف لیگئے وہان اپنے اعزا مثل میر فضل حق صاحب و میر دلاور علی
صاحب وغیرہ سے امر ملازمت مین مشورہ فرمایا سب نے یہی رائے دی کہ جب
رئیس اسدرجہ گرویدہ اور شائق ہین تو قبول ملازمت ہی بہتر ہے اس کے بعد

پھر آپ جیپور جانے کا قصد مصمم فرما کر آگرہ تشریف لے آئے اور فراہمی سامان سفر مین مشغول ہوئے جےپور نواب صاحب کو خط لکھا کہ مین آتا ہون آپ مہاراجہ صاحب کو اطلاع دیدین کہ وہ آپکی ملازمت کرنیکو طیار ہین اور اب تہیۂ سفر مین مشغول ہین چنانچہ نواب صاحب نے مہاراجہ صاحب سے ذکر کردیا وہ نہایت خوش ہوئے مہاراجہ صاحب سوائی رام سنگھ جی بالقابہ جو اوس زمانہ مین والیے جیپور تھے نہایت قدردان منصف مزاج مردم شناس متحمل بُردبار مستقل مزاج اور غیر متعصب رئیس تھے اونکے اوصاف کی شہادت مین آیندہ کچھہ حالات مہاراجہ صاحب کے بیان کرونگا۔ حضرت صاحب قبلہ نے قبل جےپور آنیکے آگرہ اور اترولی مین بھی اپنے اقربا اور احباب اور بعض ذی ہوش مریدین سے اس بارہ مین مشورہ فرمایا تھا۔ اون لوگون مین جو صاحب راے تھے اونہون نے یہی کہا کہ جےپور جانا ہی مناسب ہے الغرض اب ہر طرح جےپور آنے کے قصد مین تصمیم ہوگئی اور آپ جلد جلد آگرہ کے انتظامی امور سے فارغ ہوکر معہ جمیع اہل وعیال جےپور روانہ ہوئے یہان پہونچکر نواب صاحب کے مکان پر اقامت فرمائی اب قبل اس کے قیام آگرہ ختم کیا جاوے یہ امر ضروری الاظہار ہے کہ اسوقت تک مریدین معتقدین آگرہ مین کون کون خاص اور صاحب حال تھے۔

حافظ احمد حسین صاحب سوداگر پنجابی جنکی کیفیت سابقاً لکھی جاچکی ہے

اور پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب وکیل ہائیکورٹ اور ڈاکٹر محمد افضل صاحب اور ملا عبدالکریم جنکو حضرت صاحب قبلہ نے بار ثانی استفادہ کرایا تہا سالکین صاحب حال ہین اور رحیم خان کلاہ فروش اور شیخ الہ بخش وغیرہ چند اشخاص قوی الجذب نسبت زدہ لوگون ہین تہے اور باقی بہت لوگ مرید اور معتقد تہے پنڈت صاحب نے بوجہ تبدیل ہائیکورٹ حضرت صاحب قبلہ کے جے پور تشریف لے آنیکے بعد الہ آباد مین مستقل قیام اختیار کرلیا لیکن ہمیشہ موقع تعطیل پر جے پور بغرض تجدید ایمان واکتساب فیضان حاضر ہوتے رہے۔ پنڈت صاحب نے حسب الحکم حضرت صاحب قبلہ اسقدر اخفاء حال کیا کہ عام طور پر اون کو متعصب ہندو کہا جاتا ہے جو لوگ جانتے ہین وہ البتہ اس بیان کو سنکر مسکرا لیتے ہین اب چونکہ پنڈت صاحب کا انتقال ہوگیا اسلیئے اون کا حال بیان کرنا حضرت صاحب قبلہ کی مرضی مبارک کے خلاف نہین ہوسکتا کیونکہ اون کی وفات کے بعد خود حضور اونکی نسبت قوی کا تذکرہ فرمایا کرتے تہے۔

قیام جے پور

جب ۱۸۶۸ء مین حضرت صاحب قبلہ جیپور تشریف لے آئے اور مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مہاراجہ صاحب نے آپکو فوراً بعہدہ وکالت ایجنٹی مقرر فرمادیا۔ چار سو پینتالیس روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر فرمادی اور ایک ہاتھی

عطا فرمایا اور اوس کا خرچ خزانہ شاہی سے ماہ بماہ مقرر کر دیا اور اوسکے علاوہ لوازمہ خدام وغیرہ مقرر ہوا یہ تقرر تاریخ سنہ ۱۸۶۸ء مطابق پوہ بدی دسمین سمت ۱۹۲۵ بکرمی ہوا۔

وکالت ایجنٹی جے پور مین عہدہ وکالت ایجنٹی کی تفصیل اور توضیح یہ ہے کہ ایجنٹ صاحب گورنمنٹ ہند کی طرف سے ریاست جیپور مین رہتے ہین اور دوسری ریاستون کے وکلا جو انفصال معاملات سرحدی کیواسطے مقرر ہین اور نیز جو امر ایجنٹ صاحب اون ریاستون سے دریافت کرنا چاہین وہ اونکے توسل سے پوچھا جاتا ہے اور جس کچہری مین معاملات سرحدی پیش ہوتے ہین اوسکو پنچایت کہتے ہین جس طرح سے دوسری ریاستون کی طرف سے وکلاء ایجنٹی جے پور مین حاضر رہتے ہین اسی طرح خاص ریاست جیپور کی طرف سے بھی ایک وکیل مقرر ہوتا ہے کہ ریاست کے متعلق معاملات و رسل رسائل ایجنٹ صاحب اوس کے توسط سے کرتے ہین اور جو امور سرحدی کچہری پنچایت مین پیش ہوتے ہین وکیل اپنے راج کی طرف سے پیروی کرتا ہے جسوقت حضرت صاحب قبلہ نے کام ہاتھہ مین لیا اوسوقت کئی ہزار مقدمات غیر منفصلہ پڑے ہوئے تھے اور دوسری ریاستون کے راج جیپور پر کئی لاکھہ کی ڈگریان تھین۔

حسن خدمات حضرت قبلہ نے مقدمات کی طرف توجہ فرما کر سال بھر کے عرصہ مین جملہ مقدمات منفصل فرما دئے۔ جب اس کارگزاری کا علم مہاراجہ صاحب کو ہوا

خوش ہو کر سند خوشنودی مزاج عطا کی شہر جبلپور مین ایک مندر موسوم بمندر
گوکل چند رمان جی نہایت اراستہ وسیع وخوش وضع تہا اوس کا پوجاری ایک
سرکش آدمی تہا مہاراجہ صاحب نے کسی نافرمانی کی وجہ سے اوسکو شہر بدر
فرما دیا تہا اور مندر ضبط سرکار ہو گیا تھا اوسمین راج کی طرف سے قفل پڑ گئے تھے
جسوقت حضرت صاحب جے پور تشریف لائے مہاراجہ صاحب کے
قیام مندر حکم سے وہ مندر مع اوسکے متعلق کل مکانات کے جو بجائے
خود ایک محلہ کا حکم رکھتے تھے حضرت صاحب کے سپرد کر دیا گیا کہ آپ اوسمین
قیام فرمائین۔ حضرت صاحب قبلہ نواب صاحب کے دولتخانہ سے اوٹھکر
اس مکان مین تشریف لے آئے یہ مندر بطور ایک عالیشان محل کے تہا۔
جسمین متعدد قطعات وسیع متعدد صحن تھے۔ ہر جگہہ فوارہ بنے ہوئے تھے
فرش زمین سنگ مرمر کا تھا لیکن مدت سے بند پڑا تہا اس باعث سے وہ محل اجنہ
اسمین بسنا جاتا تہا جب حضرت صاحب قبلہ اسمین تشریف لائے رات کو
بڑے بڑے پتھر خود بخود صحن مکان مین گرنے لگے گاہ گاہ آوازین آتی تہین اور
کوئی آدمی نظر نہین آتا تہا۔ پتھرون کی نسبت یہ خیال کیا گیا کہ یہ محلہ اہل ہنود کا
ہے اور وہ مندر مین مسلمانون کے رہنے سے نہایت ناخوش ہین شاید یہ
حرکت اون لوگون کی ہو اسلئے متعدد آدمیون کا پہرہ مکان کے ہر چہار سمت
مقرر کر دیا گیا پہر بہی پتھر بدستور آتے رہے پہینکنے والا کوئی نظر نہین آتا تہا اور

تہدید | نہ ان پتھرون سے کسی کو صدمہ پہونچتا تھا۔ ہرشخص کے سامنے
آکر پتھر گرتا مگر کسی کے لگتا نہ تھا جب اس طرح کئی روز ہو گیے ایک روز حضرت
صاحب قبلہ نے مکان کے بالاخانہ پر کھڑے ہو کر باواز بلند فرمایا کہ جو شخص اس
مکان مین رہتا ہے اچھی طرح سمجھ لے کہ ہمکو ہر طرح اوس کے نقصان پہونچانے پر
دسترس حاصل ہے لیکن ہم سبادرت کرنا نہین چاہتے اگر ہمارے ساتھ کوئی
ناپسندیدہ برتاو کسی کے جانب سے ہوگا تو اوس کا نتیجہ اوس شخص کے حق مین اچھا
نہ ہوگا جسدن آپنے یہ فرمایا اوسی روز سے پتھر آنا بند ہو گیے اسی طرح جب آپ
جنون والی حویلی آگرہ | ہاتھرس سے ابتداءً آگرہ تشریف لائے تھے مشہور
حویلی جنون والی مین جو مدت سے مخدوش ہونیکے باعث سے بند تھی اور
باوجود مکان خوش قطع ہونیکے کوئی اوسے کرایہ پر نہ لیتا تھا آپ نے قیام فرمایا تھا
جب آپ اوسکو دیکھنے گیے ہین اوسوقت ایک شخص بصورت سپاہیانہ
ہتیار باندہے ہوئے مکان مین سے پیدا ہو کر آپ کے سامنے آگیا اور
اوس نے آپ سے کہا کہ ہم اس مکان مین رہتے ہین آپ یہان نہ ٹھہرین آپ
نے فرمایا کہ مین کرایہ دے چکا اب مین تا دستیابی مکان دیگر معہ اہل و عیال
کے رہونگا اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو تو جو قطعہ مین تمھارے لیے مخصوص کر دون
اسمین رہو اگر میرے بال بچون کے کسی وقت تم درپے تکلیف ہوئے یا
ڈرایا تو مین تم سے بری طرح پیش آؤن گا اور جو تم خاموش رہے تو مین بھی تم سے

پرخاش نہ رکھونگا - وہ شخص آپ کی اس جبارت اور قوت روحی سے اتنا خائف ہوا کہ اوس نے آپ کا حکم قبول کیا آپنے ایک کوٹھری اوس کے لیے مخصوص فرما دی اور اوس تمام مکان مین اپنی اہل وعیال کو اوسوقت تک ٹھیرایا جبتک دوسرا مکان خواہش کے مطابق نہ لیا اوس مخصوص مقام مین سے رات کو ناچنے گانے کی آوازین سکو آتی تہین مگر کسی کو کچھ نقصان کبھی نہین پہونچا -

الغرض مندر مین ٹھیرائے جانے سے ہندوون کو نہایت ملال ہوا اور اونہون نے بتوسط فتح سنگہ صاحب ٹھاکر کے جو ابتدا مین ایک معمولی راجپوت تھے اور مہاراجہ صاحب کی نظر عنایت سے اب جیپور کے موقر سردارون مین شمار ہونے لگے تھے - مہاراجہ صاحب کے کانون تک یہ بات پہونچائی کہ آپ نے اوس مندر مین جسمین معزز دیوتاون کی مورتین تہین ملکش مسلمانون کو ٹھیرایا ہے یہ سخت توہین مذہب ہے اس کے جواب مین جو مہاراجہ صاحب نے کہا اوس سے اونکی اعلیٰ درجہ کی بے تعصبی کا اظہار ہوتا ہے کہ پہلے اس سے مندر مین وہ مورتین تھین جو نہ بولتی تہین نہ چلتی تھین نہ کہاتی تہین نہ پیتی تہین اور نہ کسی کو فائدہ و نقصان پہونچا سکتی تہین مین نے اب جو مورتین بٹھائی ہین وہ جاندار ہین اور ہرطرح پہلی مورتون سے افضل ہین - جب اس صورت سے معاندین کو فائدہ نہ پہونچا تو اونہون نے اس خواہش کی صورت بدلکر پہر یہ شکایت

کی وہ محلہ جسمین میر صاحب ٹہیرائے گئے ہین ہندو لکا ہے اور یہ لوگ گوشت
کہاتے ہین چیل وغیرہ جانور پس خوردہ ہڈیان اوٹہاکر ہمارے مکانون مین
پہینکتے ہین اور اس سے موافق ہمارے عقیدون کے ہمین نہایت تکلیف

مین جانورون کا راجہ نہین ہون

ہے اس کے جواب مین مہاراجہ صاحب نے صرف اتنا فرمایا
کہ آپ لوگ جانتے ہین کہ مین منکشو لکا راجہ ہون جانورون پر
میری حکومت نہین اگر میر صاحب کوئی فعل آپ کی ضرر رسانی کا کرین تو
مین سن سکتا ہون۔ جانورون پر میرا فیصلہ ناطق نہین ہو سکتا۔ یہ ایک ایسا
جواب تہا کہ اس کے بعد پہر کسی کو مہاراجہ صاحب سے اس بارہ مین کہنے
کی جرأت نہین ہوئی۔ اب مخالفین نے اظہار عداوت کی دوسری صورت
اختیار کی یعنی اکثر پنڈتون کو جمع کرکے حضرت صاحب قبلہ پر سحر کرایا ہر شب
جسوقت آپ نفلہاے تہجد کے واسطے بیدار ہوتے آپ پر سب معاملہ
منکشف ہو جاتا اور ایک شخص مہیب دور سے حملہ آور نظر آتا اور ہر آنے
والی شب ہر گذری ہوئی رات سے زیادہ قریب ہوکر حملہ کا قصد کرتا تہا یہانتک
کہ چالیسوین شب وہ عین آپ کے مصلاے نماز پر قدم رکہکر حملہ آور ہوا
پس آپنے ایک نظر تند سے اوسکو دیکہا اور وہ شکل آناً فاناً مین غائب ہوگئی
اللہ پاک کے فضل سے حاسدون کے حسد نے آپ کا کچہہ نہ بگاڑا اور خود اونہین
روز سیاہ دکہایا۔

سفر اترولی وحسد حسّاد

بغرض تقریب ختنہ صاحبزادہ صاحب قبلہ اس سال
موقع عرس حضرت خانصاحب علیہ الرحمہ پر حضرت صاحب قبلہ معہ جمیع
خیل وحشم وفیل واسپ اترولی تشریف لیگئے وہان کچھہ حاسد آپ کو اس تزک
واحتشام سے دیکھکر دل ہی دل مین جلے اگر وہ کور باطن آپ کا مقام باطنی
دیکھتے کہ جس کے مقابلہ مین حالت اولیٰ ترین تھی مصداق (الدنیا سجن للمومن
وجنۃ للکافر) تو شاید اپنی آتش حسد مین جو بمنزلہ آتش دوزخ ہے آپ ہی جلجاتے
اگر آپ اپنے معمولی اخلاق سے ہر خورد وبزرگ کے ساتھہ پیش آئے اور وایسی
پروا الشتگا جو امن ودولت کا ایک گروہ جے پور دیکھنے کے واسطے ہمرکاب ہوا
اور آپ بعد اختتام عرس بڑے حضرت قبلہ کے جو آپ کی جانب سے ہر سال
ہوتا ہے مع الخیر جے پور واپس تشریف لے آئے اور اپنے کار مفوضہ کے
انجام دہی مین مشغول ہو گئے ۔

صاحبزادہ محمد عبدالرزاق خان صاحب تقرر نیابت

مہاراجہ صاحب آپ کے کام سے نہایت خوش
تھے چنانچہ آپ نے اپنے ہمراہیون مین سے
صاحبزادہ محمد عبدالرزاق خان صاحب کو نائب وکیل مقرر کرایا اور اکثر لوگون
کو راج مین جگہین دلوائین اونمین مولوی محمد اکرم صاحب اور نعیم خانصاحب
وغیرہ تھے ۔ نعیم خان کے والد سے آپ کے اوس زمانہ کے مراسم تھے
جب آپ ہاتھرس مین وکیل تھے اون کے باپ اوسوقت وہان منصف تھے

آپ کے خویش سید محمد شفیع صاحب کو بھی آپ نے راج مین ملازم
کرادیا اندنون مین لغرض انفصال معاملات سرحدی آپ ٹابلہ بہاری پور
تشریف لے گیے یہان سے نازنول علاقہ راج پٹیالہ ملحق تھے جو مقدمات
مدت سے غیر منفصل پڑے تھے وہ فیصلہ کیے اور معاملات متنازع فیہ
پٹیالہ مین آپ کی کوشش سے فیصلہ بحق راج جے پور ہوے اس سال بخلاف
گذشتہ وکلا کے زمانہ کے راج جے پور کی دوسری ریاستون پر ڈگریان ہوئین
ورنہ ہمیشہ مقروض رہتا تھا آپ نے کئی لاکھ روپیہ کی ڈگریان دوسری ریاستون
پر کرائین اور راج جیپور پر دوسری ریاستون کی ڈگریان بہت کم ہوئین جب ان
کامون کی رپورٹ مہاراجہ صاحب کو ہوئی اونہون نے آپ کو اپنے سامنے
بلا کر خلعت معہ مالاے مروارید اور سند خوشنودی مزاج عطا فرمائی تین گاؤن
موسومہ نانگل بسیرے اہی کرن پورہ اس سے قبل ہی بطور انعام
مہاراجہ صاحب نے دیئے تھے اب ترقی کا وعدہ فرمایا چند روز بعد پھر سرحد
پٹیالہ محمد پور پر ایک واردات ہوگئی اور وہان کچھ زمین دونون ریاستون کی
متنازع فیہ پہلے سے تھی ہر ریاست اپنا دعوی پیش کرتی ہے آپ ان ضرورتون
کی وجہ سے پھر سرحد پر تشریف لے گیے اور زمین متنازع کا موقع دیکھا معلوم
ہوا کہ حقیقت مین منارہ سرحد کی رو سے وہ زمین ریاست پٹیالہ کی ہے جب
آپ نے وہان کے لوگون سے تحقیقات فرمائی اور اس نتیجہ پر پہونچ گئے کہ منارہ

کھود کر آگے گاڑا گیا ہے اور پہلے وہ زمین ریاست جے پور کی تھی۔ چنانچہ بنیاد دیکھنے کیواسطے زمین کھودی گئی۔ پھر تو حقیقت کھل گئی کہ منارہ کی بنیاد دوسری جگہہ موجود تھی اور وہان صرف منارہ رکھا ہوا تھا۔ اِس تحقیق کے بعد وہ زمین راج جے پور کی مان لی گئی۔ اِس کام سے فارغ ہوکر آپ واپس تشریف لائے۔

نواب صاحب کی امداد سررشتہ

حضرت صاحب قبلہ صبح دس بجے کچہری وکالت پر تشریف لیجاتے اور شام کو کونسل مین جسب حکم مہاراجہ صاحب نواب صاحب کے کام مین مدد دیتے تھے۔ جو لوگ آپکے توسل سے زمانہ وکالت ایجنٹی مین ملازم راج ہوئے اون مین خاص خاص یہ ہین۔ میر وارث علیصاحب میر شفقت علی صاحب

تقرر اقربا

میر شرافت علیصاحب ہر سہ خسر پوران حضرت صاحب قبلہ و پیر جی عبد العزیز خان صاحب و سید مزمل علیصاحب و منشی محمد بخش صاحب و منشی نذیر الدین صاحب یہ سب لوگ بعہدہ تھانہ داری مامور کیے گیے۔

مولوی اکبر حسین

مولوی اکبر حسین صاحب خلف مولوی نادر علی صاحب وکیل ہائیکورٹ جنکا سابقًا کچھہ ذکر کیا گیا ہے بعد شہادت اپنے والد کے جو اپنے کسی موضع مین کاشتکارون کے ہاتھہ سے شہید ہوئے تھے۔ حضرت صاحب قبلہ کے پاس رہتے تھے اور اونپر آپ بالکل پسرانہ شفقت فرماتے تھے یہ ایک نہایت باوضع صادق القول طاقتور قانون دان وجیہ لاپروا اور لڑاکا جوان تھے ان کے ساتھہ حضرت صاحب قبلہ نے اتنا بڑا احسان فرمایا کہ ایک خاص معاملہ

ملازمت مین اپنے اوپر ترجیح دی اور وہ یہ تہا کہ وکالت آلو کا ایک عہدہ وراج مین بہت بڑا ہے اوسپر مہاراجہ صاحب نے آپکو مقرر کرنا چاہا مگر آپنے منظور نفرمایا کیونکہ آپ جے پور چہوڑنا نہین چاہتے تہے اور بجاے اپنے اس عہدہ پر مولوی اکبر حسین صاحب کو مقرر کرا دیا۔ لیکن وہ چند روز بہت زور کی وکالت کرنے بعد بوجہ اپنی پاس وضع کے برخاست ہوگیے اونکی عادت تہی وہ جمعہ کے روز قبل نماز اپنے گہر سے کہین نہین نکلتی تہی خواہ کیسی ہی اشد ضرورت کا ہرج ہو۔ اتفاق سے ایجنٹ گورنر جنرل نے جمعہ کے روز صبح کو اون کو بلایا بحسب عادت نہ گیے اس عدول حکمی پر بڑے صاحب نے اِن کو برخاست

ناراضی وخانہ بدوشی | کرا دیا۔ ایک مرتبہ حضرت صاحب قبلہ کسی امر پر اون سے ناخوش ہوئے اوسیوقت گہر بار مال ودولت چہوڑکر جنگل مین نکل گیے چہ مہینے ایک ویران مقام پر پڑے رہے پہر حضرت صاحب قبلہ نے بتجسس تمام وہان سے بلا لیا اور عفو تقصیر فرمادی۔

چہوٹی صاحبزادی کا عقد | اسی عرصہ مین آپ نے اپنی چہوٹی صاحبزادی کا عقد میر مقدس علی صاحب سے جو آپ کے ہم جدّی سید تہے اور دہلی مین مقیم تہے اترولی تشریف لیجاکر فرمایا۔ میر مقدس علی صاحب کا شجرہ نسب بعد پانچ واسطون کے میر عبد الوہاب ثالث سے ملتا ہے جو آپکے اجداد مین ہین۔

بڑودہ - ایّام وکالت مین مہاراجہ صاحب آپکو اپنے ہمراہ بڑودہ لے گیے مہاراجہ صاحب اوس کونسل مین شریک ہونے کے واسطے بڑودہ گیے تھے - جو تحقیقات مقدمہ زہرخورانی رزیڈنٹ بہادر بذمہ راجہ بڑودہ کے لیے قایم ہوئی تھی - بڑودہ پہونچنے پر جو مقام مہاراجہ صاحب کے قیام کے واسطے مخصوص ہوا تھا - اوسمین منجملہ اور مکانون کے جو نہایت عمدہ تھا اوسمین حضرت صاحب قبلہ کو ٹھیرایا اور ہندو سردارون سے جو مہاراجہ صاحب کے ہمراہ تھے مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ تم سب لوگ ہندو ہو اگر تم مین سے کسی کو یہ مکان قیام کے لیے دون تو دوسرون کے نہ دینے کی وجہ نہین ہے اسلیئے مین بہترین مکان میر جی کے لیے تجویز کرتا ہون - مہاراجہ صاحب نے موقع اجلاس پر اپنی راے نہایت آزادی اور دلیری سے بیان کی پریسیڈنٹ صاحب جو انگریز تھے اوسکے اس سوال پر کہ ہم جانتے ہین کہ اس مقدمہ مین راجہ کے خلاف ایک یوروپین کی شہادت ہے اور یوروپین جھوٹ نہین بولتے اور دیگر روسا کمیٹی تصدیق کرنے لگے - لیکن جب مہاراجہ صاحب سے پوچھا تو اونہون نے اس کے جواب دینے کی بجاے خود پریسیڈنٹ صاحب سے پوچھا کہ ولایت مین کچہریان عدالتین ہین یا نہین - اس کے جواب مین پریسیڈنٹ صاحب نے وہان کی

جواب لاجواب عدالتون کا ذکر کیا اور کہا کہ وہان بہت کچہریان ہین لیکن آپ کو اسمین کچھہ تامّل ہے کہ یوروپین جھوٹ نہین بولتے - مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ اگر جھوٹ

نہ بولین تو ضرورت عدالتین قایم کرنے کی نہ پڑے۔

رجب علی کلاونت مہاراجہ صاحب کا ایک خاص کلاونت رجب علی نامی بین نہایت اچھا بجاتا تھا اور کسی کو بجز مہاراجہ صاحب کے سناتا نہتا آپ سے بعض لوگون نے اوس کا بین سننے کا شوق اشتیاق ظاہر کیا مہاراجہ صاحب کو خدا جانے کس طرح اس واقعہ کی خبر ہوگئی اور اونہون نے رجب علی کو حکم دیا کہ تم میر صاحب کے مکان پر حاضر ہوکر بین سناؤ - چنانچہ وہ دولتخانہ پر حاضر ہوا - مہاراجہ صاحب کو اگر اشارہ کنایہ سے کسی امر مین آپ کی خواہش معلوم ہوتی تہی وہ معاً حسب خواہش کر دیتے تھے - اسکی وجہ حسن ظن تہا جو اون کو حضرت صاحب قبلہ سے ہو گیا تہا -

شاستری جی چنانچہ اوجہا جی شاستری ایک سوجد ویدانتی سے مہاراجہ صاحب نے فرمایا اگر تمکو شوق حصول تصوف ہے تو میر جی کی خدمت مین حاضر ہوا کرو چنانچہ وہ ہمیشہ حضرت صاحب قبلہ کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تھے۔

زبردستی مولوی اکبر حسین صاحب کے الہ آباد اپنے وطن چلے جانیکے بعد جو مکان آپ نے اونکے قیام کے واسطے مخصوص فرما رکہا تہا اوس مین ایک شخص متوسلین ٹہاکر فتح سنگہ صاحب مین سے آرہا تھا جب مولوی اکبر حسین دوبارہ جے پور آئے اور اپنی قیام گاہ پر ایک دوسرے شخص کو دیکہا تو حسب عادت نہایت برافروختہ ہوئے اور اوس سے کچہہ سخت کلامی سی کی پہر حضرت صاحب سے عرض کیا کہ آپ نے میرے مکان مین کسی کو کیون ٹہیرنے دیا

حضرت صاحب قبلہ اون کی نہایت نازبرداری فرماتے تھے۔ فرمانے لگے
کہ تم اس سے بہتر مکان مین ٹہیرو اونہون نے بضد ہوکر عرض کیا کہ مین اپنا سابقہ
مکان ہی چاہتا ہون۔ مجبوراً آپ نے مہاراجہ صاحب سے کہا کہ جس مکان مین
ٹہاکر صاحب نے اپنی آدمی کو ٹہیرایا ہے وہ مین نے اکبر حسین کو دے رکہا ہے
اب وہ مجھسے اپنے مکان کے واسطے بضد ہو رہا ہے۔ مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ جو
مکان ہمنے آپ کے سپرد کر رکہے ہین اوس مین ٹہاکر صاحب کو کسی کے ٹہیرانیکا
حق نہین ہے۔ آپ بطور خود اوس کو خالی کراکر اکبر حسین جی کو ٹہیرائیے۔ آپ نے
مکان واپس آکر اکبر حسین صاحب سے کہدیا کہ مہاراجہ صاحب نے اجازت
دیدی ہے تم اون سے کہدو کہ مکان خالی کردین۔ اونہون نے یہ زیادتی کی کہ اسیوقت
اون بیچارون کا اسباب باہر پہینکوادیا۔ اونہون نے فتح سنگہ جی سے بہت کچھہ کہا
سنا لیکن کچھہ نہ ہوا۔ اس طرح کے بہت سے واقعات ہوئے مہاراجہ صاحب
ہمیشہ آپکی پاسداری بیحد ملحوظ رکہتے تہے اور یہ امر عوام پر پوشیدہ نہین ہے
کہ اون کو حضرت صاحب قبلہ سے خاص حسن ظن تہا۔

حلقہ مین مجہول الاحوال بعض لوگون نے حلقۂ مبارک مین کسی ایسے شخص کو
دیکہا ہے جو خود کو کپڑہ سے تمام وکمال چہپا کر بیٹہتے تہے اور بعد حلقہ کے معاً ہی چلے
جاتے تہے اونپر لوگون کو کچھہ گمان ہوا مگر راقم سے جب کبہی حضرت صاحب قبلہ نے
مہاراجہ صاحب کا ذکر فرمایا بجز عقیدت کے کسی اور تعلق کا اظہار نہین فرمایا۔

اخفا حضرت صاحب قبلہ کے مزاج مبارک مین اخفا بدرجہ نہایت تہا کبہی کوئی کلمہ آپ کی زبان سے ایسا نہ نکلتا تھا کہ سامع جس سے آپکا صوفی ہونا سمجہہ سکے اور نہ کبہی آپ نے کسی ہندو کو اظہار اسلام کی اجازت دی فرماتے تہے کہ اخفا مین جو دشواریان ہین اون سے طالب کا مرتبہ بڑھتا ہے۔

مہاراجہ صاحب کی باتین کچہہ سمجہہ مین نہین آئین اون کی بے تعصبی تو صاف طور پر ظاہر تہی بلکہ باعث دلشکنی اہل ہنود ہوتی تہی۔

چبوترے کی مسجد مہاراجہ صاحب نے ایک باغ نہایت پُر فضا بنوایا تہا اور اوس کا نام اپنے نام پر امنواس رکہا تہا۔ یہ باغ ہند کے مشہور باغون مین گنا جاتا ہے۔ باغ مین متعدد چبوترے سیر کرنیوالون کے بیٹہنے کے لیے بنوا دئیے تہے ایک چبوترہ پر بعض وقت مسلمانون نے نماز پڑہی چونکہ مہاراجہ کے شوق کا باغ تہا وہ اکثر اوسمین پیادہ پا گلگشت فرمایا کرتے تہے لوگون کو حکم تہا کہ ہماری تعظیم کی ضرورت نہین ہے۔ ایک مرتبہ اسی طرح گلگشت فرما رہے تہے اسوقت اتفاق سے بعض ہندو سوار ساتھ تہے ورنہ معمولاً وہ ایسی اوقات مین تنہا ہوا کرتے تہے۔ کچہہ لوگون نے اوس چبوترے پر نماز ادا کی۔ مہاراجہ صاحب نے بہی غور سے دیکہا۔ ہندون کو موقع ہاتہہ لگا عرض کیا کہ آپ نے لوگون کے بیٹہنے کے لیے چبوترہ بنوایا ہے اور اسپر مسلمان نماز

پڑھتے ہین - مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ ہم بندوبست کر دینگے - محلسرا سے
مین تشریف لاکر حکم دیا کہ اوس چبوترہ کے گرد کٹہرا مثل سترہ کی دیوار کے بنوا دیا
جاوے اور ایک نل پانی کا لوگون کے وضو کے لیے وہان جاری کر دیا جاوے
اور اب وہ چبوترہ نماز کے واسطے مخصوص سمجھا جاوے -

حاکم حقیقی کی اطاعت اس سے بڑھکر شفیع میان کا قصہ ہے کہ وہ اسی باغ مین
مہاراجہ صاحب کے ہمراہ گھوڑے پر سوار ہمراہ رہے تھے سائیس پیچھے رہ گئے
تھے اسی اثناء مین مغرب کا وقت ہو گیا - چونکہ کوئی شخص گھوڑا پکڑنیوالا نہتھا
اور نیز مہاراجہ صاحب تنہا تھے - اور اوسکے علاوہ وہ کچھہ نماز کے زیادہ پابند
نہ تھے - غرض اونہون نے نماز نہ پڑھی - مہاراجہ صاحب نے تھوڑی دیر مین
فرمایا کہ شفیع میان تمنے نماز نہین پڑہی اونہون نے عرض کیا کہ سائیس ہمراہ
نہین ہے اور آپ تنہا ہین - مین قضا پڑہ لون گا - مہاراجہ صاحب نے
فرمایا کہ تم اپنے حقیقی مالک کا حکم ادا نہین کرتے تو مجازی مالک تم سے
کیا توقع رکھہ سکتا ہے نماز پڑہو مین تمہارا گھوڑا پکڑے کھڑا ہون گا اونہون نے
ہر چند عذر کیا کچھہ نہ سنا اور خود گھوڑے سے اوتر پڑے اور اونکا گھوڑا تہامے
کھڑے رہے اور اونکو نماز پڑہوائی - اِن واقعات سے سامعین کوئی نتیجہ
اخذ کرین تو کرین -

حضرت صاحب کی دعا سے بہوی کو شفا ایک دفعہ مہاراجہ صاحب کی ایک خواص

بہوری نامی بہت بیمار ہو گئی اوسپر مہاراجہ صاحب کی نظر عنایت تہی اطبا نے ہر چند دوا کی مگر فائدہ نہوا - پہر عاملون کی طرف رجوع کی گئی تعویذ گنڈون سے بہی کچہہ نہوا ایک روز حضرت صاحب قبلہ سے فرمانے لگے کہ میرجی آپ کوئی تعویذ دیجئے آپ نے فرمایا کہ مین تعویذ کرنا نہین جانتا ہون - مہاراجہ صاحب نے پہر فرمایا دعا کیجئے آپ نے فرمایا بہت اچہا مین پانی پڑہ دونگا اگر آپ اوسکو پلاوین مہاراجہ صاحب نے اقرار کیا آپ نے پانی پر کچہہ دم فرمایا اور مہاراجہ صاحب نے وہ پانی بہوری کو پلایا بمجرد پانی پینے کے اوسکی حالت سنبہل گئی اور آثار صحت نمودار ہوئے مہاراجہ صاحب نہایت عقیدتمند اور خورسند ہوئے -

حضرت صاحب قبلہ پانی دم فرماتے تہے - راقم نے بچشم خود عجیب غریب تصرفات اوس پانی کے دیکہے ہین یعنی مریض جان بلب ہے سرد اطراف ہو چکا ہے زبان بند ہے ہاتہہ پاون مین تشنج ہے کہ حضرت صاحب قبلہ کا آب دمیدہ اوسپر چہڑکا گیا اور کچہہ پلایا ساتہہ ہی دو چار منٹ مین علیل کو ہوش آیا اور ایسا ہو گیا کہ گویا بیمار ہی نہتا ایسے واقعات مین نے بارہا دیکہے ہین -

جے پور مین بڑے حضرت صاحب قبلہ

حضرت صاحب قبلہ کے ایام قیام جے پور کی حالت مین اکثر لوگون نے بڑے حضرت قبلہ کی زیارت حضرت صاحب کے دولتخانہ پر کی ہے اور مٹہو خان نامی مرید حضرت خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ چپراسی

پنشن یاب کو حضرت صاحب قبلہ نے برادرانہ مراعات کی وجہ سے اپنے مکان واقعہ آگرہ پر بحافظ سفر فرما دیا تھا اونہون نے متعدد مرتبہ حضرت صاحب قبلہ کو بالاخانہ سے نیچے اوترتے دیکھا ہے یہ واقعہ گاہے شبکو اور گاہے دن کو پیش آیا۔

حجاب درافت

اس زمانہ مین شیخ عبداللہ صاحب جن کا ذکر کیا جا چکا ہے نگینہ مین تھے اون کو سخت حجاب اور قبض واقع ہوا اور یہ حجاب حضرت صاحب قبلہ عالم کی ایک سخت نافرمانی کے باعث سے ہوا تھا۔ چونکہ حضرت صاحب قبلہ سے اونکو نہایت شرمندگی تھی بنابرین حاضری سے شرماتے تھے یہانتک نوبت پہونچی کہ مولوی فخر الحسن گنگوہی شاگرد اور خلیفہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ کے نگینہ مین محلہ قاضی سرائے مین مدرس تھے اور جس مسجد مین وہ نماز پڑہا کرتے تھے اور ذکر اشغال کرتے تھے اوسی مسجد کے مقتدی شیخ صاحب بھی تھے کیونکہ یہ مسجد اون کے مکان کے بہت قریب تھی۔ مولوی عبد العلی صاحب جن کے مکان پر مدرسہ تھا وہ شیخ صاحب کے ہمقوم تھے اور اون کا گھر بھی قریب تھا بوجہ اتفاق باہمی اور صحبت ہر وقت مولوی صاحب کو شیخ صاحب سے حسن ظن تھا اسوجہ سے شیخ صاحب نے اپنا حال اون سے بھی ظاہر کیا۔ مولوی صاحب نے شیخ صاحب کو مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کے پاس جانے کی صلاح دی شیخ صاحب یہ سوچے سمجھے اپنی

جہالت سے مولوی صاحب کو ہمراہ لیکر گنگوہ پہونچے - مولوی صاحب نے
شیخ صاحب کو مولانائے گنگوہی کی خدمت مین پیش کیا - مولانا صاحب نے
اونکے حالات و واقعات سنکر فرمایا کہ ہمکو قوت تمہارے رفع حجاب کی نہین ہے
اگر کوئی اِس مرض کا معالج ہوگا تو بظاہر بجز راج خان صاحب میواتی کے نہوگا -
آپ اون کی طرف رجوع کرین - شیخ صاحب کو یہ جواب سنکر نہایت پریشانی ہوئی
اور اپنی حرکتون پر پشیمان ہوکر بجانب حضرت صاحب قبلہ بعجز و الحاح متوجہ
ہوئے اوسی روز قبل نماز مغرب ہنوز شیخ صاحب وضو کر رہے تھے اور مولانا
صاحب نماز کے واسطے کھڑے ہو گیے تے کہ ایک شخص نوعمر سبزہ آغاز
سپاہی وضع تشریف لائے اور شیخ صاحب کا نام لیکر اون سے السلام علیکم
کی اور معانقہ کیا بمجرد سلام و معانقہ حجاب رفع ہو گیا اور شیخ صاحب پر کیفیت
طاری ہوگئی وہ نوعمر کہتے تھے کہ ہم تمہارے پیر و مرشد کے حکم سے تمہارے
آج کے رفع حجاب پر ایک مدت سے مقرر تھے اور اب حضرت خانصاحب کا
حکم پاکر کوہ جگرونہ سے تمہارے پاس آئے ہین - اور وہ فرماتے تھے کہ مجھے تعلق ارادت
بڑے حضرت قبلہ سے تہا شیخ صاحب فرماتے تھے کہ مجکو بوجہ انفعال کے
حضور قبلہ عالم کی خدمتمین حاضر ہونے سے تامل تہا جب ہر طرف سے شکستہ
خاطر ہوکر آپ کی جانب رجوع کی آپ نے میری سراسیمگی اور بیکسی پر رحم فرمایا
اور کس خوبی و خوش اسلوبی سے حضور قبلہ عالم مدظلہ العالی نے میری دستگیری

فرمائی کہ اپنے خوان یغما سے مجکو باوجود میری حرکات گستاخانہ کے مایوس اور
محروم نفرمایا۔

چاہ ومسجد اترولی اترولی شریف مین جو مسجد آپ نے تعمیر فرمائی تھی اوس مین
ایک چاہ پختہ بھی بنوائی تھی اتفاق سے کنوئین کی نال ریل وغیرہ کی وجہ سے
ٹیڑہی ہو گئی۔ حضرت صاحب قبلہ گذشتہ مرتبہ جب اترولی تشریف لے
گئے اور چاہ کی حالت ملاحظہ فرمائی لوگون نے عرض کیا کہ اس چاہ کا پانی شور
ہے اور نال بھی ٹیڑہی ہو گئی ہے اگر بجائے اسکے مسجد کے خرچ کے واسطے
دوسرے چاہ کی تعمیر کا حکم دیدیا جاوے تو مناسب معلوم ہوتا ہے ورنہ اس کی
درست کرادیجائے۔ آپ نے فرمایا کہ درست کی ضرورت نہین ہے اور نہ کسی دوسرے
چاہ بنوانے کی حاجت لوگ خاموش ہو رہے آپ یہ فرماکر جے پور تشریف لے آئے
چند روز بعد خود بخود ایک دن وہ چاہ سیدہے ہوگیے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ کسی نے ہاتھ سے زور کر کے سیدہا کردیا ہو اور دوسرا تصرف یہ ہوا کہ چاہ کا آب
شور شیرین ہو گیا۔ چنانچہ اتبک وہ مسجد حضرت صاحب کے دولتخانہ پر معہ
اوس چاہ کے موجود ہے۔

نواب صاحب مستعفی ہوئے۔ ان ایام مین نواب صاحب نے بعض مصلحتون سے
ملازمت سے استعفا دیدیا مہاراجہ صاحب نے اپنی عادت کے خلاف نواب
صاحب کے استعفا دینے پر حضرت صاحب قبلہ کی معرفت اونکو روکنا چاہا حضرت

صاحب قبلہ نے نواب صاحب بالتماس کو بہت سمجھایا مگر وہ اپنے ارادہ پر مضبوطی سے قایم رہے آخر مہاراجہ صاحب نے استعفا منظور فرمالیا - حضرت صاحب چند روز عارضی طور مصاحبت کا کام کرتے رہے تھے پھر مہاراجہ صاحب نے چاہا کہ مستقل طور پر وزارت حضرت صاحب قبلہ کے سپرد فرمادین مگر حضرت صاحب قبلہ نے منظور نفرمایا اور مہاراجہ صاحب سے کہدیا کہ نواب صاحب میرے پرانے عنایت فرما ہین اور میرے اور آپ کے تعلق مین وہ ہی ذریعہ ہوئے - اس وجہ سے اوس جگہہ پر مین اپنی ماموری نہین چاہتا جسپر وہ

ردّ وزارت

تھے مدارالمہام اور کسی کو مقرر فرمایئے کام جو کچھہ آپ فرماوینگے وہ مین کردیا کرونگا - جب نواب صاحب کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو اونہون نے حضرت صاحب قبلہ سے بہت کچھہ کہا کہ آپ انکار نہ کرین مین تو اس جگہہ کو چھوڑ چکا اب کوئی دوسرا شخص مقرر ہوگا تو بجائے غیر کے اگر آپ ہون تو بہتر ہے اور مین آپ کو وہان دیکھکر خوش ہوسکتا ہون یا کسی اپنے مخالف کو حضرت صاحب قبلہ نے کہا کہ اوّل تو مین بجائے خود نہین چاہتا کہ یہ کام قبول کرون دوسرے یہ میری وضع کے خلاف ہے کہ مین ایک لمحہ کے واسطے بھی آپکے تعلقات کو نظر انداز کرون تو مجھے اگر آپ معذور بھی سمجھین تو مین خود اپنے کو معذور نہ سمجھونگا - اور سب کچھہ سہی مجھے یہ فعل بطور خود اپنی مصلحتو نکے خلاف معلوم ہوتا ہے اس لیے مجبور

ہون - الغرض جب حضرت صاحب قبلہ نے وزارت منظور نہ فرمائی تو مہاراجہ صاحب نے آپکو بعہدہ ممبری رائل کونسل بصیغہ عدالتین بعطاے اختیارات لامحدود وتقرر تنخواہ پانصد روپیہ ماہوار علاوہ دیہات انعامی و لوازمہ بتاریخ ۵ دسمبر ۱۸۸۶ء یوم سہ شنبہ مقرر فرمایا اور دل مین خود بھی اس شرافت بلند حوصلگی اور عالی خیالی کے معترف و مداح ہوئے جس نے حضرت صاحب کو وزارت نہ منظور کرنے دی -

ممبر کونسل

شامی جی شامی سکھ بوجی گدّی نشین فرقہ دادو پنتھی ساکن نرائنہ جو ایک موحد فقیر تھے حضرت صاحب قبلہ کی خدمت مین یہ سنکر حاضر ہوئے کہ آپ صوفی صافی کامل و اکمل ہین حضرت صاحب قبلہ کی صحبت مبارک مین بیٹھنے سے اون کو فائدہ ہونے لگا پھر تو پوشیدہ طور پر حلقہ اطاعت و انقیاد آ ویزۂ گوش کرلیا - حضرت صاحب اوس زمانہ مین بیرون دروازہ چاندپول ایک باغ پُرفضا تیار فرما رہے تھے - شامی جی تمام دن باغ مین بیٹھے ہوئے کام کرایا کرتے تھے اور آپکی خدمت کو دونون جہان کے کامون سے ترجیح دیتے تھے - اونہون نے حضرت صاحب قبلہ کی خدمت مین اپنی مذہبی کتاب تصنیف دادو جی پیش کی جو ان لوگون مین گدی نشینون کے پاس ہوتی ہے اور اوسکے مضامین کے اخفا مین کوشش بلیغ کیجاتی ہے - اس پنتھ کے عوام محض اوس کتاب کی پرستش کرتے ہین اور خواص اوس کو

پڑھتے ہین اور اوس کے مضامین سے واقف ہوتے ہین اوس کتاب
مین اشعار بزبان ہندی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مبارک
اور منقبت خلفاے راشدین مین نکلے پہر تو وہ اس بات کو سمجھنے کے بعد
کہ یہی وہ پیمبر مرسل ہین جو مسلمانون کے پیشوا ہین پکّے مسلمان ہو گیے اور
مقامات تصوف مین جہانتک اونکی رسائی تھی اور آگے انکشاف بند تھا
بطفیل حضرت صاحب قبلہ کے اپنے مقام سے آگے بڑھ گیے۔ مدّت بعد
اپنے وقت آخر پر حضرت صاحب قبلہ کی خدمت مین لکھ بھیجا ؎

وقت است اگر رنجہ نمائی قدمے چند	در دیدہ ام از ہجر تو در سینہ دمے چند

حضرت صاحب قبلہ اونکے مکان پر تشریف لے گیے اور اونکے وقت کو آخر
پایا اونہون نے حضور کی صورت مبارک دیکھی اور آپ کے دست مبارک
پر توبہ آخری کی اور کلمہ شہادت وردزبان کرکے جان بحق تسلیم ہوئے۔

حسین شاہ پنجابی مجذوب حسین شاہ نامی ایک پنجابی حضرت صاحب قبلہ
کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور خود کو فرستادہ چندن شاہ صاحب
آنولہ بہار سے خلیفہ جناب مولانا ہادی صاحب علیہ الرحمہ ظاہر کیا اور شرف
بیعت سے مشرف ہوئے اور پہلی توجہ مین مست مدہوش ہوکر حالت جذب
مین جے پور کے جنگلون مین نکل گیے اور اوس حالت جذب مین واصل
بحق ہوئے۔

داوهوپنتھون کی گدّی نشین اعظم بولتارام نامی مهنت ایک موحدّ صوفی جو نهایت محنتی تهے	داوهوپنتھون کی گدّی نشین مهنت بولتارام اعظم

اپنی سیر تصوف مین ایک مقام پر رک گئے ۔ نهایت درجه مجاهده اور ریاضت کی مگر نکل نه سکے ۔ حضرت صاحب قبله کا شهره ارشاد سنکر بتوسط میر شرافت علی صاحب خسرپوره حضور اپنے حال پر توجه فرمانے کی درخواست کی آپ نے فرمایا که وه همارے پاس آئین ۔ چنانچه وه حاضر هوئے اور انهون نے بیان کیا که مین ابهی سیر مین ایک دریاو زخّار تک پهونچا هون ۔ هر چند کوشش کرتا هون عبور نهین کرسکتا آپ نے اون کی جانب مخاطبت فرمائی اور اون کو افاده فرمایا اس کے بعد وه همیشه جب جے پور آتے آپ کی خدمت مبارک مین حاضر هوتے یه شخص نهایت محنتی اور مرتاض هین اور ابهی حیات هین ۔

تعلق مجاز شیخ عبدالله صاحب کو باین حالت مبارک سید ظهور الحسین صاحب سے مجازاً تعلق محبت هوگیا ۔ هر چند حضرت صاحب قبله چاهتے تهے که وه اس دلدل سخت سے نکلین مگر وه یه عرض کرتے تهے که ظهور الحسین میری سیر مین شریک کردئے جاوین اور پهر مجھے آگے بڑهایا جاوے چونکه شائبه مجاز اون جیسے شخص کے واسطے باعث تباهی و هلاکت تها حضرت صاحب پسند نهین فرماتے تهے که وه اپنے سیر طریقت مین شریک رهین ۔ لیکن وه بوجه جهالت علم ظاهر ضدّی طبیعت کے واقع هوئی تهی که حضرت صاحب قبله کی

فہمایش اوسپر کارگر نہوتی تہی آخر الامر اون کو خواب مین آیہ حبطت اعمالہم دکہائی
گئی اس خواب کو دیکہکر وہ سخت پشیمان ہوئے گہبراکر عرضداشت بحضور قبلہ
عالم بہیجی اور نہایت الحاح وزاری سے ملتجی امداد و توجہ ہوئے بجواب اسکے
حضرت صاحب قبلہ نے اون کو تحریر فرمایا کہ تمہاری بے احتیاطیان بیحد
ہوگئی ہین اور تم اپنے ہاتہون سے اپنے کو خراب کرتے ہو لیکن تمہارے
لیئے دعا کرنے مین دریغ نہین غالباً اسی روز کا واقعہ شیخ صاحب پر گذرا ہوا
سید ظہور الحسین صاحب بیان کرتے تہے کہ بین العصر والمغرب شیخ صاحب
کو واقعہ مین نظر آیا کہ حضرت صاحب قبلہ اون کو بحضور سرورانام صلی اللہ علیہ وسلم
پیش کرکے سفارش فرماتے ہین لیکن شیخصاحب نے پہر بہی عرض کیا کہ اس کو
بہی قبول فرمایا جاوے لیکن حضرت صاحب قبلہ نے غضبناک ہوکر اون کی
طرف دیکہا اور اس آرزوے بیہودہ پر ملامت اور تہدید فرمائی اور اون کا عفو
قصور کرایا مگر شیخ عبداللہ صاحب کو ایک مرض صعب مین ابتلا ہوا اور امید زندگی
موہوم ہوگئی۔ اطبا نے جواب دیدیا اوسوقت پہر مضطربانہ عرضداشت
حضرت قبلۂ عالم کی خدمت مبارک مین روانہ کی حضرت صاحب قبلہ نے

مرض صعب اور صرف ہمت توجہ خاص

صرف ہمت فرماکر اون کو مرض صعب سے
نجات دلوائی اونہون نے پہر ایک روز سید ظہور احسین صاحب پر توجہ خاص کے
اور بموجودگی حافظ نظیر علی و عابد علی اور مولوی محمد علی مدرس نگینہ تبدیل لباس کرکر

اور عطر اور خوشبو لگا کے اونکی رانون کو اپنی رانون سے ملا کر صلواۃ شریف پڑہنا
شروع کیا اور اس ذیل مین توجہ خاصہ اونپر کی یہانتک کہ وہ بیہوش ہو گیے۔
اس واقعہ کے بعد شیخ عبد اللہ صاحب حسب الطلب حضرت قبلہ عالم
بموقع عرس حضرت خانصاحب علیہ الرحمہ اترولی حاضر ہوئے کیونکہ حضور
وہان تشریف لیگئے تھے اترولی پہونچکر وہ پہر بیمار ہو گیے اور ایک پہوڑا اونکی
سرطان گردن پر ہوا جس کی سوزش اور تپش یوماً فیوماً زیادہ ہوتی گئی
مجبوراً وہ رامپور حافظ نظیر علی کے پاس چلے گیے رامپور پہونچکر معلوم ہوا کہ وہ
سرطان ہے علاج یونانی اور ڈاکٹری ہوتا رہا۔ حافظ عنایت اللہ خان رئیس
رامپور خلیفہ مولانا ارشاد حسین صاحب کے مکان پر حافظ نظیر علی رہتے تھے
صاحب خانہ اور اونکی تلامذہ اور مریدوغیرہ جملہ مردمان شیخ صاحب کی تیمارداری
مین مصروف تھے کہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب اولاد شاہ عبد القدوس گنگوہی
رحمۃ اللہ مین جن کا سلسلہ رشد و ارشاد جاری تھا وہ شیخ صاحب کے معالج
تھے مرض کی اس درجہ شدت ہوئی کہ کسیکو امید زیست نہ رہی حتی کہ ڈاکٹر
صاحب نے حافظ نظیر علی سے کہا کہ اس مرض کا مریض کم بچتا ہے سرطان
کا مواد شہ رگ کی طرف رجوع ہے آج شب تک شہ رگ پر نوبت پہونچکر
ان کا کام تمام ہو جاویگا۔ اس ہراس کے عالم مین شیخ صاحب پہر حضرت صاحب
قبلہ کی جانب بعجز و الحاح تمام متوجہ ہوئے وہ بیان کرتے تھے اوس دن

بعد نصف شب حضور قبلہ عالم میرے پاس تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ
حافظ صاحب علیہ الرحمہ کے مزار پر چلو مین نے عرض کیا کہ مزار فاصلہ پر ہے
اور مجھ مین طاقت نہین ارشاد فرمایا کہ مکانکے دروازہ تک چلو مینے تعمیل ارشاد
کی اور سرک سرک کر دروازہ تک پہونچا ایک شخص جوان عمر برہنہ دروازہ پر کھڑے
تھے مجھسے کہنے لگے میری پیٹھ پر بیٹھ جاؤ مین اون کی پیٹھ پر بیٹھ گیا طرفۃ العین

حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ

مین حضرت حافظ شاہ جمال اللہ علیہ الرحمہ کے
مزار پر مجکو لے گیے دروازہ قبہ مزار خود بخود کھل گیا حضرت صاحب قبلہ میرے
ہمراہ تھے مجھ سے فرمایا کہ اپنی گردن حضرت حافظ صاحب کے قدمون پر رکھدو
مین نے گردن پائے مبارک پر رکھدی اوس وقت مجکو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی
کانٹا نکال لیتا ہو اوسیوقت مجکو تسکین ہوگئی۔ حضرت حافظ صاحب نے
فرمایا کہ یہ جو تمکو لائے ہین قطب شہر ہین۔ اب جاؤ تم اچھے ہو جاؤ گے مگر تمہارے
حق مین یہی مناسب ہے کہ اپنے حرکات چھوڑ دو اور جس راستے پر حضرت میر صاحب
چلائین چلو ورنہ ہمیشہ موجب نقصان ہوگا مجکو وہی صاحب پھر مکان پر چھوڑ گئے
اب بقیہ شب مجھے آرام سے نیند آئی صبح لوگون نے انہین غافل دیکھکر گمان
کیا کہ شاید انتقال ہو گیا شور ہونے سے ان کی آنکھ کھلی اور لوگون سے کہنے لگے
کہ مین اچھا ہون اس فوری صحت سے لوگون کو تعجب ہوا تو خاص خاص آدمیون سے
یہ قصہ اونہون نے بیان کیا۔

سپہدار خان صاحب بیکلؔ

چند روز بعد شیخ صاحب جے پور بحضور قبلہ عالم حاضر ہوئے۔ اوس زمانہ مین سپہدار خان صاحب متخلص بیکلؔ ساکن علیگڈھ جو طریقہ چشت مین درمیانی ایک واسطہ کے بعد شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی سے تعلق رکھتے تھے۔ کسی تقریب سے جیپور آئے ہوئے تھے اور صاحبزادہ عبدالرزاق خان صاحب کے پاس جنکو حضرت صاحب قبلہ نے اپنے تقرر ممبری کے بعد سررشتہ دار کونسل کرالیا تھا اس کا حال مفصل آگے بیان ہوگا۔ ٹھیرے ہوے تھے۔ یہ سپہدار خان صاحب علم موسیقی مین خاص دخل رکھتے تھے۔ ایک روز بحضور قبلہ عالم الاپنے بیٹھے اوس حالت مین شیخ صاحب کا بیان ہے کہ یکایک مین نے دیکھا کہ حضور قبلہ عالم اور خانصاحب کے درمیان مین ایک آفتاب جلوہ گر ہے اوسکے انوار وحدت کی عجیب غریب کیفیت تھی لیکن آفتاب کا جو رخ خانصاحب کی طرف تھا اوسمین کسی قسم کی گرمی وحدت نتھی اور روشنی بھی ہلکی تھی اور جو رخ حضرت قبلہ عالم کی جانب تھا اوس مین نہایت درجہ غلبہ روشنی و حرارت و تمازت نظر آتا تھا اوسوقت خانصاحب نہایت درجہ متغیر الحال ہوئے۔ اور لوٹنے لگے مگر حضرت صاحب قبلہ کا صرف رنگ رخ متغیر ہوا بارے صرف ایک آہ کا نعرہ مار کر ساکت صامت اوس مجلس سے اوٹھکر اندر زنانخانہ مین تشریف لے گئے کچھ عرصہ کے بعد سپہدار خانصاحب ہوش مین آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ میان عبداللہ تمہارے شیخ صاحب سے سند

احتراق خون سے شفا نہو گی - ہدایت ہین اور ہین مثل خادم کے ہون - حضرت
صاحب قبلہ نے دوسرے وقت ارشاد فرمایا کہ خانصاحب صاحب ہدایت
نہین البتہ اہل حال اور صاحب نسبت ہین اس واقعہ کے بعد خانصاحب
نے تمام حال اپنا حصول نسبت کا بیان کیا - شیخ صاحب کو اپنی سابقہ
بے احتیاطیونکی وجہ سے جو قبل بیعت اون سے ہوئین تھین اب عارضہ
احتراق خون کا ہوگیا - جب اس کا ذکر حضور قبلہ عالم کی خدمتمین ہوا آپ نے
فرمایا یہ مرض لاعلاج ہے انکی حرکات کی بدولت ہوا ہے ایک کیمیا گر نے
اون سے کہا کہ ایک سینک مین تمکو شفا ہوجاویگی وہ اوس شخص کے فریب
مین آکر حافظ امتیاز علی کے پاس سہارنپور مین ایک مدّت تک ٹھیرے اور
اُس سے علاج کرایا - جب یہ حال حضرت صاحب قبلہ کو معلوم ہوا تھا آپنے
فرمادیا تھا کہ نہ وہ شخص کیمیا گر ہے اور نہ عبداللہ کا مرض قابل شفا ہے اور نہ
یہ مرض اون کو بہت بڑھے گا ہان رہے گا ضرور چنانچہ یہ ہی ہوا

درد سر اِس مرتبہ حاضری جے پور کے تھوڑے دلون بعد شیخ صاحب کو مرض درد سر
شروع ہوا اور روز بروز زیادتی ہونے لگی حضرت صاحب قبلہ نے اونکا علاج
کرایا مگر وہ مجبور و مایوس ہوکر باوجود فہمائش اور انکار حضرت صاحب قبلہ دہلی
سید ظہور الحسین صاحب کے پاس جو اندنون مین ایسٹ انڈین ریلوے
کے سب انسپکٹر تھے چلے گئے - حکیم محمود خان صاحب کا علاج شروع کیا

حکیم صاحب نے بوجہ اون سے خوش اعتقادی کے کوئی دقیقہ علاج مین باقی
نرکھا مگر مرض زائل نہوا آخر الامر پھر اونہون نے حضور قبلۂ عالم کی خدمت مین
التجا صرف ہمت کی چنانچہ آپ نے سلب مرض فرمایا جس سے مطلقاً کوئی
شکایت باقی نہین رہی۔ دوسرے روز حسب معمول حکیم صاحب اون کے
پاس آئے اور اون کو رو بصحت دیکھکر سخت متعجب ہوئے شیخ صاحب نے
اون سے فرمایا کہ میرے شیخ مقتدا کی ادنیٰ توجہ نے مجھے تندرست کر دیا۔

سید ظہور الحسین صاحب کو ایسے سخت مرحلون کے بعد شیخ صاحب نے
سنہ ۱۷ھ مین اپنی سخت علالت اور مایوسی کی حالت مین بھی انترولی بھیجین تشریف
آوری حضرت صاحب قبلہ بغرض حصول شرف بیعت بھیجا چنانچہ آپ نے
سید ظہور الحسین صاحب کی بعت بلحاظ اوس مراعات دیرینہ کے جو شیخ صاحب
سے فرماتے رہتے تھے اُن کی خطاؤن سے درگزر فرمائی اون کو بموجودگی میر فضل حق
صاحب قبلہ اور میان عاشق احمد صاحب خلفاے بڑے حضرت صاحب
قبلہ کے شب عرس مین معہ حافظ نظیر علی اور مولوی علی محمد کے بیعت فرمایا
اور اثر توجہ خاص کی اس کے بعد شیخ صاحب اونکو ایک مرتبہ اپنے ہمراہ
جے پور لائے اور تقریباً مہینہ بھر حضور کی خدمت مین حاضر رکھکر ان کے لیے کوشش
بلیغ کرتے رہے چنانچہ بتوجہ حضرت صاحب قبلہ ان مین نسبت رابطہ قایم
بالذات ہوگئی جو اس سے قبل ہی شیخ صاحب کی صحبت مین اون کو پیدا

ہوتی تھی اور اوسوقت انہون نے حضرت صاحب قبلہ کی زیارت بھی کی تھی

جہالت وکوتہ اندیشی | شیخ عبد اللہ حقیقت مین ایک جاہل اور کوتہ اندیش آدمی تھے اونکے قصون سے اونکی بیباکی اور حضرت صاحب کی شان ستاری وغفاری ظاہر ہوتی ہے سید ظہور الحسین صاحب کے معاملہ مین اون سے بہت کچھہ نافرمانیان اور گستاخیان سرزد ہوئین - مگر حضرت نے معمولی حلم وعفو کو کام فرمایا اور ہمیشہ اون کو افادہ فرماتے رہے حصول نسبت ایک خداداد امر ہے اگر غور سے دیکھا جاے تو اون کی طریقت کا آغاز ہے گستاخی سے ہوا (دیکھو صفحہ ۱) گو اتفاق سے گستاخی اون کے حق مین سودمند ہوگئی مگر پھر بھی مصداق ع

گر خطا گی راست آید ہم خطاست

اسمین شک نہین کہ وہ ایک مبارک الحال آدمی تھے تاہم تعلق مجاز اونکے حال کے لیے نہایت مضر تھا - شیخ صنعان کی حکایت مشہور عوام ہے چنانچہ اونکے اس اصرار کا نتیجہ یہ ہوا کہ اونکی ترقی بند ہوگئی اور ایک مقام پر سخت مغالطہ واقع ہوگیا - ایک اور گستاخی اون سے سرزد ہوگئی جو عنقریب بیان ہوگی اگر وہ عفو تقصیر نکراتے اور حضرت صاحب عالی ظرفی اور شان رحمت کو کام نفرماتے تو بیشک اون کے لیے خوف سوء خاتمت تھا مگر الحمد للہ کہ وہ مہلکہای عظیم سے ہر مرتبہ حضرت صاحب قبلہ کے طفیل مین بچ گیے اور کشتی ایمان بحر مواج حبابہای شیطانی سے سلامت نکال لے گیے اور حقیقت مین قابل اعتبار

امر آخر ہی ہے ۔ (العتبر الاسور بالخواتیم) یہ ضرور ہے کہ اون کی پاکبازی و صحبت
کے طفیل مین سید ظہور الحسین صاحب کو بہت فائدہ پہونچا لیکن ان میت
بھی شیخ صاحب کی کل باتون کا عکس ہمن کل الوجوہ ہے اور اُسکی وجہ سے بعض
بعض اوقات سخت نقصان اوٹھاتے ہین لیکن چونکہ حضرت صاحب قبلہ
کبھی کسی کو نہین بگاڑتے اور پیر شخص صاحب ہر موقع پر اونکی امداد بعد مرگ بہی
کررہے ہین اسوجہ سے حبل المتین طریقت اونکے ہاتھ سے نہین چھوٹتی اللہ
پاک رحم فرماے ۔ ان کا مفصل حال آیندہ وقت پر بیان ہوگا ۔

سید وصی احمد پیدا ہوئے اندنون مین حضرت صاحب قبلہ کی بڑی صاحبزادی
کے ایک صاحبزادہ پیدا ہوا ۔ اس سے پہلے جو اولاد ہوئی وہ صغرسنی مین انتقال
کرگئی ۔ اس لڑکے کا نام حضرت صاحب قبلہ نے سید وصی احمد رکھا وہ بفضلہ
اب موجود ہین ۔

آغا زداستانی ایام ممبری کونسل مین ایک دن مہاراجہ صاحب نے
اپنے مقرب داستان گو مسمی بہ آغا داستانی سے فرمایا کہ میر جی کے مقابلہ کا
ہمارے ہان کوئی دوسرا حاکم بے رو رعایت فیصلہ حق کرنیوالا نہین ہے اوس
نے عرض کیا کہ بظاہر ایسا ہی مشہور ہے مہاراجہ صاحب نے فرمایا نہین یہ
امر واقعی ہے تجھے اگر شک ہے تو امتحان کرلے اوس نے عرض کیا کہ اگر آپ
اجازت دین تو مین ایسی ترکیب کرون جس سے میر صاحب کا امتحان ہوجاے

مہاراجہ صاحب نے اجازت دیدی لیکن اوس گفت و شنود کی حضرت قبلہ کو مطلق اطلاع نہوئی یہ آغا داستانی مہاراجہ صاحب کے بہت موہنہ لگا ہوا تھا اور جملہ حکام اوس کا پاس و لحاظ کرتے تھے۔ اور اس سے ڈرتے تھے۔ الغرض اس نے ایک جھوٹا دعویٰ عدالتہاے ماتحت میں کیا سب جگہہ اسکے موافق فیصلہ ہوتا ہوا وہ مقدمہ آخر حضرت صاحب قبلہ کی پیشی مین آیا اوسدن اوس نے مہاراجہ صاحب سے کہا وہ ٹہلتے ہوئے حضرت صاحب قبلہ کے پاس تشریف لاکر بیٹھ گیے اور کام دیکھنے لگے اوس کا مقدمہ پیش ہوا اور آغا داستانی نے بہ آواز بلند کہا کہ میر صاحب میرے گواہ خود حضور مہاراجہ صاحب ہین آپ ان سے پوچھہ لین حضرت صاحب قبلہ نے یہ سنکر اوس مقدمہ کو اوٹھا دیا اور دوسرے روز پیش کیے جانے کا حکم دیا جب وہ مقدمہ پھر پیش ہوا حضرت نے روئداد مقدمہ بغور ملاحظہ فرمانے کے بعد فیصلہ بحق فریق ثانی کیا آغا داستانی ہار گیا پہر تو اوس نے بہت شور مچایا کہ آپ کیا کرتے ہین مین مہاراجہ صاحب کے سامنے اپنی صداقت بیان کرچکا ہون آپ نے فرمایا کہ ہمنے جو کچھہ کہا سنا سب سمجھا وہ کیا تم مہاراجہ صاحب سے اپنے موافق حکم لے لینا الغرض اس معرکۂ عظیم کی شام کو آغا داستانی خود حضور قبلہ عالم کے دولتخانہ پر حاضر ہوا اور قدم مبارک کو بوسہ دیا کہ بیشک انصاف حق پروری آپ کی ذات ستودہ صفات پر ختم ہے یہ کہکر تمام ماجرا بیان کیا کہ

فی الواقع تمام محکمہا ے ماتحت سے مین بوجہ اپنی ذاتی رسوخ کے بلادقّت کامیاب ہوا اور آپ نے بلالحاظ شہادت مہاراجہ صاحب جو بات آپکو حق معلوم ہوئی وہ کی اور حقیقت وہی تھی جو آپ نے کی - مہاراجہ صاحب اِس قسم کے پیہم تجربون سے حضرت صاحب قبلہ کا نہایت پاس و لحاظ فرماتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ٹھاکر فتح سنگہ نے جو بعہد نواب صاحب کی مصاحبت پر نامزد تھے ایک مقدمہ بطور خود بغیر دریافت راے حضرت صاحب قبلہ چوکی خانہ پر فیصلہ کر دیا - حضرت صاحب قبلہ کو اطلاع ہوئی کہ اوسمین ایک فریق پر بیجا زیادتی کی گئی ہے چونکہ وہ معاملہ آپ کے صیغہ کا تھا ٹھاکر صاحب کی بیہ مطلق العنانی آپ کو ناگوار ہوئی اور آپ نے مہاراجہ صاحب سے کہا کہ جب ٹھاکر صاحب بطور خود جو چاہتے ہین کر دیتے ہین تو پھر آپنے خواہ مخواہ بیفائدہ کونسل کے اخراجات کا بار اوٹھا رکھا ہے - مہاراجہ صاحب نے حال پوچھا اور اوسی وقت ٹھاکر صاحب کو بلاکر سخت سرزنش کی اور آیندہ چوکی خانہ پر فیصلہ وغیرہ کرنے کی ممانعت کر دی -

ایک روز بڑے مہاراجہ صاحب آرام باغ مین تشریف رکھتے تھے اور ریاست کے مشہور شہ زور جوان کنور نراین سنگہ حاضر تھے - حضرت صاحب قبلہ بھی تشریف فرما تھے - کنور جی کو اپنی طاقت پر بہت ناز تھا چونکہ حضرت صاحب قبلہ کی بھی طاقت مشہور تھی اسلیئے وہ حضرت صاحب سے کہنے لگے کہ

میر صاحب مین نے آپ کی طاقت کی تعریف سنی ہے میرے پنجہ کو زور کرا دیجئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ مین بوڑہا تم جوان - میرا تمہارا مقابلہ کیونکر ہوسکتا ہے اونہون نے کہا نہین یہ آپ کے فرمانے کی بات ہے اور بضد ہوئے کہ پنجہ کیجئے آپ نے مجبوراً ہاتھہ اونکے ہاتھہ مین ڈالدیا کنور جی جو اب مہاراجہ الور کے اتالیق ہین خود راقم سے ناقل تھے کہ مجھے اپنے زور پر نہایت گھمنڈ تھا اور سمجھتا تھا کہ ایک مرتبہ مین شیر سے بھی مقابلہ کرونگا لیکن جیوقت مینے میر صاحب کے ہاتھہ مین ہاتھہ ڈالا ہے یہ معلوم ہوتا تھا کہ پنجہ آہن مین میرا ہاتھہ پڑ گیا ہے ہرچند کہ و کاوش کی کچھ نہوا اوسوقت مجبوراً مین نے میر صاحب سے کہا کہ آپ میرا ہاتھہ چھوڑ دین اگر آپ مجھہ سے پنجہ لے گیے تو اِس بھری محفل مین میری بڑی تذلیل ہوگی آپ نے مسکرا کر ہاتھہ ہٹا لیا -

مہاراجہ صاحب نے حضرت صاحب قبلہ سے فرمایا تھا کہ سید عبدالرحمن (صاحبزادہ صاحب) کی شادی ہم کرینگے اور آپ کے دونون خویشون سید محمد شفیع صاحب کو کپتان اور سید مقدس علیصاحب کو ناظم مقرر فرما دیا تھا لیکن مہاراجہ صاحب کی زندگی نے وفا نہ کی - مہاراجہ صاحب کی ایک چہیتی رانی مر گئین جسکا مہاراجہ صاحب کو نہایت صدمہ ہوا اور اوس صدمہ ہی مین وہ علیل ہوگیے اور اون کی حالت روز بروز بڑہتی گئی - اِس زمانہ مین

نازن بی نامی ایک عورت جے پور کی صاحب خدمت تھیں چونکہ معاذ یب
مہاراجہ صاحب کا انتقال پر ملال کو ہر شخص کی صورت مثال نظر آتی ہے اور اونہیں
مرد و دو چار ہی نظر آتے ہیں اسلیئے وہ ہمیشہ بے پردہ پھرتی تھیں ایک مرتبہ بازار
میں حضرت صاحب قبلہ کا اون سے سامنا ہو گیا فوراً پردہ کیا اور ایک کپڑہ
سے اپنا تمام جسم چھپا لیا - مہاراجہ صاحب کی علالت کے زمانہ میں
حضرت صاحب قبلہ نے اونکو سر منڈائی ہوئی دیکھکر فرمایا کہ خیر نہیں ہے - وفات
سے چند روز پیشتر مہاراجہ صاحب کو صحت ہونے لگی - لیکن حضرت صاحب
قبلہ کو اونکی موت کا علم و یقین تھا چنانچہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۸۰ء کی رات کو مہاراجہ
صاحب نے انتقال فرمایا اس واقعہ سے تمام رعایا کو سخت صدمہ ہوا خاصکر ہمارے
گھر کی مستورات تک اونکے لیے اشکبار ہوئیں جسوقت حضرت صاحب قبلہ
کو اطلاع ہوئی آپ نے فرمایا کہ ہمکو تو پہلے ہی معلوم تھا - مہاراجہ صاحب اپنی
وفات پر موجودہ مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہ کو حکومت جے پور کے واسطے
نامزد کر گئے تھے لیکن بانتظار منظوری گورنمنٹ تخت نشینی ملتوی رہی اور
ایجنٹ صاحب کام کرتے رہے اس زمانہ میں بینن صاحب نامی انگریزی ایجنٹ
تھے حضرت صاحب قبلہ بدستور اپنے کار مفوضہ کا انجام دیتے رہے
لیکن مہاراجہ صاحب کے مرنیکے بعد نوکری سے طبیعت رغبت نہیں کرتی
تھی مگر ایجنٹی کے زمانہ میں ہی صاحب ایجنٹ حضرت صاحب قبلہ کا

پاس ولحاظ لکا حقہ ملحوظ رکھتے تھے اور اسبات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ آٹھ وین
زینتہاے مسند مین یہ بھی ایک زینت انصاف ہین - ۲ مئی سنہ ۱۸۸۱ء کو بزمانہ
انجینٹ صاحب حضرت صاحب قبلہ کی تنخواہ مین ایک سَو روپیہ اضافہ
ہوئے

صاحبزادہ صاحب کا عقد

ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۸ھ مین حضرت صاحب قبلہ نے صاحبزادہ
صاحب کا قصد عقد فرمایا اور آگرہ تشریف لے گیے وہان سے جملہ اعزہ واحباب
جلوس برات تیار فرما کر قصبہ جلیسر جہان آپ کی چھوٹی ہمشیر کا عقد سید بہادر الدین
صاحب جالیسری سے ہوا تھا جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے تشریف لیگئے

چھوٹے پیر صاحب قبلہ سبکو وداع فرماتے ہین۔

صاحبزادہ صاحب قبلہ کا عقد آپ نے اپنی بھانجی
صاحبہ سے تجویز فرمایا تھا چنانچہ جالیسر پہونچکر یہ کار خیر بحسن
وخوبی تمام انجام پایا میر فضل حق صاحب قبلہ بھی اس موقع پر شریک تھے
جب برات رخصت ہونے لگی پیر صاحب قبلہ واپس تردلی تشریف لیگئے
اور رخصت کے وقت ہر ایک سے معانقہ فرمایا اور بالفاظ صریح فرماتے تھے
کہ بس اب مجکو دنیا مین کوئی کام نہین یہ آرزو تھی کہ عبد الرحمن کی شادی
دیکھ لین وہ اللہ تعالے نے پوری کی یہ فرما کر ہر ایک سے جدا ہوتے
ہوئے کلمات یاس زندگی اور اشتیاق موت فرماتے ہوئے علیگڈہ
تشریف لے گیے اس زمانہ مین آپکا قیام علیگڈہ مین تھا۔ لیکن علیگڈہ بھی

شوق لقاء الرحمن اسوقت قیام نفرمایا اور سیدھے بشوق تمام اترولی شریف پہونچے یہان پہونچکر ایک روز وجع الفواد دفعتہً پیدا ہوا اور حالت شدت تکلیف مین اشعار عاشقانہ پڑھتے موافق ارشاد مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

می نهم پیش تو شمشیر و کفن	می نهم پیش تو گردن را بزن
ای جفای تو ز دولت خوبتر	انتقام تو ز جان محبوب تر
هر جفا کان دلبر زیبا کند	چون وفا در جان عاشق جا کند

وصال الغرض اس مبارک کیفیت مین چار گھنٹہ علیل رہکر تاریخ ۱۵ ذیحجہ ۱۲۹۸ھ مطابق ۲ نومبر ۱۸۸۱ء یوم چہارشنبہ وقت غروب آفتاب رحلت فرمائی گلشن قدس ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مزار شریف ہم پہلو مزار حضرت صاحب قبلہ کے واقع ہے۔ حضرت میر صاحب قبلہ ایک صوفی کامل عاشق رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم تھے حضور روحی فداہ کے اسم مبارک پر جان دیتے تھے اور باوجود اس کے کہ خود صاحب ارشاد و اجازت تھے منزل عشق مین مستغرق رہکر کسی کو بیعت نفرمایا آپکا کلام منظوم نہایت پرشوق اور بیتابانہ ہے تمام عمر بجز حمد و نعت کے کچھہ نہین فرمایا۔ جو کچھہ اشعار ہین وہ اس مضمون کے ہین آپ کے کچھہ اشعار تبرکاً اس مقام پر درج کیے جاتے ہین حکیم عبد الرزاق متخلص بخالص نے تاریخ وفات نظم کی تھی وہ یہ ہے

قطعه تاریخ

حضرت سید محمد افضل حق — رخت بربست ازین دار خراب
شد جگر صد چاک از نیش غمش — گشت دل در آتش هجرش کباب
در طریق نقشبندی بوده است — صاحب ارشاد آن غفران مآب
در جناب حضرت عبد الصمد — گشت از انوار باطن فیضیاب
خالص از بهر سنین رحلتش — گو باوج معرفت بود آفتاب
۱۳۹۸ھ

کلام برکت نظام حضرت سید محمد افضل حق صاحب قبله رحمة الله علیه المتخلص به طالب جد اصغر راقم غزلی که بحین آمد جبهٔ اقدس حضور روحی فداه صلی الله علیه وسلم بذوق وشوق نوشته بودند

غزل

رحمتی کن نظر بر حال زارم یا رسول الله — فقیرم بینوایم خاکسارم یا رسول الله
به بوی گیسوی مشکین بسر سودای خوش دارم — بذوق تیغ ابروی جان نثارم یا رسول الله
فتاده در دلم تا آتش سوزان عشق تو — سپندم شعله ام برقم شرارم یا رسول الله
توی تسکین دل آرام جان صبر و قرار من — رخ پر نور بنما بیقرارم یا رسول الله
جمال خود نما مرهم بنه بر زخمهای دل — ز هجرت سینه ریشم دلفگارم یا رسول الله
مرا تا چند داری در بلاد هند سرگردان — سوی یثرب ببر مشت غبارم یا رسول الله
ز دستم می برد دامان صبر این جبهٔ اقدس — بعشق تو گریبان تار تارم یا رسول الله
همه تن غرق دریای گناهم ای شفیع من — بجز تو نیست کس روز شمارم یا رسول الله

دمِ آخر نمائے جلوۂ دیدار طالب را ۔ ز لطفِ تو ہمین امید دارم یا رسول اللہ

تضمین بر غزل حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ

بحالِ بے سر و سامان نظر کن
بیا و چارۂ دردِ جگر کن

بسوئے قبلۂ جانہا سفر کن
نسیما جانبِ بطحا گذر کن

محمد را ز احوالم خبر کن
بگو کای قبلۂ دلہائے مضطر

بگو کای ذاتِ پاکت مظہر النور
بگو کای رحمتِ حق لطف دارد

بگو کای آفتابِ ذرہ پرور
بیا از روضہ و شامم سحر کن

نسیما چارۂ دردِ دلِ زار
بایں بیش و مرا مہجور مگذار

بیا ہم گر نتانی کرد اظہار
نسیما گر نیاید از تو این کار

بیا بہر خدا کارِ دگر کن
نسیما طالب بے بال و پر را

بزودی کعبۂ مقصود بنما
پریشان خاطرم تو لطف فرما

بر این جان مشتاقم در آنجا
فدائے روضۂ خیر البشر کن

غزل اُردو

اوس شافعِ محشر کو بلایا شبِ معراج
اور جلوۂ دیدار دکھایا شبِ معراج

تھی برق سے نسبت نہ اسی باد صبا سے
وہ تیز براق آپ کو آیا شبِ معراج

محبوبِ خدا صلّ علیٰ صاحبِ لولاک
حوروں نے کھڑے ہو کے سنایا شبِ معراج

قندیل فلک نور سے روشن ہوئی ہر سمت
فردوس کو رضوان نے سجایا شبِ معراج

جو رتبۂ قرب کسی کو نہ ملا تھا ۔ وہ نام خدا آپ نے پایا شب معراج
معمور کیا نور سے وہ سینۂ اطہر ۔ علم اول و آخر کا سکھایا شب معراج
آمرزش امت کا لیا وعدہ خدا سے ۔ اندیشۂ محشر سے چھڑایا شب معراج
کچھ قدر شب قدر نہیں جس کے مقابل ۔ اللہ نے وہ تجکو بنایا شب معراج

جس شب کو زیارت ہو رسول عربی کی
طالب کی وہی شب ہے خدایا شب معراج

غزل

شرط اسلام شہ دین کی اطاعت آئی ۔ عین ایمان جسے کہتے ہیں محبت آئی
جلوہ گر پشت بہ پشت جو جھر نبوت آئی ۔ منکروں کے لیے کیا خاتم حجت آئی
آپ کا نور ہوا نور خدا سے ظاہر ۔ مظہر نور خدا آپ کی صورت آئی
ذات پاک شہ کونین رسول اکرم ۔ دو جہان کے لیے اللہ کی رحمت آئی
عشق میں آپ کے جب اپنی خودی سے گذرے ۔ تب دوئی دور ہوئی سامنے وحدت آئی
پردۂ غیب میں تھا نور احد کا مخفی ۔ جب ظہور میم احد میں تو یہ کثرت آئی
سب نبیوں سے مقام آپکا بالا تر تھا ۔ بعد سبکے یہاں اسواسطے نوبت آئی
دین روشن ہوا اور دور ہوئی ظلمت کفر ۔ ناسخ جملہ ملل آپ کی ملت آئی
جس طرح آپ کو نبیوں پہ شرف حاصل تھا ۔ ویسی ہی فخر امم آپ کی امت آئی
کاشف رمز نہان باعث ایجاد جہان ۔ رونق باغ جنان آپ کی صورت آئی

انتہی ہونے کی خواہش کریں موسی جسکی
واہ کیا افضل و برتر یہ رسالت آئی

آپ کی ذات سے اسرار کھلے وحدت کے
عین کثرت میں عیاں دیکھہ لو وحدت آئی

ہیچ آتی ہے نظر دولت دنیا طالب
جب سے اس دل میں مرے دین کی دولت آئی

غزل

مدنی برقع سے گر چہرۂ تاباں نکلے
شرم سے پھر نہ ادہر مہر درخشاں نکلے

روضۂ انور و اقدس کی زیارت ہو نصیب
کاش میرے دل ناکام کا ارمان نکلے

جلوہ روئے مبارک ہو مرے پیش نظر
اس تن خاکی سے جسوقت مری جان نکلے

والصف زلف سیہ سورۂ واللیل ہوئے
والضحی اسکے معنے عکس رخ تاباں نکلے

ہو حیات ابدی ہمکو بلاشک حاصل
آستان شہ کونین پہ گر جان نکلے

لب جان بخش سے نسبت نہیں یاقوت کو کچھ
گوہر و لعل سے افضل لب و دندان نکلے

طالب شوق زیارت کو بہت تڑپایا
آستان بوسی کا اب کوئی تو سامان نکلے

دیگر

بیہشی رنگ دکھادے مجھے ہشیاری میں
خواب آجائے نظر عالم بیداری میں

بیخودی ہوش میں آئی ہوا بیہوشی میں ہوش
لطف ہستی کا ملا عشق کی بیماری میں

ہست سے نیست ہوئے نیست میں ہستی دیکھی
ہمکو آسان ہوئی منزل بڑی دشواری میں

زہد کرتا ہے جو سرمایۂ عصیان کو تلف — اسکو بہبود نظر آتی ہے ناداری مین

نیستی مین نظر آوے گی بقا کی صورت — عشق سرگرم ہے عشاق کی خونخواری مین

سکۂ داغ جنون خلعت عریان کاری — اپنے مستون کو دیا عشق نے غمخواری مین

کیون نظر آئے نہ ہر رنگ مین جلوہ اوسکا — آئینہ صاف ہوا ہے بڑی دشواری مین

ناز کیونکر نہ ہو عصیان کو رحیمی پہ تری — شان رحمت نظر آتی ہے گنہگاری مین

دونون عالم سے ہوا عشق مین طالب آزاد
قید ہستی سے چھوٹا دل کی گرفتاری مین

دیگر

بڑا کرسی سے پایہ جس کا ایوان محمدؐ ہے — نہین ہے کم ملائک سے جو دربان محمدؐ ہے

خوشا طالع زہے شوکت عجب شان محمدؐ ہے — خداوند دو عالم خود ثنا خوان محمدؐ ہے

سمایا بحر قطرہ مین ہوا دریا مین گم قطرہ — دوئی باقی نہین جز نام کیا شان محمدؐ ہے

شہود و غیب مخفی تھے نہ تھا یہ عالم امکان — دکھائے کن نے خود جلوہ یہ احسان محمدؐ ہے

نہ باہر موج دریا سے نہ دریا موج سے باہر — یہی توحید کا مضمون شایان محمدؐ ہے

صفات و ذات کا باہم اگر پیوند ہو جانا — نبوت اسکو کہتے ہین یہی شان محمدؐ ہے

بشر کا مونہہ کہان جو لکھ سکے اوصاف حضرت کے — خداوند دو عالم خود ثنا خوان محمدؐ ہے

نہین ہے آفتاب حشر کا خوف و خطر طالب
کہ سایہ ہمارے سر پہ دامان محمدؐ ہے

دیگر

ہے نور مجسم قد دلجوئے محمدؐ — عاشق ہے خدا جسپہ وہ ہے روئے محمدؐ

رحم آوری بندونپہ معاصی کی شفاعت — وہ عادت حق ہے تو یہ ہے خوئے محمدؐ

یہ نور ہے حق کے بنا وہ نور سے اوسکے — خورشید کہاں اور کہاں روئے محمدؐ

وہ دل نہیں جس دل میں نہیں عشق نبی کا — وہ سر نہیں جس سر میں نہیں کوئے محمدؐ

مدہوش کرے زندوں کو اور مردہ کو زندہ — پہونچے ہے جہاں نکہت گیسوئے محمدؐ

عصیان کی گرانی مری ہوجائیگی پاسنگ — پلہ پہ ہے بخشش کے ترازوئے محمدؐ

بخشائش امت کے طلبگار ہیں حضرت — اور خالق اکبر ہے رضا جوئے محمدؐ

قوسین سے ابرو کے اوتر آئے ہیں چلے — یا دونوں طرف لٹکے ہیں گیسوئے محمدؐ

طالب نہیں کچھ اور مرے درد کا درمان
درمان ہے مرے درد کا داروئے محمدؐ

دیگر

حجاب اوٹھ جاے مردم کی اگر چشم بصیرت کا — تو ہر شے میں نظر آتا ہی جلوہ حق کی قدرت کا

الٰہی مجکو دیوانہ بنادے عشق حضرت کا — نہ دنیا کی مجھے خواہش نہ میں طالب ہوں جنت کا

جو پردہ دور ہوجاوے بشر کی دلکی غفلت کا — تو کثرت میں نظر آتا ہے اوسکو نور وحدت کا

نہ تھا پیوند ممکن بندہ ناچیز کو حق سے — نہ ہوتا واسطہ گر درمیان میں نور حضرت کا

احد میں میم پڑھنی سے خدائی ہوگئی ظاہر — دوئی پیدا ہوئی تو کھل گیا اسرار وحدت کا

فنا فی المصطفیٰ ہو کر فنا فی اللہ ہو جانا
کیے راز خفی انسان پہ ظاہر حق تعالیٰ نے
کریں سجدہ فرشتے کیوں نہ اوس نور مطہر کا
زمین سے چرخ تک لوح و قلم سے عرش و کرسی تک

یہ رستہ ہے طریقت کا یہ کوچہ ہے حقیقت کا
بنایا حضرت آدم کو پتلا اپنی قدرت کا
خدا کے نور سے مشتق ہوا ہی نور حضرت کا
ہوا ہے باعث تخلیق ہر شے نور حضرت کا

رضائے حقتعالیٰ کا اگر جویا ہے اے طالب
تو عاشق رہ دل و جان سے پیمبر کی اطاعت کا

تمت کلامہ

شیخ صاحب کا پیش کردہ جوڑا قبول نہ فرمانا

جسوقت حضرت صاحب قبلہ بغرض تیاری جلوس برات صاحبزادہ صاحب والاشان آگرہ تشریف لے گیے تھے اوسوقت پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب آگرہ مین موجود تھے اور صاحبزادہ صاحب کی شادی مین شریک ہوئے اور ایک جوڑہ نفیس تیار کرا کے حضرت صاحب قبلہ کی خدمتمین پیش کیا تھا آپنے اوسکو قبول فرما لیا تھا اسموقعہ پر شیخ عبداللہ صاحب بہی آگرہ آئے ہوئے تھے۔ پنڈت صاحب کو جوڑا پیش کرتے ہوئے دیکھکر اون کے دل مین بہی خیال پیدا ہوا کہ مین بہی جوڑا دون چنانچہ اونہون نے حافظ احمد حسین صاحب سے جوڑا تیار کرانے کا ارادہ ظاہر کیا حافظ صاحب نے راے دی کہ پہلے حضرت صاحب قبلہ سے استمزاج کر لینا مناسب ہے چنانچہ حافظ صاحب نے خود ہی بصلاح شیخ صاحب حضرت صاحب قبلہ سے استفسار کیا کہ شیخ عبداللہ صاحب جوڑا پیش

کرنا چاہتے ہین آپ نے فرمایا نہین اون کو اسکی ضرورت نہین شیخ صاحب نے پھر درخواست کی لیکن آپنے اون سے جوڑا لینا پسند نفرمایا اسکی فقط یہی وجہ تہی کہ شیخ صاحب دنیاوی حیثیت سے ایک غریب آدمی تھے حضرت صاحب قبلہ پسند نہین فرماتے تھے کہ وہ زیربار ہون - علاوہ ازین مریدون سے کوئی چیز لینا حضرت صاحب قبلہ کی وضع مبارک کے خلاف تھا - پنڈت صاحب کا معاملہ دوسرا تھا - اول تو حضرت صاحب قبلہ کے زمانہ وکالت سے علاوہ تعلق ارادت کے ہم پیشہ احباب مین تھے دوسرے بذات خود نہایت متمول اور فارغ البال آدمی تہے اون کو اس ذرا سے خرچ سے کوئی زیرباری متصور نہ تہی انہین وجہون سے حضرت صاحب قبلہ نے شیخ صاحب کا جوڑا قبول کرنے سے انکار کردیا لیکن وہ اپنی فطری جہالت کو نچھوڑ سکے اور بے سوچے سمجھے بغیر شادی مین شریک ہوئے واپس چلے گئے یہ ایک سخت گستاخی تہی اگر حضرت صاحب قبلہ بغیر کسی وجہ معقول کے بہی اونکا جوڑا قبول نفرماتے تو بہی اون کو سر تسلیم خم کرنا چاہیے تہا کیونکہ مرید شیخ کے سامنے کالمیت بین یدی الغسال ہوتا ہے - چہ جائیکہ اسوقت تو حضرت صاحب قبلہ نے محض اونکے افلاس کا خیال کرکے جوڑہ کے قبول فرمانے سے انکار فرمایا تہا -

الغرض بعد فراغ شادی حضرت صاحب قبلہ جے پور تشریف لے آئے

اس عرصہ مین چھوٹے پیر صاحب قبلہ کا انتقال ہوگیا حضرت صاحب قبلہ بار ثانی تشریف اترولی لے گیے بعد فراغ مراسم فاتحہ وغیرہ پھر معہ اہل وعیال بجے پور تشریف لاسے۔

بڑے مہاراجہ صاحب کے آخر زمانہ مین بابو کانتی چندر نامی ایک بنگالی کونسل مین مقرر کیے گیے تھے یہ شخص پہلے مدرسہ مین پرنسپل تھے ایک زمانہ اونکا ایسا تھا کہ نواب مجھلے فیاض علیخان صاحب بالقابہ کو مکاتیب پڑہاتے تھے پھر رفتہ رفتہ ایسا عروج ہوا کہ ریاست مین اتنا ورخود ان سے پہلے کسی کو نہین ہوا تہا حضرت صاحب قبلہ سے اکثر اختلاف راے ہونیکی وجہ سے ان کو دلمین کچھ رنج تھا ایجنٹی کے زمانہ مین وہ رنج بڑہ گیا منشی دہنالعل حضرت صاحب قبلہ کے بعد ایجنٹی مین وکیل مقرر ہوئے تھے ان سے آپ نے صاحبزادہ عبدالرزاق خانصاحب کی سفارش کردی تہی کیونکہ آپ نے اپنے ایام وکالت مین اون کو اپنا نائب کرلیا تھا اور آپ کے کونسل جانیکے بعد وہ بدستور نائب وکیل تھے لیکن منشی دہنالعل نے آپ کے فرمانیکے خلاف چند روز بعد صاحبزادہ کو برخاست کردیا آپ نے اون کو کونسل مین مقرر فرمالیا اس واقعہ سے لوگون کو خیال ہوگیا تہا کہ آپ کو دہنالال سے رنج ہے اور حقیقت مین بھی یہ اون کی حرکت قابل رنج تہی آپ کو اگر کچھ خیال بہی ہوا تو آپ بمقابلہ انصاف کے ذاتیات کا پاس کرنیوالو نہین

دہنالال فوجدار اور اختلاف رائے

نہ تھے ان سے اور بابوجی سے بھی کوئی ناچاقی ہوگئی - بابوجی نے اپنی ذاتی رنج کی بنا پر دہنا لعل جی کے ذمہ چند الزام لگاکے اُن کو برخاست کرنا چاہا اُس زمانہ میں دہنالال فوجدار ہوگئے تھے کونسل کے اور ممبر بابوجی نے متفق کرلیئے تھے اور حضرت صاحب قبلہ کو یہ جانتے تھے کہ اون کو خود ہی رنج ہے اور میں انکو کسی طرح متفق نہیں کرسکتا ہوں - چنانچہ بابوجی نے باتفاق دیگر ممبران فوجدار جی کی برخاستگی کی تجویز کردی - جسوقت یہ تجویز اجلاس میں پیش ہوئی آپ نے غور فرمایا کہ جس بارہ میں فوجدار کو برخاست کیا جاتا ہے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اوس میں یہ تجویز کیجاوے اور آپ نے یہ بھی ملاحظہ فرمالیا کہ اور ممبران کونسل بابوجی کی تجویز سے متفق ہیں آپ نے اس کا کچھ خیال نفرمایا اور یہ رائے دی کہ معاملہ موجودہ میں فوجدار کا قصور نہیں ہے ہماری رائے میں اوس کے برخاست کیے جانے کی کوئی وجہ نہیں ہے یہ اختلاف بابوجی کو سخت ناگوار ہوا لیکن اونکو اُمید واثق تھی کہ ایجنسی سے فیصلہ اون کے موافق ہوگا کیونکہ حضرت صاحب کی رائے واحد تھی اور باقی سب ممبر اون سے متفق تھے - لیکن اون کی امید کے خلاف ایجنٹ صاحب نے حضرت صاحب قبلہ کی رائے بحال رکھی اور اوس سے اتفاق کیا پھر تو بابوجی نہایت ہی نعل در آتش ہوئے لیکن مجبور تھے کیا کرتے -

انڈر سکرٹری
اسی طرح ایک اور معاملہ مین بالوجی کو رنج ہوا اور وہ یہ تھا کہ عارضی ضرورتوںکے لحاظ سے کونسل مین گورنمنٹ نے ایک نیا عہدہ انڈر سکرٹری کا تجویز کرکے ایک شخص کو مقرر کردیا وہ کونسل مین تو اتنا حاوی ہوا کہ اپنا مرتبہ بہی بہول بیٹہا ممبران کونسل سے اس طرح مخاطبت کرتا تہا جیسے کوئی ماتحت سے بولتا ہو۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت صاحب قبلہ سے بہی اوس نے کسی معاملہ مین اپنی عادت کے موافق خلاف منصب سوال کیا آپ نے اوسکو سرزنش فرمائی کہ غیر متعلق امور مین کیون بولتے ہو اپنے منصب سے زیادہ بہوگی نکرو۔ چند روز بعد جب اوسکی ضرورتین پوری ہوگئین تو گورنمنٹ نے ریاست سے پوچہا کہ تم اسکو رکہنا چاہتے ہو یا نہین چونکہ وہ بالوجی کے موافقین مین تہا اور نیز اور سب لوگ اس سے خائف تہے سب نے باتفاق یہ راے دی کہ ریاست مین ابہی اوس کا رہنا ضروری ہے لیکن حضرت صاحب قبلہ نے یہ راے تحریر فرمائی کہ اوسکے وجود سے ریاست کو کوئی فائدہ نہین ہے اور اب اوسکی خدمات کی مطلق ضرورت نہین بالوجی جانتے تہے کہ گورنمنٹ اپنے فرستادہ کو ریاست سے اوٹہانا نچاہے گی۔ اور میری راے بحال رہے گی۔ لیکن ایجنٹ گورنر جنرل کے دفتر سے بعد غور کامل حضرت صاحب قبلہ کی راے سے اتفاق ہوا اور وہ عہدہ توڑ دیا گیا۔

غرض اس قسم کے معاملات اکثر پیش آنے سے درپردہ کانٹی بابو حضرت صاحب قبلہ سے برسر پرخاش ہو گئے لیکن اُسوقت تک وہ اتنے اختیارات نہین رکھتے تھے کہ ممبران کونسل کو بطور خود عزل نصب کرسکین حضرت صاحب قبلہ نے اونکی مخالفت کی کبھی پرواہ نکی اور ہمیشہ آزادانہ راے دیتے رہے کچھہ کم و بیش چھہ برس ایجنٹی رہنے کے بعد موجودہ والیٔ ریاست جے پور بالقابہ

تخت نشینی

تخت نشین ہوئے - اب بابوجی کا عروج زیادہ ہو گیا لیکن حضرت صاحب قبلہ بدستور جب کبھی موقع آتا اپنی راے آزادانہ دیتے -

تجدید بیعت شیخ صاحب کی

اس مرتبہ حضرت قبلہ جب تقریب عرس اترولی تشریف لیگئے تو شیخ عبد اللہ حاضر ہوئے اور بالحاح تمام آپ کے قدم مبارک پکڑ کر روتے رہے اور عفو تقصیر کے ملتجی ہوئے حضرت صاحب قبلہ نے حسب معمول اونکی خطائین معاف فرمادین پھر اونہون نے التجا سے تجدید توبہ کی آپ نے قبول فرما کر مجدّداً اونہین بیعت فرمایا بعد بیعت اون کی حالت نہایت متغیر ہو گئی اور وہ عرض کرتے تھے کہ یہ میرا آخری دیدار ہے اسکے بعد مجھے حضور کی زیارت کی اُمید نہین - حضرت صاحب قبلہ فرماتے تھے کہ ہمنے چاہا کہ اونکو اجازت اخذ بیعت عطا فرمائین اور اس امر مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استصواب کیا مگر اجازت نہوئی چنانچہ وہ رخصت ہو کر نگینہ چلے گیے اور وہان جاکر سید ظہور الحسین صاحب سے مفارقت اختیار کی

انتقال

لیکن اس سے قبل ہی اون کی مخاطبت سے سید ظہور الحسین صاحب کو بہت فائدہ پہونچ چکا تھا - یہ تجدید توبہ ماہ محرم مین کی تھی اور ربیع الاول مین اونکا انتقال ہوگیا -

شیخ صاحب نہایت مبارک الحال آدمی تھے اور حضرت صاحب قبلہ کی زبان مبارک سے معلوم ہوا کہ ضبط توجہ متعدی وہ حاصل کر چکے تھے اور نسبت معیت شیخ اونہین حاصل ہوگئی تھی شیخ صاحب سید ظہور الحسین صاحب کے شیخ صحبت تھے اور اونکی وفات کے بعد یہ حضرت صاحب قبلہ کی خدمت مین اکثر حاضر ہونے لگے اور روز بروز اون کے احوال مین ترقی ہوتی رہی اکثر لوگ اونکے توسل سے حضرت صاحب قبلہ سے مشرف بہ بیعت ہوئے یہ پنجاب مین ملازم تھے جو لوگ انکے ذریعہ سے بیعت ہوئے اونمین خاص خاص یہ ہین -

حکیم ظفر احمد دہلوی   حکیم حفیظ الدین مرحوم   حکیم مظہر حسن

منشی محمد جعفر   حاجی عبدالصمد   حبیب الرحمن ابن حفیظ الدین   مظہر الحق

راؤ رحیم بخش خان   راؤ صابر علیخان   امام الدین پسر راؤ شیر خان   رحمت علی

چودہری مظہر علی   قاضی کاظم علی   حافظ عبدالعزیز کشمیری - انکے علاوہ اہل ہنود مین چند کشمیری پنڈت جادۂ اطاعت و شرف ارادت سے مشرف ہوئے یہ لوگ آخر زمانہ تک وقتاً فوقتاً منسلک سلسلہ خدام ہوتے رہے ہین

سید آل احمد پیدا ہوئے اسی زمانہ مین حضرت صاحب قبلہ کی بڑی صاحبزادی
کے ہان دوسرے صاحبزادہ تولد ہوئے اونکا نام سید آل احمد آپ نے
رکھا وہ بھی بفضلہ موجود ہین -

چھوٹی صاحبزادی کے اسوقت تک جو اولاد ہوئی وہ بحالت صغر
سنی قضا کر گئی -

صاحبزادہ صاحب قبلہ | صاحبزادہ صاحب کی تکمیل تعلیم زبان عربی و
فارسی مولوی قمر الدین صاحب شاگرد رشید مولوی لطف اللہ صاحب مشہور
فاضل ہند سے ہوئی تھی اور پھر آن قبلہ نے اپنے شوق سے تحصیل زبان
انگریزی مہاراجہ کالج جے پور مین فرمائی - لیکن بعد عقد کے آپ نے سلسلہ
پشت خواند ترک فرمادیا تھا ریاست مین چند ورتبے معزز عہدے آپ کیواسطے
تجویز ہوئے لیکن حضرت صاحب قبلہ منظور نہین فرماتے تھے اور جب
اس قسم کا تذکرہ آپ کے روبرو ہوتا یہی فرماتے کہ اوسکو ملازمت کی ضرورت
نہین ہے ہمنے عمر بھر اوسی کیواسطے نوکری کی او روہ عمر بھر گھر بیٹھ کر
باآسانی بسر کرسکتا ہے ہم نہین چاہتے کہ وہ کسی کا پابند ہو - حضرت صاحب
قبلہ نے موافق سنت بڑے حضرت رحمہ اللہ علیہ کے صاحبزادہ صاحب کو
اسوقت تک تعلیم طریقت نہین فرمائی تھی بلکہ ممانعت فرمادی تھے
کہ وہ حلقۂ مریدان مین نہ بیٹھین - مخدومہ بی بی صاحبہ جدۂ محترمہ راقم کے

اصرار سے آپ صاحبزادہ صاحب کو اپنے ساتھہ کونسل مین بغرض تعلیم کار سررشتہ زمانہ آخر مین لیجانے لگے تھے اور خود بھی قانون اور کار سررشتہ تعلیم فرماتے تھے۔ جے پور کے موجودہ دیوان پنڈت جے ناتھہ صاحب اٹل خلف پنڈت موتی لال صاحب کو بھی کار سررشتہ حضرت صاحب قبلہ ہی نے تعلیم فرمایا تھا۔

حسین شاہ کا انتقال

حضرت صاحب قبلہ کے اواخر زمانہ ممبری کونسل مین ایک بزرگ حسین شاہ نامی کہین سے وارد جے پور ہوئے اور حضرت صاحب قبلہ سے خلوت مین کچھہ باتین کین اسکے بعد آپ نے اونکو اپنے دولتخانہ پر بلا لیا یہان وہ بیماری کی حالت مین آئے تھے چند روز زندہ رہے اور نہایت داد و دہش کرتے رہے ایک روز نماز مین بحالت سجدہ اونہون نے انتقال فرمایا حضرت صاحب قبلہ نے باحسن وجوہ اون کی تجہیز وتکفین فرمائی جے پور بیرون گھاٹ دروازہ مزار ہے یہ بزرگ نقشبندی تھے اون کا اور کچھہ حال معلوم نہوا۔

تولد راقم

صاحبزادہ صاحب قبلہ کی شادی سے پانچ برس بعد ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ ہجری یوم یکشنبہ موافق ۱۴ اپریل ۱۸۸۵ء آنقبلہ کے گھر مین پہلا لڑکا پیدا ہوا اور وہ ہی راقم ہے حضرت صاحب قبلہ نے انوار الرحمن نام رکھا۔

رضوان علی خادم اجمیری

ایک شخص رضوان علی نامی وکیل مزار پرانوار حضرت
غریب نواز خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کے حضور قبلہ عالم کی خدمت مین حاضر
ہوئے اور التجا کی کہ اجمیر شریف مین خواجہ صاحب کی زیارت میری معرفت
فرمائی اور مجھے وکالت نامہ تحریر فرما دیجئے۔ حضور نے بنظر مزاح فرمایا کہ اگر
زیارت کے آپ ذمہ دار ہون تو کچھہ مضائقہ نہین ہم وکالتنامہ لکھہ دینگے اگر
محض مزار شریف کی حاضری کا وکالت نامہ ہے تو ضرورت نہین اسپر وکیل
صاحب بہت گھبرا ئے اور شہر مین بعض لوگون سے کہا کہ میر صاحب نے
عجیب حجت پیش کی ہے لوگون نے کہا کہ یہ حضرت صاحب خود ایک
زبردست شیخ نقشبندی ہین یہ اونکا محض مزاح نہین ہے بلکہ ضرور اسمین
کوئی بات ہے دوسرے روز وہ پھر حاضر ہوئے اور وہ ہی التجا کی اور وہ ہی جواب
سنکر عرض کیا کہ مجکو تو خود ہی آجتک زیارت نصیب نہین ہوئی مین کیسے زیارت
کرا سکتا ہون حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا کہ کیا تمکو تمنائے زیارت ہے
اونہون نے عرض کیا کہ اس سے زیادہ کیا دولت و نعمت ہوگی حضور قبلہ
عالم نے اونکو موعود بزیارت فرما کر اوسوقت رخصت کر دیا اور دوسرے وقت
اونکو بلایا چنانچہ وہ مقررہ وقت پر حاضر ہوئے حضور نے صرف ہمت سے
اونکو اون کی ان آنکھون سے حضرت خواجہ غریب نواز کی زیارت کرائی لیکن
وہ متحمل نہ ہو سکے اوسیوقت مستی اور خود رفتگی کیفیت طاری ہوگئی آپ نے

اون سے فرمایا کہ واہ تم تو حضرت کی زیارت کی تاب نہ لائے۔

سفر اجمیر ایک مرتبہ حضرت صاحب قبلہ نے آگرہ کا قصد فرمایا لیکن اسٹیشن پر پہونچنے کے بعد بجائے آگرہ کے یکایک اجمیر شریف کا عزم ہوگیا ہمراہی حیران ہوئے کہ دفعتًہ یہ قصد کیون فرمایا حضرت صاحب قبلہ راقم سے ارشاد فرماتے تھے کہ مین جسوقت حسب الطلب حضرت خواجہ رضی اللہ عنہ اجمیر شریف مزار پر انوار پر پہونچا واقعہ مین دیکھا کہ حضرت خواجہ غریب نواز لیٹے ہوئے تھے اور میرے پہونچتے ہی اوٹھ کر بیٹھ گیے یہ فرماکر ہمیشہ حضرت قبلہ عالم پر رقت طاری ہوجاتی تھی اور یہ فرماتے کہ مہمان کی حضرت بڑی خاطر فرماتے ہین اور سب سے علی قدر مراتب التفات خاص فرماتے ہین۔

شیخ آلہ بخش شیخ آلہ بخش خادم حضور جنکا پہلے ذکر کیا جاچکا ہے مرید اون قوی الجذب مین تھے حضرت صاحب قبلہ بتقریب عرس اترولی تشریف لے گیے راہ مین آگرہ مین کچھ قیام فرمایا چند خادم حاضر ہوکے شیخ آلہ بخش حضرت قبلہ عالم کے سامنے آکر بحالت مستی بیہوش ہوگیے آپ اونکو اوسی حالت مین چھوڑکر اترولی روانہ ہوگیے۔ حضرت کی تشریف بری کے بعد اونکو افاقہ ہوا اور افتان خیزان اترولی شریف پہونچے جسوقت حضرت قبلہ کے روبرو پہونچے وہ ہی از خود رفتگی طاری ہوگئی یہانتک کہ حضرت صاحب بعد فراغ فاتحہ

عرس آگرہ تشریف لائے اور وہ بحالت بیخودی اترولی رہ گیے۔ جسوقت افاقہ ہوا پھر بیتابانہ آگرہ لوٹے بارے حضرت صاحب قبلہ اونکی واپسی تک آگرہ ہی مین تشریف رکھتے تھے یہان جسوقت وہ حاضر ہوئے پھر وہی سابقہ کیفیت طاری ہوگئی اور حضرت صاحب قبلہ جے پور تشریف لے آئے حضرت صاحب قبلہ کے آگرہ سے تشریف بری کے بعد اونکی وہی کیفیت بیخودی اور جذب کی رہی گاہے کچھ افاقہ ہوجاتا تہا آخر ایک روز نماز صبح پڑہتے تھے کہ بحالت شدت کیفیت انتقال کیا۔

محمد ابراہیم خان محمد ابراہیم خان خیمہ ساز ساکن کیمپ فتح گڈہ مرید حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب نقشبندی مجددی گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ مریدان مقبول مین سے تھے اکثر اوقات بحضور مولانا صاحب اپنے عدم انکشاف کے شاکی رہتے تہے جناب مولانا نے اون سے فرمایا کہ تمہاری نسبت خاص طور پر دریافت کیا جاوے گا چنانچہ کچھ روز بعد ارشاد ہوا کہ تمہارا حصہ جے پور مین (حضرت سیدنا) سید قربان علی صاحب نقشبندی مجددی کی خدمت مبارک مین حاصل ہوگا۔ اونکے پاس رہے وہ فوراً باستماع ارشاد و بایمائے حضرت مولانا صاحب جے پور مین حضور حضرت صاحب مین حاضر ہوئے اور تجدید بیعت کی اور فیضیاب ہوئے اور بحالت سکر وصحو رہتے تھے اسی حالت مین ایک مدت بعد انتقال کیا۔

آگرہ سے اکثر لوگ بغرض بیعت آتے تھے اور مستفید ہوتے تھے اور اُن مین خاص خاص صاحب نسبت ہین۔

حسین بخش عام لوگون مین سے ایک حسین بخش ہے کہ اپنا واقعہ اِس طرح بیان کرتا ہے کہ ۱۲۶۱یا ۱۲۶۲ھ مین بعمر چودہ یا پندرہ برس کے حضور کے ہان محفل میلاد شریف کی خبر سنکر بطمع شیرینی حاضر ہوا کسی وجہ سے ایسا موقع ہوگیا کہ سرکار اوپر سے نیچے کو تشریف لاتے تھے اور مین زینہ کی راہ سے بغرض شرکت مجلس اوپر چڑہتا تھا عین زینہ مین سوا میرے اور حضرت صاحب قبلہ کے دوسرا نہ تھا۔ حضور قبلہ عالم کی نظر مجھپر پڑگئی مجھے تاثیر ہیبت محسوس ہوئی حضور نیچے مکان مین تشریف لے آئے مین مجلس مین جا بیٹھا بعد ختم مجلس مٹھائی لیکر اپنے گھر چلا گیا دو چار روز بعد شوق حفظ کلام مجید دل مین پیدا ہوگیا۔ قرآن شریف یاد کرنے لگا مگر بہت محنت کے باوجود بھی یاد نہ ہوتا تھا۔ حافظ صاحب کی زبان سے نکل گیا کہ قرآن شریف اور حرام کی روٹیان اوسوقت سے اکل مشروع کا خیال ہوگیا اور اثناء حفظ کلام مجید مین چند روز اون حافظ صاحب نے بعد اونکے سوداگران اقوام پنجابی نے مدد کی اور اس اثنا مین ایسے ایسے عجیب غریب واقعات گذرے کہ جن کے بیان سے نصف حجم اِس کتاب کا پُر ہوجاویگا اون کو ترک کرتا ہون مگر لُب لُباب اون سب کا یہ ہے کہ میری تربیت اوسی روز سے حضور دوسری

صورت مین فرماتے رہے حالت حفظ کلام مجید مین مولوی محمد بشیر صاحب
کے وعظ و درس وغیرہ مین جاتا رہا اور فوائد علم ظاہری و مسائل کا اوٹھاتا رہا بعد
ختم کلام مجید حافظ محمود صاحبؒ نے نحو و منطق قطبی تک اور کچھ حصہ تفسیر
جلالین و تقریبًا ربع مشکوٰۃ شریف عرصہ آٹھہ دس ماہ مین پڑھا کر فرما دیا تھا
کہ تجھے حاجت کتاب بغل مین دبا کر طالبعلمی کرنے پھرنے کی نہین ہے
شرح السنہ حدیث شریف مین اور کوئی تفسیر مطول لیکر خود دیکھہ لے اور
قرآن شریف کے معانی کہنے کی جرأت بدون ان کتابون کے معانی سمجھے
ہوئے مت کیجو سوداگرون مین حساب کتاب کی نوکری بہی کرتا رہا اور سنہ
مین حضور نے مجھے بیعت بہی فرما لیا تھا اکثر حاضر حضور ہوا کرتا تھا ظاہر مین پابندی
نماز روزہ و ترک اعمال قبیحہ بہی ببرکت دستگیری حضرت صاحب نصیب تھا
مگر اخلاق سیئہ بسبب خباثت جنسی و قومی کی کہ طبیعت مین راسخ تہی وہ
دفع نہین ہوتی تہی اور نیز نوکری سوداگران کہ معاملہ اون کا رات دن انگریزون
سے پڑتا تھا حصول فیض طریقت کو مانع تہی حضور نے براہ چشم مروت
قدیمانہ دوسری صورتون کی تربیت و پرورش سے نکالکر ۹۵ھ سے خدمات
مبارک مین رکہا ہے ہرچند کہ کثافت طبعی و مادی میرے حصول فیضان
طریقت کے لایق نہین مگر حضور کے چشم مروت نے مجھے نظر انداز نہین کیا
اور بلا عمل و وجہ مجھے اور میرے متعلقین کو پرورش فرماتے رہے اور یہ احسان

حیات صوری تک خود فرماتے رہے اور بعد میں حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب اور نبیرۂ مکرم حضور سلمہما اللہ تعالی اوسی چشم مروت سے توجہ فرماتے ہین اور میری اور میرے متعلقین کی پرورش بدستور سابق جاری ہے اللہ تعالی اونکے ظاہری اعزاز اور اموال واولاد مین برکت فرماوے اور مراتب باطنی کے ترقی وترقی کرے۔ جہان یہ مروت واحسان ہے اگر نسبت طریقت نقشبندیہ سے بھی بہرہ یاب فرماوین کیا بعید ہے۔ مصرعہ

بر کریمان کارہا دشوار نیست

دعا کیجئے چھوٹی صاحبزادی صاحبہ کو پہلی مرتبہ جب وضع حمل ہوا تو عوارض نسائی پیدا ہو کر حالت نہایت نازک ہو گئی ہر قسم کا مداوا کیا گیا لیکن سودمند نہ ہوا اوسوقت (جدہ مخدومہ) بی بی صاحبہ نے حضرت صاحب قبلہ سے التجاء دعا کی آپ نے فرمایا کہ ہم دعا کے قابل نہین ہین۔ آخر حافظ اکبر حسین صاحب ایکروز حضرت صاحب قبلہ سے بضد ہوئے کہ آپ دعا فرمائیے اون سے بھی آپ نے یہی فرمایا اونہون نے عرض کیا کہ ہم لوگ جانتے ہین آپ جیسے کچھ ہین یہ فرمانا بے سود ہے آپ ضرور دعا فرماوین اوسوقت آپ نے فرمایا کہ دعا اوسیوقت قبول ہوتی ہے جب خواہش قلب سے ہو لوگون کے کہنے سننے سے اگر دعا کی جاوے اور خواہش قلب نہ ہو تو ایسی دعا پذیرا نہین ہوتی اونہون نے عرض کیا کہ آخر خواہش قلب نہ ہونے کی وجہ کیا بیٹی علیل ہے اور آپکا جی

اوسکی تندرستی کو نہین چاہتا ضرور چاہتا ہے آپ دعا تو فرمائین قبول ہو گی
اس قسم کی گفتگو کا منصب سوائے حافظ اکبر حسین صاحب کے کبھی کسی دوسرے
کو نہین ہوا۔ چونکہ حضرت صاحب قبلہ اُنکی بدرجہ غایت نازبرداری فرماتے تھے
پھر یہ مصداق

نازبران کن کہ خریدار تست

جو چاہتے تھے عرض کرتے تھے اور حضرت صاحب قبلہ اون کی ضد رکھتے
تھے چنانچہ اس مرتبہ بھی آپ نے اونکی اس زور دار التجا کو رد نفرمایا اور دعا
فرمائی چنانچہ اللہ تعالی نے صاحبزادی صاحبہ کو اس مرض صعب لاعلاج
سے شفا موہبت فرمائی۔

درخواست پنیشن

ہراس فورڈ صاحب سابق ایجنٹ جے پور ایجنٹ گورنر
جنرل ہو کر بتقریب دورہ جے پور آئے وہ اپنے زمانہ ایجنسی سے حضرت صاحب
قبلہ سے واقف تھے آپ اون سے ملے اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ پنیشن
کی درخواست کرون اونہون نے کہا کہ میر صاحب آپ ایسا قصد نکرین ہمکو تو
ریاست مین ایک آپ ہی نظر آتے ہین اگر آپ نے پنیشن کرالی تو پھر کوئی
دوسرا آدمی آپ جیسا نہین ہے حضرت صاحب قبلہ خاموش ہو رہے
لیکن ان ایجنٹ گورنر جنرل کے چلے جانے کے بعد مدت جب بابوجی کو
ریاست مین اختیارات تامہ مل گیے اور وہ وزیر ہو گیے اسوقت حضرت

صاحب قبلہ کی پنشن ہوگئی - بابو صاحب کا یہ وقت ایسا ہوگیا تھا کہ جمیع ممبران کونسل اونکی خوشامد مین مشغول رہتے تھے اور جا و بیجا اون کے اشارے پر امنّا و صدقنا کرتے تھے لیکن حضرت صاحب قبلہ نے کبھی اپنی وضع مین مطلق تغیر پسند نفرمایا اور بابو جی سے ہمیشہ مساوی مرتبہ والون کا سا برتاو کیا اپنی رائے بالکل آزادانہ دیتے تھے اور اسمین کسی کا پاس لحاظ نفرماتے تھے - بابو جی سے سر اجلاس مخاطب ہوکر فرمایا تھا

پنشن ہوگئی

	ہے قفس سے تا بگلشن شور ہے فریاد کا کیا ہی طوطی بولتا ہے اندلون صیاد کا

۷ نومبر ۱۸۸۹ء یوم پنجشنبہ تاریخ پنشن حضرت صاحب قبلہ ہے - پنشن کے لبعد بابو جی نے ایک روز حضرت صاحب قبلہ سے کہا کہ میر صاحب آپکو مجھسے یا مجکو آپ سے کوئی ذاتی رنج نہین ہے اکثر لوجہ اختلاف رائے آپس مین نوبت شکر رنجی پہونچی اب وہ معاملہ ہی نہین ہے آپ اپنا دل میرے طرف سے صاف کر لیجیے اور سید عبدالرحمن کو میرے پاس بھیجدیا کیجیے مین کوئی معقول عہدہ اونکو ریاست مین دونگا اگرچہ بظاہر اس قسم کی گفتگو بابو جی نے کی لیکن اونکے دل مین ہمیشہ کینہ رہا - گو اون کے کینہ سے حضرت صاحب کو مطلق ضرر نہ پہونچا - پنشن سے تیسرے سال میر محمد شفیع صاحب کا جےپور مین انتقال

میر محمد شفیع صاحب کا انتقال

ہوگیا اور بڑی صاحبزادی بیوہ ہوگئین اونکی عدت تمام ہونے پر حضرت صاحب

قصد حج اور بیعت صاحبزادہ صاحب

قبلہ نے سفر حج کا قصد فرمایا اور قبل تشریف بری صاحبزادہ صاحب قبلہ پدر بزرگوار راقم کو بیعت فرمایا اور بعد نوافل تہجد دو تین روز متواتر تعلیم طریقت فرمائی ورنہ اسوقت تک آن قبلہ کو آپ نے باطن کی جانب متوجہ نفرمایا تھا اور ایک مسودہ تقسیم املاک کا فرماکر صاحبزادہ قبلہ کو دیدیا کہ مبادا کوئی صورت دوسری پیدا ہو تو کار آمد رہے اور یہ تقاسمہ باعتبار ظاہر کے ضروری تھا - ان کامون سے فارغ ہوکر حضرت صاحب قبلہ معہ جناب بی بی صاحبہ جدہ مکرمہ اور بڑی صاحبزادی صاحبہ معہ چند کسان ملازمان و اقربا عازم مکہ معظمہ ہوئے ٹکٹ جہاز بذریعہ ایجنٹی بمبئی سے جیپور منگالیے گئے تھے تاکہ وہان حصول پاس پورٹ مین کوئی دقت نہ واقع ہو - بتاریخ ۱۹ شوال سنہ ۱۳۱۹ ہجری جے پور سے بمبئی روانہ ہوئے صاحبزادہ صاحب قبلہ بھی بمبئی تک ہمراہ ہوئے بمبئی پہونچکر حافظ اکبر حسین صاحب بھی الہ آباد سے آگئے - بمبئی مین اشیاء ضروریہ خرید فرماکر بانتظار جہاز سات یوم تک قیام فرمایا اور اوّل ہفتہ ذیقعدہ مین جہاز پر سوار ہوئے صاحبزادہ صاحب قبلہ بمبئی سے باچشم پرآب واپس ہوئے جہاز بعد دس یوم کے عدن پہونچا وہان دس دن بغرض قرنطینہ قیام ہوا لیکن بمبئی سے روانگی بعد

جہاز طوفان مین

پانچوین روز ہوا کی تندی سے جہاز طوفانی ہوکر چند میل واپس

آگیا جہاز کے لوگون نے حضرت صاحب قبلہ سے بحالت ہراس التجا کی کہ آپ
دعا کرین آپ نے سبکی تسکین فرمائی بارے بفضلہ تعالی جہاز کو سکون ہو گیا
اس واقعہ سے اکثر مسافران جہاز معتقد حضور ہوئے - عدن مین بہی ڈاکٹر متعینہ
قرنطینہ آپکی بدرجہ غایت تکریم ملحوظ رکہتا رہا - عدن سے روانگی کے بعد تیسرے
روز جہاز بحر الخیر جدہ پہونچا جدہ مین پانچ روز قیام رہا وہان حضرت حوا علیہا السلام
کے مزار کی زیارت کی وہان سے بعد رویت ہلال ذیحجہ شب ہی کو بسواری
شتران مکہ شریف روانہ ہوکر دوسری ذیحجہ کی تہی جب آپ وہان پہونچے
چونکہ احرام جہاز ہی مین بندہ گیا تہا اب بعد فراغ سعی و طواف بیت الحرام
احرام اوتارا اور بار ثانی بتاریخ ۷ ذیحجہ احرام حج باندہا یہ تاریخ منی مین گذری اور
حج بیت اللہ — آٹہوین کو وقت شام داخل دامن جبل عرفات ہوئے - نوین
تاریخ حج بیت اللہ فرمایا - اور اس شب کو مزدلفہ مین پہونچ گیے رات وہان گذاری
اور وہان سے کنکریان لیکر دوسرے روز منی مین رمی الجمار فرمایا اور قربانی کی اور احرام
اوتارا چوتہے روز وہان سے مکہ شریف معاودت کی اور ایک ماہ مکہ شریف مین
قیام فرمایا -

غلبہ نسبت نقشبندی — ایام قیام مکہ شریف مین آپ نے حاجی امداد اللہ صاحب
مکی رحمۃ اللہ علیہ سے اونکے مکان پر جاکر ملاقات فرمائی وہ نہایت تواضع
وتکریم سے پیش آئی - تہوڑی دیر آپ حاجی صاحب کے پاس بیٹہے ہونگے

کہ یک بیک حاجی صاحب نے فرمایا کہ اسوقت مجھپر نسبت نقشبندیہ غالب ہوتی ہے حضرت صاحب نے فرمایا کہ مین ایک دنیادار آدمی ہون یہ آپ ہی کی نسبت ہے حاجی صاحب نے تبسم فرمایا اور مثنوی معنوی کا درس حضرت حاجی صاحب کے یہان ہوتا تھا اور ادھر حضرت صاحب قبلہ بھی ہندوستان مین ہمیشہ درس مثنوی فرماتے تھے اور دور دور سے شائقین مثنوی پڑھنے آپ کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے یہ شعر پڑھا گیا ؎

درس مثنوی

کرسالہا ہم صحبتی و ہمدمی	باعناصر داشت جان آدمی

حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا کہ یہان جسم آدمی ہے اور روح مجرّد الیسی ازکے واطہر ہے کہ اوسکو تعلق جسدی مثل زندان ہے لیکن جسم قابل مصاحبت عناصر ہی اور عناصر سے جسم ہی بنا ہے۔ روح تو جسم سے متعلق کردی گئی ہے بحالت عنصری اوسکو ہم صحبتی اور ہمدمی نہ تھی البتہ جسم طوراً بعد طور عناصر سے ہم صحبت رہا ہے حاجی صاحب نے یہ سنکر مثنوی شریف کے دوسرے نسخے طلب فرمائے اور اونکو ملاحظہ فرمایا ہر مطبوعہ مین (جان آدمی) جان آدمی لکھا تھا لیکن جب ایک نسخہ قلمی نکلا اور یہ مقام دیکھا تو اوسمین (جسم آدمی) تھا۔ حاجی صاحب بہت مداح ہوئے کہ آپ کو مسائل مثنوی شریف مین درک کامل حاصل ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب رخصت ہوگئے اور جب تک مکہ شریف قیام رہا روزانہ حاجی صاحب سے ملاقات ہوتی رہی

حاجی صاحب نے اپنے مریدون سے حضرت صاحب قبلہ کی غیبت مین فرمایا کہ تم آپ کی خدمتمین حاضر ہواکرو - چنانچہ حاجی صاحب کے مریدین حضرت صاحب قبلہ کی خدمتمین تاقیام مکہ حاضر ہوتے رہے اور بیان کرتے تھے کہ ہمارا عمل حسب الحکم ہمارے شیخ صاحب کے ہے -

مکہ شریف مین آپ نے پوشیدہ طور پر بہت زر نقد خیرات فرمایا حاجی صاحب کی بھی وقت رخصت کچھہ خدمت فرمائی - پانچوین تاریخ محرم ۱۳۰۹ھ

مدینہ اطہر کو قافلہ مکہ شریف سے مدینہ مطہرہ کو روانہ ہوا - بارہوین روز مدینۃ الرسول مین جا پہونچے راستہ مین حضرت صاحب قبلہ بشوق تمام پیادہ پا چلتے تھے حرم محترم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوئے اور وہان ہوا جو معاملہ ہوا - اللہ اور اوس کا رسول عالم ہے - ۲۲ یا ۲۳ محرم کو مراجعت فرمائی - اثناء قیام مدینہ شریف مین ایک بزرگ سے جو خدمت حفاظت کفش ہائے زوار کرتے تھے آپ نے بہت دیر تک گفتگو کی خادم خاص الفو ہمراہ تھا اوس نے پوچھا کہ حضرت یہ کون صاحب تھے آپ نے فرمایا کہ یہ بڑے بزرگ ہین اور یہ خدمت اونہون نے اختیار کر لی ہے اون کی بھی آپ نے کچھہ خدمت فرمائی اور کچھہ نقد تواضع کیا - واپسی پر دس یوم مکہ شریف مین قیام کیا اور پھر وہان سے روانہ ہوکر مع الخیر جدہ ہوتے ہوئے بمبئی تشریف لے آئے - تین روز بمبئی قیام فرماکر اوائل ماہ ربیع الاول

مین دارالقیام جے پور مین پہونچے ۔ آغاز سفر حج مین جب آپ احمدآباد پہونچے مسجد مین آپ کے پاے مبارک مین ایک ایسی چوٹ لگی کہ اوسکی تکلیف مکہ شریف پہونچنے تک باقی رہی گھٹنے پر چوٹ آئی تھی چلنے مین بھی اسکی تکلیف سے تکلف ہوتا تھا آپ کا قصد تھا کہ مکہ پہونچکر اسکا علاج کیا جاویگا۔

علاج خداساز | مگر ایک عجیب قدرت خدا کی ظہور مین آئی جب آپ مکہ معظمہ پہونچے کف پاے مبارک سے خودبخود خون جاری ہوگیا ہرچند دہوکر دیکھا جاتا تھا کہ یہ خون کہان سے بہتا ہے کوئی خراش یا زخم نہ معلوم ہوتا تھا مگر خون نکلتا تھا یہ دم فاسد خارج ہوکر درد مطلق بند ہوگیا اور علاج کی حاجت باقی نرہی۔

معاودت واجتماع خدام | الغرض آپکی خبر معاودت سنکر مریدان باصفا بغرض زیارت حاضر ہوئے اور بشیشت اجودھیا ناتھ صاحب نے اس خوشی مین جے پور آگرہ مساکین کہلائے شعرا نے قصائد تہنیت عرض کیے۔ مرزا محمد بیگ مجوی جو منتسب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ تھے اون کا قصیدہ جو انھون نے اس موقع پر پیش کیا تھا زیادہ قابل ذکر ہے۔ اوسکا مطلع یہ ہے

نوبہار آمد چمن را باز خرم حال شد	شد خزان از باغ گیتی عیش و خبال شد
شام دشواری گذشت و صبح آسانی رسید	کوہ غم چون سایۂ شب بود اکنون خال شد
باز شد باب قبول دعوت بیچارگان	آنچہ بستند از سر کینہ جو فی الحال شد

الے آخرہ

حج سے واپسی کے بعد چند روز کے بتاریخ ۲۰ صفر سنہ ۱۳۱۰ھ یوم سہ شنبہ
بوقت عصر جناب مخدومہ بی بی صاحبہ جدہ مکرمہ نے بمرض فالج اس دار فانی
کو وداع فرمایا - اس صدمۂ جانکاہ سے جمیع متعلقین کو نہایت رنج و غم ہوا - منجملہ
مادّہ ہاے تواریخ کے دو قطعہ اونکے مرقد شریف پر کندہ ہین - ایک عنایت اللہ

بی بی صاحب مکرمہ کلان کا انتقال

خان قلیس کا اور وہ یہ ہے -

سپہر قربان علی راز وجبہ		شدہ در خلد برین صدر نشین
ز در رقم قلیس سن رحلت او		شد سبک دوش بفردوس برین

دوسری تاریخ مولوی سراج الدین احمد صاحب سراج نے نکالی تھی
صوری و معنوی طور پر سنین وفات اوس سے پیدا ہوتے ہین - مادہ تاریخ

	ہزار و سہ صد و دہ بست و صفر آمد	

ہے قبر شریف واقع باغ حضرت صاحب قبلہ ہے - بی بی صاحبہ ہر دلعزیز
کنبہ پرور مجیر سعیدہ زاہدہ عابدہ تھین اونکی ذات مین ایسے اوصاف
تھے جس سے عام طور پر اون کی مفارقت کا صدمہ ہوا راقم کی حقیقی دادی
تھین اور نہایت محبت فرماتی تھین اتفاق سے اونکے وقت وفات پر
مین مع والدہ صاحبہ جے پور موجود نہ تھا نانا صاحب کی خدمت مین جلیسر گیا
ہوا تھا بعد وصول تار اطلاعی ہم سب لوگ جے پور آ گئے -

عقد ثانی

مخدومہ بڑی دادی صاحبہ مکرمہ کے انتقال کے بعد ڈیڑھ سال کے

رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۱ھ کی شب مین حضرت قبلہ عالم نور اللہ مرقدہٗ نے عقد ثانی فرمایا یہ عقد مولوی سید غضنفر علیخان صاحب ابن تاج العلماء قلزم العلوم مولوی سید نجف علیخان صاحب قاضی ریاست جھجر کی صاحبزادی سے ہوا بی بی صاحبہ کا تمام کنبہ عالم بے بدل تھا اور نسب مادری سادات وزرا دہلی سے ملتا ہے خود بی بی صاحبہ اپنی ذات مین نہایت درجہ ذی استعداد

حضرت بی بی صاحبہ مکرمہ کی خاندانی حالت اور قابلیت ذاتی

فاضلہ ہین فارسی کی استعداد قابل تعریف ہے علاوہ ازین کچھ طب کچھ قیافہ وغیرہ مین بھی دخل رکھتی ہین یہ ساری تعلیم اون کے والد ماجد اور برادران مکرم معظم نے فرمائی تھی امور خانہ داری مین آن مکرمہ کی قابلیت اعلیٰ پیمانہ کی ہے نظم نہایت شستہ اور برجستہ تحریر فرماتی ہین - حق ہے - الخبیثات للخبیثین والطیبات للطیبین بیوی صاحبہ نہایت خلیق مخیر ہم لوگون پر شفیق فیاض جواد ضابط مستقل مزاج اسم بامسمیٰ صالحہ عابدہ ہین -

حضرت صاحب قبلہ سے ارادت ہونیکے باعث مشرف بہ بیعت ہو گئی تھین ایک مرتبہ حضرت صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ آج میرا جلیبیان کھانیکو جی چاہتا ہے ارشاد فرمایا بازار سے منگا لو - بیوی صاحب کہنے لگین کہ بازار سے نہین منگاؤنگی آپ خاموش ہو گئے اور اوسیوقت مردانخانہ مین بالاخانہ پر تشریف لے گئے ایک ساعت بعد ایک تھال گرم جلیبیون کا دست مبارک

ہیں لیکے گھر میں تشریف لائے اور بیوی صاحب کو عطا فرمایا ہر چند پوچھا کہ یہ کہاں سے آئیں آپ نے کچھہ نہ بتایا اور فرمایا کہ تمکو اس سے کیا غرض ہے بیوی صاحب نے عرض کیا کہ تھال نہایت خوبصورت ہے آپنے فرمایا کہ اگر پسند ہے تو اسکو بھی لیلو۔ چنانچہ وہ تھال ابتک بی بی صاحب کے پاس موجود ہے۔ حضرت صاحب خود بھی اشعار سے ذوق رکھتے تھے اکثر بی بی صاحبہ سے فرمائش کیا کرتے تھے اور مضمون ارشاد فرما کر نظم کرنے کا ایما فرماتے تھے اور پھر راقم آثم کو طلب فرما کر سنواتے۔ جب یہ خاکسار سن شعور کو پہونچا اوسوقت اکثر ایسے مواقع پیش آتے تھے۔ حضرت صاحب قبلہ کے عقد فرمانے کے وقت میں نہایت صغیر سن تھا اس قسم کی مجالس کا اتفاق اوس زمانہ میں ہوا ہے جب حضرت صاحب قبلہ نے باغ میں اقامت اختیار فرمائی ہے اگرچہ شوق حصول تصوف اور اس طرف رجحان خاطر نہایت کم عمری ہی سے تھا۔ ایک روز حضرت صاحب قبلہ ملاحظہ فرماتے تھے میں بمقتضاے فطرت طفلگی کبوتر کو ہوا میں اوڑاتا تھا اور بازی کر رہا تھا حضرت صاحب قبلہ نے بمقتضاے شفقت بعنایت

اعجاز مسیحائی	مسکرا کر فرمایا ؎

کھیلتے ہیں ترے اعجاز مسیحائی ہے		چھوڑدے پرجو ہوا میں تو کبوتر ہوجائے

ہمیشہ مجھپر ایسی شفقت اور محبت مبذول فرماتے رہے جو میرے خیال میں

حدِ بیان سے متجاوز ہے اور اس وجہ سے بمصداق ع

گر بہا سے تو مارا کرد گستاخ	یا	ناز بران کن کہ خریدار تست

اکثر راقم گستاخانہ عرض و معروض کرتا تھا اور ہوش سنبھالنے کے بعد جو خدام اور مرید عرض کرنا چاہتے تھے وہ میرے توسل سے عرض کراتے اور حضور میری التجا پر اکثر باتیں منظور فرما لیتے تھے - الغرض اس مقام پر مشتے نمونہ از خروارے - کچھ کلام بی بی صاحبہ کا جو آن مکرمہ نے وقتاً فوقتاً حضرت صاحب قبلہ کے ارشاد پر نظم فرمایا ہے تحریر کیا جاتا ہے

حمد باریتعالیٰ

اے خامہ ادا سے حمد و اور
کر صفحہ پہ اپنا سر جھکا کر

یہ حمد جناب کبریا ہے
اسپہ وہ ہر اس کی یہ جا ہے

وہ خالق دو جہان ہے بیشک
وہ مالک انس و جان ہے بیشک

بیشک ہے وہ ہی یگانہ و اور
تابع ہے جہان اوسیکا یکسر

ہے ارض سے تا بہ ہوا افلاک
سب عشق میں ہیں اوسیکے غمناک

ہر ذرہ تعشق خدا میں
بیتابی وصل کبریا میں

پھرتا ہے جہان میں مارا مارا
مثلِ مہ عالم آرا

قمری بھی محبت خدا میں
صحرا میں ہے وہ بھی ہیں صدا گو

اے مونس عاشقان کجائی | پوشیدہ ز چشم ما چرائی

ہر ذرہ ز جلوۂ تو روشن | تا کے ستم فراق با من

اور بلبل خوشنوا چمن مین | بھرتی ہے یہ کہہ کے سرد آہین

اے صانع برگ و گل کجائی | اے خالق جزو کل کجائی

آخر تو نہفتہ زما چون | ظاہر شدہ تو بر ملا چون

کوئل بھی ز رنج فرقت | یہ کہہ کے اوٹھاتی ہی قیامت

اے مقصد قاصدان کجائی | اے مطلب طالبان کجائی

مخفی ز نگاہ ما چرائی | روشن بر عارفان چرائی

وان ابر کو ہے جو آہ و زاری | عشاق کو یان ہے بیقراری

گردش مین وہان فلک ہی پیہم | سکتہ ہے یہان زمین کو ہر دم

خاموش قلم ادب سے خاموش | مست حسن بیان ہے ہو بیہوش

یہ حمد ہے حمد کا ادب کر | خاموش ہو سر جھکا ادب کر

غزلہائے نعت

جب آپ ہین شفیع حق آمرزگا ہے | پھر ہمکو کیا تردد روز شمار ہے

ثابت ہے حرف حرف سے قرآن کی مصطفے | ختم الرسل ہی خاصہ پروردگار ہے

پیک صبا مدینہ سے آتا ہے صبح و شام | اے قلب مضطرب تجھے کیون انتشار ہے

مختار دو جہان ہے تو محبوب کبریا | دنیا تری فدائی ہے عقبی نثار ہے

گردونپہ آفتاب جو روشن ہے خسروا
تیری رخ منیر کا آئینہ دار ہے

بیتاب ہو رہا ہوں مدینہ کے شوق مین
لیچل صبا اوڑا کے یہ مشت غبار ہے

یہ صاف کہدیا ہے خدا نے کہ حشر مین
الفت ہے جسکو تجہسے وہ ہی رستگار ہے

آنکھین ہوں اور خاک مدینہ ہو اور مین
کیا کیا خیال خاطر امیدوار ہے

بیشک توہی توہی باعث ایجاد کن فکان
دونون جہان مین تیرا بڑا اختیار ہے

ہر ذرہ خاک راہ مدینہ کا دوستو
مہر سپہر عظمت و عز و وقار ہے

لیتا ہے یہ بلائین مدینہ کی بار بار
نجم اسیلئے سپہر محبت شعار ہے

لو اہل حشر وہ لب معجز نما کہلے
جن پر مدار رحمت آمرزگار ہے

بے سایہ تو ہے سایۂ خلاق دو جہان
نور خدا سے رحمت پروردگار ہے

دیکھا جمال پاک تو ثابت یہی ہوا
احمد جمال قدس کا آئینہ دار ہے

پروین بہی اک فدا سے شفیع الانام ہے
کیا اوسکو خوف پرشش روز شمار ہے

دیگر

یہ دلکو کیون ملال ہے کیون شکبار ہے
کیا جوش عشق خاصہ پروردگار ہے

سیمار توریا سے صاف آشکار ہے
احمد جمال قدس کا آئینہ دار ہے

دل اشتیاق باغ مدینہ مین آجکل
مانند مرغ قبلہ نما بیقرار ہے

سایہ پڑا ہے گو ہر وندان کا اسلئے
بحر عرب مین جو ہے گہر آبدار ہے

گل نے کیا ہے چاک گریبان ترے لیے
سنبل نے بال کھولدیئے اشکبار ہے

بوے مدینہ لیکے چلی ہے نسیم صبح
گلشن مین آج آمد فصل بہار ہے

گر حسرت زیارت مژگان مصطفےٰ
برچھی بنی تو سینہ عاشق کے پار ہے

تیری نگہ سے آہوے وحشی کو انس ہو
تیری کمند زلف کا عالم شکار ہے

نقش سم براق ہے یا ماہ آسمان
مہر سپہر یا ترا آئینہ دار ہے

تیری زیارت اے شہ واللیل والضحیٰ
کیونکر کرون کہ رویت پروردگار ہے

گھر بیٹھے بیٹھے ہی نظر آون مجھ روے یار
تو مجھ پہ یہ بھی اک ستم روزگار ہے

پیراہن شفاعت عالم ترے لیے
کیا چست جامہ اے شہ رحمت شعار ہے

والشمس تیرا طرہ دستار یا نبی
یاسین تیرے گلوے مبارک کا ہار ہے

محشر مین طرفہ انکی صدائین بلند ہین
آتا ہے کون کس پہ شفاعت کا بار ہے

یہ حال ہے فراق مدینہ مین یا نبی
لب خشک چہرہ زرد ہے دل داغدار ہے

اکسیر ہے کہ سرمہ ہے یا خاک کوے دوست
خاک شفا ہے سودہ مشک تتار ہے

صنعت سے اپنی روے محمد بنا دیا
نقاش باغ دہر عجب دستکار ہے

دار و مدار کون و مکان تیری ذات ہے
تجھ سے ثبات گردش لیل و نہار ہے

گر چند روز اور جہان مین جیے تو کیا
تیرے بغیر دار جہان مثل دار ہے

کیا خوف آفتاب قیامت کا مصطفیٰ
ظل خدا ہے رحمت پروردگار ہے

روے نبی کا مجھکو تصور ہے ہر گھڑی
فضل خدا سے دل مرا آئینہ دار ہے

پروین بہت ہے عاصی و درماندہ یا نبی
تیری نگاہ لطف کی امیدوار ہے

دیگر

کس واسطے زمانہ رشک نگار چین ہے
صحرا یہ کس کی خاطر فرش زمردین ہے

عشق رسول اکرم دل سے ہوا ہے توام
یہ جسم ہے وہ جان ہے یہ نقش وہ نگین ہے

ابلیس سے بچے گر کیا مطمئن ہو خاطر
نفس لعین ستمگر اک مار آستین ہے

ہون گرچہ بے مقدر پیغ مارا ہے بیکسی نے
پہونچا دے گر مدینے تو رب العالمین ہے

واللیل اذا سجے کی تفسیر زلف احمد
والشمس کے مفسر پیشانی مبین ہے

شمس و قمر سے پوچھو دنیا مین تم پھرے ہو
ایسا کوئی مکرم ایسا کوئی حسین ہے

لفظ دنی سے شاہا یہ ہو رہا ہے پیدا
تو اوس کا ہمنفس ہے وہ تیرا ہم قرین ہے

مینا کی جدلہ وا ہین سلسبیل و کوثر
ساغر ہے مہر انور ساقی مہ مبین ہے

ورد زبان گل ہے وہ خاتم الرسل ہے
صل علی سرایان گلشن مین یاسمین ہے

انجم کی انجمن مین یہ ذکر ہو رہا ہے
تو آفتاب دنیا تو ماہتاب دین ہے

باد صبا یہ کیا ہے نافہ کوئی پھٹا ہے
دوش نبی پہ ہلتی یا زلف عنبرین ہے

دل ہر سو سے مدینہ جان کربلا پہ مائل
تن ہند مین پڑا ہے ہر شے کہین کہین ہے

کس شان سے چلے ہین امت کو بخشوانے
پیشانی ہے کشادہ اور آنکھ شرمگین ہے

وعدہ وفا کرینگے کوثر پہ وہ ملین گے
ہمدم ہمین نبی کی ہر بات کا یقین ہے

پروین ہمارے دل میں درد کی اب گلین
جز عشق روئے احمدؐ فکر دگر نہین ہے

قصیدہ کہ بحین حاضری اترولی بحضور حضرت خان صاحب علیہ الرحمہ گذرانیدہ بودند

مرا سینہ ہے مطلع آفتاب نور عرفان کا / چراغ طور ہے ہر ذرہ ذرہ اس بیابان کا
پڑا ہے جن پہ نور ذات کا پرتو وہ یہ سمجھے / ید بیضا تھا اک ادنیٰ کرشمہ حسن جانان کا
دل بے آرزو مین یہ تمنا اور باقی ہے / کہ پروانہ بنے اک شب چراغ بزم عرفان کا
کہان کی برق کیسا صاعقہ کیا چیز ہے تجلی / کوئی دیکھے تڑپنا عاشق دیدار جانان کا
تجلی سے تشفی حضرت موسیٰ کی ہو شاید / یہان مد نظر جلوہ اوسکے روئے تابان کا
الٰہی تو ہی تو ہو سامنے اس جا بھی اوس جا بھی / مبارک زاہدونکو ہو تماشا حور و غلمان کا
بتا دین تو ہمین دلدادگان گلشن ہستی / کوئی پتہ بھی ہے ایمن خزان سے اس گلستان کا
ہزارون گھاٹیان رستے مین لاکھون خندقین حائل / مگر اوڑتا چلا جاتا ہے گھوڑا شوق و ارمان کا
ادہر تحت الثریٰ زقوم ادہر فوق العلیٰ سدرہ / یہ مجلس نفس دون کا وہ نشیمن طائر جان کا
کہلونے دیکہے دنیا سمجہہ بچونکو بہلاوے / نہین دلچسپ عاقل کیلئے بازیچہ طفلان کا
وہ ہی پہنستے ہین اس جالے مین جو مکہی سے بدتر ہین / نہین مکڑی سے ممکن ہو کہ کہنا شہباز پران کا
الگ ہٹ سامنے سے زال دنیا راہ لگ اپنی / مجہے تجہہ سے کبہی دہوکا نہوگا ماہ کنعان کا

کرم غابی کی صورت خشک پر ہو بحر ہستی مین | نہ اوسکو ہین کوئی مانع نہ خطرہ موج طوفان کا
یہ جو کچھ دیکھتے ہو پردہ در کی چھپا چھم ہے | اس آلایش سے ورنہ پاک ہے دل کے ہر ایوان کا
مرے اوپر ہی اوپر ہے اثر دنیائے فانی کا | مرے اندر نہین رنگ محبت اس پریشان کا
مگر باینہمہ غافل نہین انسان پھر انسان ہے | ہمیشہ دغدغہ رہتا ہے ولین نفس شیطان کا
مگر کیا خوف مجکو نفس اور شیطان کا جبتک | کہ دل مین داغ ہے عشق شہ عبد الصمد خان کا
بیاض صبح اک روشن ورق اونکے مضامین کا | ریاض خلد اک گلدستہ اونکے باغ عرفان کا
صفائے جان نمونہ اونکے رخسار منور کا | ضیائے قلب پرتو اونکے شمع روی تابان کا
علوی چرخ اک ادنی سا درجہ اونکے مسکن کا | شعاع مہر اک مردہ چراغ اونکے شبستان کا
ہر اک شاگرد اونکا حامل سر طریقت ہے | حقیقت آشنا ہر طفل ہے اونکے دبستان کا
چلے ہین عمر بھر سوز محبت مین نہین ہیچا | اگر اونپر کرین اطلاق ابراہیم دوران کا
جہان ہو رشحہ ریز اونکی نگاہ لطف کا بادل | تو پھر دریا نہو محتاج ہرگز ابر نیسان کا
مگر کیا چیز ہے دریا اور کیا ناچیز ہے بادل | دلون پر اونکے صدقے سے پڑا پرتو نور عرفان کا
چراگاہ ضلالت مین کالانعام پھرتے تھے | اونہین وہم بھر ہین گلزار ہدایت کیطرف ہانکا
وہ قطرہ جا ملا دریا مین اور اب اونکی قیمت مین | ہمارے آہ اور نالے ہین مجے عالم برق باران کا

اوب عمر وہان ہے بس قصیدہ ختم کر دین
اور اپنے واسطے تو واسطہ دے شاہ مردان کا

تبدیل قیام | عقد ثانی سے ایک سال بعد حضرت صاحب قبلہ حسب اقتضا

حکمران مکان مذکور چھوڑنے پر مجبور ہوکر اپنے باغ مین تشریف لے آئے اگرچہ لوگون نے راے دی کہ آپ اگر مہاراجہ صاحب سے کہین گے کہ یہ مکان مجکو پسند ہے تو موجودہ مہاراجہ صاحب بھی آپ کا اتنا لحاظ فرماتے ہین کہ وہ اس بارہ مین آپ پر جبر کرنا پسند نفرماوینگے لیکن آپ نے اس بارہ مین کوشش فرمانا پسند نکیا اور اطاعت فرمان حکومت بلا جبر و اکراہ کرکے قیام شہر ترک فرمایا اور اپنے باغ مین اُٹھہ آ لئے۔

منح اخراج دفینه

اس مکان کے متعلق مشہور و مسنا جاتا تھا کہ اسمین دفینہ ہے اور حضرت صاحب قبلہ بھی تصدیق فرماتے تھے۔ جسوقت باغ مین آنے کا قصد فرمایا ہے اُن ایام مین بی بی صاحب نے خواب دیکھا کہ کوئی بزرگ با محاسن سپید فرماتے ہین کہ تم یہان سے جاتے ہو اور اس مکان مین دفینہ ہے اوسکو اپنے ساتھ کیون نہین لیجاتے اونھون نے کہا دفینہ کس مقام پر ہے اون بزرگ نے ایک تختہ سنگ مرمر پر پاؤن رکھا اور کہا کہ یہ پتھر سرکاؤ نیچے دروازہ نمودار ہوگا۔ اس مکان مین تمام فرش سنگ مرمر کا تھا اور بعض کمرون مین پچہ کاری کا کام بھی تھا اس خواب سے بیدار ہوکر ہرچند بی بی صاحب نے چاہا کہ اوس نشان دادہ تختہ سنگ کو سرکائین۔ لیکن حضرت صاحب قبلہ کسی طرح رضامند نہوئے اسی طرح ایک مکان واقع علیگڈہ مین حضرت صاحب قبلہ نے خود ہی ایک روز فرمایا کہ اسمین دفینہ ہے اور بڑی بی بی صاحبہ نے فرمایا تو نکلوا لیجیے

ارشاد فرمایا ہم تو نہیں نکالینگے اگر عبدالرحمن چاہیں تو وہ نکالینگے
اوس وقت صاحبزادہ صاحب قبلہ صغیر سن تھے لیکن بعد ایک زمانہ کے
جب آپ ہر طرح مالک و مختار ہو گیے اور حضرت صاحب قبلہ نے تمام کاروبار
ظاہری ترک کر دیا اور صاحبزادہ صاحب کو سپرد فرما دیا تھا اوس وقت بھی آنقبلہ
نے باتباع سنّت پدری اوس مکان سے اخراج دفینہ کی کوشش نکی
بلکہ اوس مکان ہی کو فروخت کر دیا۔

سفر ٹونک

الغرض حضرت صاحب قبلہ اوس مکان سے اوٹھکر اولاً بتقریب
شرکت شادی نبیرہ بڑے حضرت قبلہ مخدوم زادہ محمد عبد الرزاق خان صاحب
کے مہمان ہوئے اور اونکے ہمراہ قصبہ ٹونک تشریف لے گیے اِس قصبہ
مین مزار پر انوار حضرت میاں امان اللہ شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا واقع ہے آپ
مزار پر حاضر ہوئے وہان کا جاروب کش جو خود بھی غالباً صاحب وقوف
آدمی تھا اوّلاً حضرت صاحب قبلہ سے بہ گستاخی پیش آیا کلمات لاعمیانہ و
طاغیانہ زبان پر لایا آپ نے تحمل فرمایا اور وہ وہان سے اوٹھکر کہین دور جا بیٹھا
تھوڑی دیر بعد خود بخود دست بستہ حاضر حضور ہوا اور بالحاح وزاری تمام
آرزومند عفو تقصیر ہوا اور کہنے لگا کہ مین آپ کی عظیم شان سے واقف
نہ تھا کہ آپ ہمارے حضرت صاحب میاں امان اللہ شاہ صاحب
علیہ الرحمہ کے محبوب ہین اب للہ و للرسول میری گستاخی نادانستہ کو عفو

فرمائیے آپ نے مسکرا کر فرمایا تمنے کوئی گستاخی نہین کی نہ ہمکو تمہاری کسی تقریر سے ملال ہوا اور اگر تمنے بزعم خود کوئی تقصیر کی ہے تو اسقدر جلد استعفا کی کیا ضرورت ہے وہ عرض پیرداز ہوا کہ مجھے معاف فرمادیا جاوے میرے تسکین اسی طور سے ممکن ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو ہم معاف کرتے ہین۔

قیام باغ — بعد فراغ عقد حضرت صاحب قبلہ مع مخدوم زادہ و عروس معاودت فرمائے جے پور ہوئے اور یہان پہونچکر مستقل قیام باغ پر بہار واقع بیرون دروازہ چاندپول مین اختیار فرمالیا قیام باغ کی حالت مین ایک مرتبہ بہر کانتی بابو نے حضرت صاحب قبلہ سے کہا کہ صاحبزادہ کو میرے پاس روز بہیجا کیجیے مین اونکو ریاست مین عہدہ معقول دونگا۔ مگر حضرت صاحب قبلہ نے صاحبزادہ کو اون کے مکان پر بہیجنا پسند نہ فرمایا کیونکہ وہان جانا اپنا تنہتک تہا اس لیے کہ جمیع ممبران کونسل اور سرداران تعظیمی کو بابو صاحب تعظیم نہین دیتے تہے پہر یہ قبلہ اون سے اپنے حفظ مراتب کی بابت امید رکہنا فضول خیال فرماتے تہے۔ سندر کا قیام ترک کرنے سے پہلے صاحبزادہ صاحب قبلہ کے ایک اور فرزند تولد ہوا تہا جس کا نام فضل الرحمن رکہا گیا تہا لیکن وہ سندر ہی مین وفات پاگیا اوسکے بعد ایک صاحبزادی پیدا ہوئی جو اسوقت موجود

اولاد احقاد — ہین اور صاحبزادی کے بعد ایک اور فرزند پیدا ہوا جس کا نام

حضرت صاحب قبلہ نے حبیب الرحمن رکھا لیکن افسوس کہ اس صاحبزادہ کی عمر نے بھی وفا نہ کی۔

احوال سید ظہور الحسین صاحب باغ میں آنیکے بعد سید ظہور الحسین صاحب کی آمدورفت زیادہ ہوگئی اور اون کی نہایت بیتابانہ شوق کی حالت تھی راقم اگرچہ ابھی صغیر سن ہی تھا لیکن بوجہ رجحان فطری اونکے پاس زیادہ اوٹھتا بیٹھتا تھا اور اونکی حالت سے متاثر ہوتا تھا اوس زمانہ مین وہ لدھیانہ کے اسٹیشن ریلوے پر مہتمم تھے اور کرسٹی صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس تھا ایک مرتبہ بتقریب دورہ یہ انگریز لدھیانہ آیا اور اون کو حکم دیا کہ ہم تمہارا تھانہ دیکھین گے یہ شخص نہایت بدمزاج اور ظالم تھا چنانچہ دوسرے روز لغرض ملاحظہ تھانہ آیا اور حکم دیا کہ ہر ایک ملازم اپنا سارٹیفکٹ ملازمت اور اسناد کارگزاری ہاتھ مین لیلے اتفاقاً اونکا سرٹیفکٹ گم ہوگیا تھا اور کوئی سند حسن کارگزاری کی نہ تھی اور لوگون نے اپنی ملازمت کے ٹکٹ اور اسناد ہاتھ مین لے لئے تھے اور یہ تہیدست کھڑے تھے اوس نے جب انکو خالی ہاتھ دیکھا تو بالفاظ درشت کہا کہ تمہارے کاغذات کہان ہین اونہون نے کہا کہ سند ملازمت میرے پاس سے گم ہوگئی اور کوئی سارٹیفکٹ مجھے نہین ملا اوس نے نہایت طیش مین آکر کہا کہ تو کتنے روز کا ملازم ہے جواب دیا پندرہ سال سے نوکر ہون پھر وہ اور بھی غضبناک ہوکر بولا کہ اسقدر مدت سے نمکحرامی کرتا رہا اور اس خلاف تہذیب گفتگو سے اون کو بدرجہ

غایت رنج ہوا اور غصہ پیدا ہوا اور یہ ساکت رہے اس بے موقع سکوت پر وہ بھی برافروختہ ہوا یہانتک کہ مارنے کے قصد سے اونکی طرف بڑہا ان کا بیان ہے کہ اوسوقت مین نے دیکھا کہ حضرت صاحب قبلہ میری داہنی جانب کھڑے ہین اور فرماتے ہین کہ تم نہ گھبراؤ اللہ پاک اسکو سزا دیگا اس عرصہ مین وہ قریب پہونچا اور اُنہون نے گھبرا کر اوس طرف دیکھا واللہ اعلم کیا تصرف حضرت صاحب قبلہ کا ہوا کہ وہ ایک آہ کا نعرہ مار کر خودبخود پیچھے سرک گیا اس طرح تین مرتبہ وہ حملہ آور ہوا اور تینون مرتبہ یہی واقعہ پیش آیا کہ قریب آکر وہ اپنا دل پکڑ لیتا تھا اور آہ کا نعرہ مار کر پیچھے سرک جاتا تھا اور بہت لوگ ملازم وہان موجود تھے سب نے یہ معاملہ بچشم خود دیکھا مگر وہ بھی اس درجہ سخت تھا کہ باوجود اس واقعہ کے اپنی حالت کو اتفاق پر محمول کر کے کارروائی سحانہ کو انجام پر پہونچایا جاتے وقت سید ظہور الحسین صاحب نے استعفا لکھکر اوس کی پیشی کے منشی کو دیدیا۔

ریگو صاحب اسٹیشن ماسٹران کی حالت سے کچھ واقف تھے وہ انسپکٹر جنرل کے بنگلہ پر گئے اور اوس سے کہا کہ آپنے ظہور الحسین مہتمم اسٹیشن سے جو سخت مزاجی برتی اوس کا نتیجہ خطرناک ہے کیونکہ یہ مسلمانون کا پادری ہے میرے ساتھ پانچ چھہ برس سے ہے مین اسکے حالات سے واقف ہون یہ محض پولیس افسر نہین ہے اور پہران سے آکر کہا کہ صاحب اپنی حرکت سے پشیمان ہین تم کوئی عمل تکے خلاف نہ کرنا اوسی روز سہ پہر کو جب وہ سیر پر بیٹھا

ہواکام کر رہا تھا دفعتاً معہ کرسی کے زمین پر گر پڑا اور نہایت درد اوس کے قلب
مین پیدا ہوا کہ کئی دن بیتاب رہا ڈاکٹر موجود رہے۔ ریگو صاحب اسٹیشن ماسٹر
نے ان سے کہا کہ تم بہی اوسکی مزاج پرسی کو چلو اور کوئی ایسا کام نکرو کہ صاحب
کی تکلیف کا انجام نوع دگر ہوجاوے۔ اونہون نے کہا کہ مین نے کوئی فعل ایسا
نہین کیا جس سے اوسکو مضرت پہونچانا مقصود ہو البتہ مجھے اوسکی بدتہذیبی
اور درشتی سے نہایت ملال ہوا اور یہ مصداق (اہانۃ العبد اہانۃ المولیٰ)
ہے الغرض وہ چھ روز تک اوسی حالت مین لدہیانہ رہا اور علاج ہوتا رہا اسکے
بعد لاہور روانہ ہوا ریل مین پھر اوسکو وہی دورہ ہوا اور قریب کے اسٹیشن پر
پہونچکر اپنی میم کو بذریعہ تار اطلاع کی کہ فوراً لاہور پہونچو مین نہایت سخت بیمار ہون
لاہور مین ۳ ماہ کامل اوسکا علاج ہوا آخرالامر جناب باریمین اوس کا عجز قبول ہوا
کہ جانبری ہوگئی مگر اوس نے درخواست تبادلہ بہیجکر پنجاب سے چلا جانا پسند
کیا چنانچہ وہ بدل گیا اوسکی جگہہ وار برٹن صاحب مقرر ہوئے اون سے
سید ظہور الحسین صاحب کا نہایت اتحاد ہوگیا جب وار برٹن کی تعین کی
خبر انکو پہونچی بعض لوگون نے ان سے کہا کہ یہ کرسٹی صاحب سے بہی بُرا ہے
وہ تیز مزاج نہایۃ متحمل نقصان رسان ہے اس خبر سے ان کو نہایت تردد ہوا لیکن
حضرت صاحب قبلہ نے خواب مین فرمایا کہ تم نہ گہبراؤ تمہارا موجودہ افسر تم سے
نہایت خوش رہےگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایام قیام واربرٹن صاحب مین

اپر کسی دوسرے کو تفوق نہیں ہوا۔

ایک روز لدھیانہ میں امامت کر رہے تھے مقتدیوں میں سے حکیم ظفر احمد وغیرہ چند اشخاص نے دیکھا کہ حضرت صاحب قبلہ امام کی امامت کر رہے ہیں حکیم ظفر احمد متغیر الحال ہو گئے لیکن دوسرے لوگوں نے بعد نماز متحیرانہ پوچھا کہ یہ کون بزرگ آپ کے آگے کھڑے تھے اوسوقت تک ظفر احمد بھی مشرف بہ بیعت نہیں ہوئے تھے اس واقعہ کو دیکھکر جے پور حاضر ہوئے اور حضرت صاحب قبلہ سے التجائے بیعت کی چنانچہ پذیرا ہوئی اور یہ داخل حلقۂ غلامان سلسلہ ہوئے۔ سید ظہور الحسین صاحب کی وجہ سے پنجاب کے اکثر لوگ معتقد ہو گئے تھے اور آرزومند اخذ بیعت تھے۔ ان لوگوں کے جے پور آنے میں بہت دشواریاں ہوتی تھیں اور چونکہ سید ظہور الحسین صاحب کی کیفیت ایسی ہو گئی تھی کہ فیضان متعدی ہوتا تھا اس لیے حضرت صاحب قبلہ نے ان کو پنجاب کے واسطے اجازت اخذ بیعت عطا فرمادی۔ ان ایام میں ایک خادم حاضر ہوئے اور اپنا حال اس طرح عرض کیا کہ غلام بسواری ریل اپنے وطن جاتا تھا بدقسمتی سے ایک مقام پر دوسری گاڑی سے تصادم ہوا جب نوبت میری ہلاکت کی پہونچی ناگہان دیکھا کہ حضور نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑا اور مجھکو خوفناک جگہ سے صحیح وسالم اوٹھا کر ریل سے باہر محفوظ مقام پر کھڑا کر دیا میں کان ہی

اموات گھر جانے کا قصد ملتوی کر کے سید ہا قدمبوسی کے واسطے حاضر ہوا
ہون اِن ایّام مین میر بہاؤ الدین احمد صاحب کا قصبہ جلیسر مین انتقال ہو گیا
راقم و صاحبزادہ صاحب قبلہ و والدہ صاحبہ جلیسر گئین وہان سے واپسی
کے چند روز بعد راقم کا برادر عزیز سید حبیب الرحمن بمرض خناق بتاریخ
۲۲ ذیحجہ چہارشنبہ ۱۳۱۶ھ سیّارہ گلشن فردوس ہوا اور اس واقعہ سے
جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ والد بزرگوار اور مخدومہ والدہ صاحبہ کو بدرجہ
غایت صدمہ ہوا یہان تک کہ والدہ صاحبہ غایت الم کی برداشت نہ
کر کے علیل رہنے لگین اور اسی غم مین بتاریخ ۵ رجب ۱۳۱۷ھ ہجری یوم
جمعہ اس دار فانی سے عازم سرائے جاودانی ہوئین - اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُون

تعمیرات احاطہ باغ اصطبل وغیرہ دو لڑکیان ہمشیرہ راقم اور ایک راقم اس طرح
تین اولادین یادگار چھوڑین اور اپنے فرزند عزیز کے ہم پہلو باغ مین آسودہ ہین
مان بیٹون کی قبر پر ایک معقول حجرہ معہ گنبد حضرت صاحب قبلہ نے
تعمیر فرمایا باغ مین آنے کے بعد چند قطعہ مکانات معہ اصطبل و چہار دیواری
باغ اور ایک مسجد حضرت صاحب قبلہ نے تعمیر فرمائی تھی اور جدا گانہ
قطعات مین صاحبزادہ صاحب قبلہ اور حضرت صاحب قبلہ اقامت پذیر ہوے مسجد

مسجد جو ابتک جے پور مین مشہور ہے نہایت اعلیٰ درجہ کی عمارت ہے
کہ شہر مین دوسری مسجد اس انوار کی نہین - طلائی اور نقرئی کام محرابون مین

کیا گیا تھا۔ یہ مسجد باغ میں آنے سے قبل ہی حضرت صاحب قبلہ نے بطور عیدگاہ تیار کرائی تھی باغ میں آنے کے بعد صاحبزادہ صاحب قبلہ نے باہتمام خود اسکو از سر نو تعمیر بصورت مسجد کرایا تاریخ بنا مسجد آیہ کلام ربانی (فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۵) سے پیدا ہوتی ہے اور والدہ صاحبہ کی تاریخ وفات اغفر لہا سے نکلتی ہے برادر عزیز کا سنہ وفات اس مصرع سے برآمد ہوتا ہے ع

شد بفردوس بریں معصوم گل اندام آہ

قبور پر اور مسجد میں قطعات تاریخ مکتوب اور موجود ہیں۔

سفر سرہند باغ میں آنے کے بعد حضرت صاحب قبلہ بغرض زیارت روضۂ امام ربانی مجدد دستور الف ثانی ؓ سرہند شریف تشریف لے گئے تھے اس موقع پر جمیع مریدین پنجاب خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور بہرہ اندوزی فیوضات باطنی کرتے رہے۔ سائیں توکل شاہ صاحب نقشبندی علیہ الرحمہ

سائیں توکل شاہ نے جو پنجاب میں مشہور صاحب ارشاد بزرگ تھے جب آپکی تشریف آوری کی خبر سنی تو اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ تم سب لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو چنانچہ وہ لوگ حاضر حضور ہوئے۔ سید ظہور الحسین صاحب کا بیان ہے کہ میں نے سائیں صاحب سے پوچھا کہ آپ خود حضرت صاحب قبلہ کے پاس کیوں نہیں تشریف لیجاتے جواب دیا کہ میں چند بار قصد کر چکا ہوں

کہ حاضر ہون مگر سید صاحب منع فرماتے ہین۔

ایام قیام جےپور مین حضرت صاحب نے آگرہ مین ایک کمرہ اور تیار کرایا تھا اور بعد پنشن ایک سرا ے خرید فرمائی جو قریب اسٹیشن واقع ہے۔

خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل

مولوی تراب علی صاحب وکیل ساکن علیگڈھ بڑے حضرت صاحب قبلہ سے بیعت تھے اون کے صاحبزادہ خواجہ محمد یوسف صاحب نے بھی امتحان وکالت پاس کرکے علیگڈہ مین وکالت شروع کی تھی لیکن بوجہ ہم صحبتی سید احمد خان اونکے عقاید متزلزل ہوگیے تھے اور بزرگان دین کی عظمت نظر سے جاتی رہی تھی (معاذاللہ) حضرت صاحب قبلہ کو بحین تشریف بری اترولی بحالت قیام علیگڈہ اپنے والد کے پیر صاحب کا جانشین سنکر بغرض امتحان ملاقات کی۔ لیکن اونپر اس درجہ حضرت صاحب قبلہ کی عظمت اور اعتقاد طاری ہوا کہ چند روز مین آرزومند حصول شرف بیعت ہوئے چنانچہ حضور قبلہ عالم نے اون کو بیعت فرمایا۔

خواجہ صاحب کا ایک مقدمہ ذاتی ہائی کورٹ مین پیش ہوا اسکی طرف سے انکو تشویش تھی پیشی مین جاتے وقت حضرت صاحب قبلہ کو تار دیا کہ میرے حق مین دعا فرمائی جاوے کہ مین کامیاب ہون آپ نے دعا فرمائی چنانچہ وہ بفضلہ تعالی ببرکت دعا سے حضرت صاحب قبلہ کے مقدمے مین کامیاب ہوئے۔

افاقہ سید وصی احمد از جنون سید وصی احمد نواسہ حضرت صاحب کسی وظیفہ مین بے ترتیبی ہو جانے کی وجہ سے جو اونہون نے بلا اجازت حضرت صاحب قبلہ کے پڑہا تھا مسلوب الحواس ہو گیے اور مطلق برہنہ ہو کر کلمات دیوانگی سے بکتے تہے ہر قسم کا علاج کیا گیا مگر سود مند نہوا آخر الامر حضرت صاحب قبلہ کے آبدم کردہ کے استعمال سے سکون ہوا اب بہی وہ کامل طور پر صحیح العقل نہین ہین لیکن اتنا افاقہ ضرور ہوا کہ امور ضروریہ کی اہتمام مین ہرج واقعہ نہین ہوا ۔

صاحبزادہ صاحب قبلہ کا عقد ثانی صاحبزادہ صاحب قبلہ کے عقد ثانی کی حضرت صاحب نور اللہ مرقدہ کو فکر تہی اکثر مقامات سے خود طلبگاری ہوتی تہی آخر مین میر مؤید علی صاحب ساکن جالندہر کی جو حضرت صاحب قبلہ کے سلسلہ نسبی مین ہم جدی سادات سے ہین دختر نیک اختر کی خبر دریافت ہونے پر توسل میر مقدس علی صاحب پیام و سلام طے ہو کر تاریخ عقد مقرر ہوئی حضرت صاحب قبلہ معہ صاحبزادہ صاحب قبلہ اور راقم و دیگر چند احباب روانہ بسمت پنجاب ہوے دہلی مین بابو سید احمد علی صاحب چیف گڈس کلرک ریلوے مرید حضرت صاحب قبلہ نے تمام ہمراہیون کی دعوت کی وہان سے روانہ ہو کر انبالہ قیام فرمایا یہان پنڈت بہاری لال و منوہر لعل صاحبان مریدان حضور نے برات کی دعوت کی پہر سرہند شریف مین قیام فرمایا راقم پہلی مرتبہ حاضر ہوا تہا ایک قصیدہ حضرت امام صاحب رض

کے روضۂ اقدس میں جو لٹکا دیا گیا ہے منقبت میں عرض کر کے دیگیا تھا۔ وہو ہذا

قصیدہ در منقبت حضرت امام ربانی مجدد دستور الف ثانی شیخ احمد رضی اللہ عنہ نقشبندی سرہندی گذرانیدہ خاکسار ضعیف البنیان سید انوار الرحمن بسمل عفی عنہ

جان برلب آمدہ اے سیدی و مرشدی
دل ز دستم میرود یا دستگیرم خذ بیدی

کن ترحم بہر محبوب خدا بر حال من
زنگ دل بزدا ز قلبم اے امام مہتدی

اے مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبند
کردہ نور احمدی در ذات او جلوہ گری

مسند آرائے شریعت حلہ پیرائے طریق
ساقی بزم حقیقت حامل نور نبی

ساختہ پرداختہ جسمت ز طین مصطفی
جان تو جان محمد نفس نفس احمدی

مخزن علم لدنی معدن اسرار غیب
منبع انہار فیض خاتم پیغمبری

ہست ذاتت فخر جملہ اولیا و اصفیا
زانکہ از حق محی دین و محی سنت آمدی

نور چشم مصطفی و عاشق و معشوق ہم
قرة العین ابوبکر و عمر عثمان علی

گفت احمد عالمان امتم مثل رسول
در مقامات شفاعت کار تو کار نبی

نام سرہند و شدہ سرہند مشہور انام
زانکہ تو سلطان ہند و فخر جملہ عالمی

نفس شیطان کرد بسمل آبدہ ہستو غریب
پرتوے ز انوار خود اے مظہر سر خفی

سرہند شریف سے روانہ ہوکر بخیر مستقیم جالندھر پہونچے اور تاریخ ۲۷ رجب ۱۳۱۸ھ شب جمعہ صاحبزادہ صاحب قبلہ کا عقد ہوا۔ جالندھر مین اکثر پنجابی حضرات حاضر ہوئے اور بہرہ اندوز شرف بیعت ہوئے جالندھر سے واپسی پر صاحب زادہ صاحب قبلہ راقم کے عقد کی تیاری مین مصروف ہوگئے۔ چنانچہ بغرض انصرام اہتمام امورات عقد ماہ شعبان مین آگرہ سے چلے گئے رمضان المبارک وہان گزرا لیکن حضرت صاحب قبلہ اسوقت تک جے پور ہی مین تشریف رکھتے تھے دوسری تاریخ شوال المکرم کی تھی کہ حضور قبلہ عالم یہان سے روانہ ہوکر آگرہ تشریف لیگئے اس موقع پر جمیع متعلقین و مریدین آگرہ مین جمع ہوئے اور روزانہ حلقہ و توجہ ہوتی تھی۔

مرزا نثار علی بیگ صاحب پر توجہ مرزا نثار علی بیگ خلیفہ محمدی شاہ صاحب الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کہ بجائے خود صاحب حال و صاحب ہدایت بزرگ ہیں ہمیشہ حضرت صاحب قبلہ کی خدمت مین معتقدانہ حاضر ہوتے تھے شادی کے موقع پر التجا کر کے حلقہ مبارک مین شریک ہوئے اور انپر کیفیت طاری ہوگئی اس موقع پر حضرت صاحب قبلہ نے راقم کو اجازت شرکت حلقہ و توجہ عطا فرمائی ورنہ اس سے قبل بوجہ صغارت سن توجہ مین حاضر ہونے کی اجازت نہ تھی۔

راقم کا عقد الغرض بتاریخ ۱۹ شوال المکرم معہ شائقین برات حضرت صاحب

قبلہ جدّامجد راقم وصاحبزادہ صاحب والد بزرگوار راقم روانہ دہلی ہوئے علیگڈہ کے اسٹیشن پر خواجہ محمدؐ یوسف صاحب نے برات کو دعوت دی۔ سیدنا ظہور الحسین صاحب بہی برات کے ہمراہ تھے اور اسی زمانہ مین مین نے درخواست کرکے حضور قبلہ عالم سے اونکی صحبت مین بیٹھنے کی اجازت حاصل کی خواجہ صاحب سے اور سیدنا ظہور الحسین صاحب سے گفتگوے رقابتانہ ہوتی تہی چنانچہ خواجہ صاحب نے اونکو مخاطب کرکے اسٹیشن علیگڈہ پر باواز بلند یہ شعر پڑہا ؎

براو رانہ بیا سختے کینم رقیب		جہان وہرچہ دروہست از تو یار از ما	

برات دہلی پہونچی اور تاریخ ۲۰ شوال ۱۳۱۸ھ یوم جمعہ موافق ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء بعد عصر راقم کا عقد بنت سید مقدس علیہ صاحب دختر زادی حضرت قبلہ عالم سے ہوا اور کابین نامہ پر خواجہ محمدؐ یوسف اور سیدنا ظہور الحسین صاحب کی گواہی ہوئی اس تقریب کے بعد آگرہ ہوتے ہوئے ہم لوگ جے پور پہونچگئے

راقم کو بیعت — یہان پہونچکر تاریخ ۲۵ فروری ۱۹۰۱ء مطابق ۵ ذیقعدہ ۱۳۱۸ھ شب دوشنبہ کو حضرت صاحب قبلہ نے مجکو اور بہائی سید آل احمد صاحب کو بیعت فرمایا۔

بی بی صاحبہ سے عفو تقصیر — مجکو باقتضاء نزاکت رشتہ و باثر استماع گفت و شنید اعدا جناب بی بی صاحبہ مدظلہا سے رنج رہتا تہا اور اون کو اپنا مخالف خیال

کرتا تھا حالانکہ وہ نہایت درجہ شفیق تھین اور ہم لوگون کو خاصکر مجکو
اپنی حقیقی اولاد سے برابر عزیز رکھتی تھین مگر بوجہ کم سنی اور کم فہمی کے
اس کے خلاف سمجھتا تھا اور اکثر اُن مخدومہ سے بگستاخی پیش آتا تھا
ایک روز حضرت صاحب قبلہ نے بی بی صاحبہ سے فرمایا کہ کیا تم
چاہتی ہو کہ انوار تم سے عفو تقصیر کراوے اور پھر ہمیشہ مطیع و منقاد رہے
اس گفتگو کے بعد غالبًا اوسی شب مین نے خواب مین دیکھا کہ حضرت
صاحب قبلہ فرماتے ہین کہ تم اپنی دادی صاحبہ سے اپنی گستاخیون
کی معافی چاہو۔ بیداری کے بعد مین نے لاابالی پن سے اس خواب
کا کچھ خیال نہ کیا دوسرے روز پھر یہی معاملہ ہوا اور یہ بھی فرمایا کہ تم خطا
معاف نہ کراؤگے تو ہم تمسے ناراض ہو جاوینگے۔ اس خواب سے
بیدار ہو کر مین کشمکش و پیچ مین مبتلا ہو گیا اور مجھے بی بی صاحبہ سے عفو
تقصیر کراتے ہوئے شرم و حجاب دامنگیر ہوئی الغرض وہ روز ارادہ ہی ارادہ
مین تمام ہوا شب سیوم دیکھا کہ حضرت صاحب فرماتے ہین۔ ہم تمسے
دو مرتبہ کہہ چکے تم نہین سنتے اب بھی تم ہمارے کہنے کے مطابق عمل
نہین کروگے تو ہم یہ کہتے ہین کہ اپنا اسباب یہان سے اوٹھالو اور کہین اور
جاؤ۔ اس بیداری پر مین نہایت متحیر اور منتشر الحواس ہوا اور مین نے
قصد حتمی کیا کہ اس شرم و حجاب کو ترک کرکے بی بی صاحبہ مخدومہ سے آرزو مند

عفو تقصیر ہوں چنانچہ دوسری شب کو میں بی بی صاحبہ مکرمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت صاحب قبلہ تشریف رکھتے تھے لیکن آپ کے بشرہ مبارک سے مطلقاً آثار برہمی پیدا نہ تھے اور یہ آپکا کمال اخفا تھا میں نے دست بستہ آزروے عفو تقصیرات کی اور آیندہ کے واسطے عہد اطاعت کیا چنانچہ آن مکرمہ نے بکمال شفقت مجھے سینہ سے لگایا اور میری خطاہاے ماضیہ پر قلم عفو پھیر دیا اوسکے بعد سے الحمد للہ کہ ابتک کوئی امر مجھسے آن مکرمہ کی مرضی کے خلاف سرزد نہیں ہوا اور میں ہمیشہ جویاے رضا رہتا اور آن مخدومہ بھی ہمیشہ شفقت بیغایت فرماتے رہیں۔ حضرت صاحب قبلہ میرے اس طرز عمل پر کمال خوشنود ہوے اور میرے ساتھ کمال شفقت فرمانے لگے۔ ان ایام میں حضرت صاحب قبلہ نے مکرر کتاب بوستان مجکو خود پڑہائی اور مقامات تصوف سمجھائے اور کچھ حصہ کیمیاے سعادت کا بھی تعلیم فرمایا پھر بطور خود اوس کا ورد فرمانیکا حکم دیا۔

حکیم حفیظ الدین صاحب | حکیم حفیظ الدین ساکن ضلع انبالہ کے حلقہ غلامی میں داخل ہونے کے بعد کیفیت اچھی ہو گئی تھی بیماری سرطان میں اون کا انتقال ہوا وقت مرگ یہ شعر پڑہتے تھے ؎

	دم نکلجاے یہ صورت دیکھکر خاتمہ ہی آپ ہی کے نام پر	

ان کے جنازہ پر مولوی احمد حسین بجنوری نقلنویس کالکٹری ضلع انبالہ اور احمد سعید انبالوی نے حضور قبلہ کو امام سے آگے کھڑا بچشم سر دیکھا یہ دونوں حضرات متوسلین خاندان چشت سے ہیں حکیم صاحب مرحوم کو جسوقت غسل دیا گیا اور جسوقت قبر میں رکھا گیا معرفت حاجی عبد الصمد صاحب کے اور چند غیر لوگوں کو بھی حکیم صاحب کا قلب دکھایا سب نے جاری بتایا یہانتک کہ بعض نے انتقال میں شک کیا اور کہتے تھے کہ ابھی روح نہیں نکلی ہے -

انا للہ وانا الیہ راجعون ہ

پنڈت بہاری لال

پنڈت بہاری لال نہرو کے رشتہ دار پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب کے ہیں اور حضرت صاحب قبلہ کے معتقد ہیں کالکٹری انبالہ میں کلرک ہیں اون کو سید ظہور الحسین صاحب نے ایک فرزند پیدا ہونے کی دعا دی تھی - چنانچہ لڑکا پیدا ہوا غالبًا دو سال بعد پنڈت صاحب کی اہلیہ آگرہ اپنے بھائی کے گھر آئی ہوئی تھی وہاں اتفاقًا یہ تذکرہ ہوا کہ لڑکے کی عمر اس قابل ہوگئی ہے کہ کچھ بولے مگر یہ نہیں بولتا اوس کا دہن کھولکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بچے کے حلقوم میں کوا نہ تھا - ڈاکٹروں کو دکھایا گیا سب نے یہ کہا کہ یہ لڑکا بولیگا نہیں - اسپر سب کو نہایت تشویش ہوئی زیادہ دوا دوش کی گئی مگر سبھوں نے متفقًا یہی کہا کہ بچہ گونگا ہی رہیگا کسی دوا سے فطری نقص پورا نہیں ہوسکتا - بچہ کی ماں اپنے شوہر کو مضطربانہ اس واقعہ کی اطلاع دیتی

رہے ایک روز سید ظہور الحسین صاحب لدھیانہ جاتے اتفاقاً اپنے سے
انبالہ گئے۔ ہماری لال نہایت ملول اون سے ملے اور خلوت میں کہا کہ آپکے
دعا سے اچھا لڑکا پیدا ہوا جو گونگا بہرا ہے۔ اس وجود سے تو عدم بہتر تھا
اونہوں نے کہا کہ میں انشاء اللہ پھر دعا کرونگا چنانچہ اونکا بیان ہے کہ لدھیانہ
واپس ہونیکے بعد ایک روز بعد نوافل تہجد حضور قبلہ عالم کی جانب میںنے
رجوع کیا کلمات تسکین ارشاد ہوئے آگرہ میں غالباً اوسی روز بچہ کی ماں نے
خواب دیکھا کہ حضرت صاحب قبلہ معہ سید ظہور الحسین صاحب آگرہ اوسکے
پاس تشریف لائے ہیں اور حضرت صاحب قبلہ سید ظہور الحسین صاحب سے
فرما رہے ہیں کہ یہ ڈاکٹروں کا خیال غلط ہے اس بچہ کے کوّا بفضلہ تعالیٰ
موجود ہے صبح کو اوس نے بیدار ہو کر فوراً لڑکے کا موںہہ کھولکر دیکھا کوّا
موجود تھا اوس نے اور لوگوں کو دکھایا سب نے کہا کوّا موجود ہے پھر ڈاکٹروں
کے پاس بچہ کو بھیجا اب اونہوں نے کہا کہ کوّا موجود ہے مگر حیرت ہے کس
طرح پیدا ہو گیا بچہ کی والدہ نے یہ سب سرگزشت اپنے شوہر کو لکھی جب انبالہ
آئی اوسوقت حضرت صاحب قبلہ کا حلیہ شریف بیان کیا جس سے یقین
واثق ہوا کہ حضور نے صرف ہمت فرمائی۔

سید ظہور الحسین صاحب نے بوجہ ضعف اور ناطاقتی کے کشتہ فولاد کا استعمال
کیا بے احتیاطی سے زائد مقدار کھا گئے جس سے سیلان خون ہو گیا اطبا

نے ماء الجبین کی تجویز کی چنانچہ ماء الجبین دیا گیا دوران علاج میں عریضہ ادب متضمن احوال بحضور انور بہیجا چونکہ شیخ عبداللہ صاحب کو بہی مرض احتراق ہوگیا تہا اس وجہ سے زیادہ پریشان ہوئے حضرت صاحب قبلہ نے جواب طمانیت بخش رقم فرمایا جس دن گرامی نامہ پہونچا اوسی شب کو سید ظہور الحسین صاحب نے بعد نوافل تہجد بحالت غنودگی دیکہا کہ حضرت صاحب قبلہ عالم تشریف لائے اور ایک ظرف مین پانی تہا جسکو خود نوش فرماکر پس خوردہ سید صاحب کو دیا کہ پی جاؤ اوسیوقت آنکہ کہل گئی وہ سمجہہ گیے کہ مرض دور کردیا گیا اور ہمت فرمائی گئی چنانچہ صحت کامل ہوگئی اور کوئی شکایت پہر نہوئی۔

سید صاحب کے بقیہ حالات ایک روز سید صاحب اسٹیشن انبالہ کے ویٹنگ روم مین لیٹے ہوئے تھے پنڈت بہاری لال اون کے پاس موجود تہے غالبًا شب کے بعد جب بہاری لال رخصت ہوگیے اور یہ کچہہ نیم خفتہ ہوئے دفعتًہ ایک مہیب شکل کشیدہ قامت برہنہ اندام اُنکے سینہ پر سوار ہوگئی۔ یہ کچہہ متردد ہوئے تہے کہ دیکہا کہ حضرت صاحب قبلہ معہ بڑے حضرت صاحب اور میان امان اللہ شاہ صاحب علیہما الرحمہ تشریف لائے حضرت صاحب قبلہ نے اس شکل کی گردن پکڑلی اور سینہ پر سے کہینچ لیا ایک آواز خوفناک پیدا ہوئی اور وہ شکل غائب ہوگئی۔

حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا کہ یہ ہمارے حضرت صاحب ہین اور آپ میان صاحب ہین اس کے بعد آپ تشریف لے گیے اور وہ سو گیے۔

جس زمانہ مین سید ظہور الحسین صاحب کی پہلی شادی ہوئی تھی بعض اشخاص نے ایک خانگی معاملہ مین اونپر سحر کرایا وہ اس حال سے مطلق بیخبر تھے اوس زمانہ مین شیخ صاحب حیات تھے اور انکے پاس نگینہ مین مقیم تھے چند روز تک متواتر ہر شب انکو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شے ان پر حملہ آور ہوتی ہے۔ یہ کچھ پڑھتے تھے جس سے وہ دفع ہو جاتی تھی ایک شب غالبًا بعد انقضاء مدت عمل سحر یہ سونے کو لیٹے تھے کہ کوئی شخص انکے سینہ پر چڑھ گیا لیکن اسوقت ہی حضرت صاحب قبلہ عالم معہ شیخ صاحب تشریف لائے حضرت صاحب نے شیخ صاحب سے فرمایا کہ اسکو دفع کردو شیخ صاحب نے اوسکو ان کے سینہ پر سے اوتار لیا۔ وہ غائب ہو گیا۔

اسی طرح یہ ایک روز نگینہ مین محلہ کی مسجد مین سے بعد نصف شب اوٹھکر مکان گیے راستہ مین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی نامعلوم شخص ہمراہی کر رہا ہے مگر اونہون نے کچھ خیال نہ کیا جسوقت پلنگ پر لیٹے ایک شخص گیروا کپڑے پہنے ہوے انکے پاس جا بیٹھا اوسکو دیکھکر یہ ڈرے اوسیوقت ایسا

معلوم ہوا کہ حضرت صاحب قبلہ معہ شیخ صاحب تشریف لائے اور پلنگ کا حصار فرمادیا یہ اور ٹہلکر ہوئے بیٹھ گئے۔ حضرت صاحب قبلہ عالم نے اوس شخص کو پکڑ کر زمین پر زور سے پھینکا کہ وہ چیخ اوٹھا اور غائب ہوگیا۔ جو واقعات اس کتاب مین سید صاحب اور شیخ صاحب کے متعلق درج کیے ہین وہ باستثنا بعض سید صاحب سے معلوم ہوئے ہین۔

سید صاحب کی تبدیلی ریلوے پولیس سے ضلع پولیس مین ہوگئی کیونکہ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل افسر اعلی نے شکایت کرکے تبدیلی کرائی تھی ضلع پولیس مین پہونچنے پر چند روز ان کو لائن مین رکھا گیا پھر ایک تہانہ پر متعین کردیا گیا یہ تہانہ ایک کوردہ تہا کہ کوئی مسلمان اوسمین نہین رہتا تہا اور نہ کوئی مسجد تھی کہانے کو صرف نقولات میسر آتی تہین اونکو نہایت تکلیف تھی تمام دن دیہات اور علاقہ مین پھرنا پڑتا تہا مہینہ مین دو روز سے زیادہ تہانہ مین قیام کا حکم نہ تہا ایک روز اونکو مراقبہ مین حکم ہوا کہ ادنی تکلیف سے اس درجہ پریشان ہونا شیوہ عشاق نہین۔ چنانچہ اوسیوقت اونہون نے توبہ و انابت کی اس واقعہ سے تیسرے روز خواب مین حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا کہ تم نہ گہبراؤ عنقریب تمہاری تبدیلی ہوجاویگی۔ ان کو ایک ہفتہ اوس تہانہ مین گذرا تہا کہ صاحبزادہ صاحب قبلہ والد بزرگوار کا گرامی نامہ اون کو ملا جسمین آپ نے اون کو طلب فرمایا تہا کہ جلد حاضر ہوکر شریک شادی ہو انہون نے درخواست

رخصت بھیجکر حضرت صاحب قبلہ کی جانب رجوع کیا کہ ابھی رخصت
لے چکے تھے اور ایک ہفتہ حاضری کو گزرا تھا مگر ببرکت دعاے حضرت
صاحب قبلہ رخصت منظور ہو گئی اور یہ سرہند شریف آکر شریک براءت
صاحبزادہ صاحب قبلہ ہوئے۔ جالندھر پہونچنے پر ان کو اطلاع ہوئی
کہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے تمہارے تبادلہ کے کاغذات بخلاف تحریر اسسٹنٹ
انسپکٹر جنرل ریلوے کے انسپکٹر جنرل کے پاس اتفاق راے کیواسطے بھیجے
ہیں یہ حال حضور سے زبانی عرض کیا کہ اسسٹنٹ سخت مخالف ہے
چند مرتبہ شکایت کر چکا ہے اور ریلوے پولیس میں لینے سے انکار کرتا
ہے اور یہ ظن قوی ہے کہ انسپکٹر جنرل اسی ادنی معاملہ میں اسسٹنٹ کے
خلاف راے نہ دیگا۔ حضرت صاحب قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ
اسسٹنٹ کی مخالفت سود مند نہ ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ باوجود ریلوے
میں کوئی جگہ خالی نہونے کے انسپکٹر جنرل نے ریلوے میں تبادلہ کرکے
رخصت دیدی اثناء رخصت کے ہفتہ اول ہی میں ایک ڈپٹی انسپکٹر ریلوے
پولیس کا مر گیا اوسکی جگہ یہ بدل دئے گیے انقضاے رخصت پر درخواست
توسیع رخصت سہ ماہہ دی اسسٹنٹ نے نامنظور کی اوسوقت ضرورت
ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی ہوئی معلوم ہوا کہ بجنور میں ڈاکٹر سول سرجن کے
اب حصول سرٹیفکیٹ کی طرف سے نا امید ہوئے۔ کیونکہ کوئی مرض تو تھا ہی نہیں

پھر التجا بحضور قبلۂ عالم کی گئی - خدائے پاک کی ایسی قدرت نمایان ہوئی کہ دفعۃً سول سرجن بذریعہ تار کے تبدیل ہوگیا اور اوسکی بجائے ڈاکٹر سبحان علی انچارج سول سرجن مقرر ہوکر بجنور پہونچے - دوسرے روز یہ اون سے ملے اور بغیر کسی تعارف سابقہ بلا دقت سرٹیفکٹ حاصل کرلیا اور جب یہ سرٹیفکٹ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل کے پاس پہونچا اوس نے پھر بھی رخصت نامنظور کی اور متواتر تار بطلب تاکید حاضری دئے اونہون نے نقل سرٹیفکٹ و نقل حکم اسسٹنٹ اعلیٰ افسر انسپکٹر جنرل کے پاس بھیجدئے آخرکار اسسٹنٹ سے رپورٹ طلب ہوئی اوس نے سرٹیفکٹ بھیجکر سخت شکایت کی کہ یہ سرٹیفکٹ کسی نیٹیو ڈاکٹر سے حاصل کیا گیا ہے ورنہ وہ دراصل بیمار نہین ہے اونہون نے اس عرصہ مین متوحش ہوکر استعفا بھی بھیجدیا جو اسسٹنٹ نے بہ ثبوت سرکشی و سرتابی اعلیٰ افسر کے پاس بھیجدیا - باہمہ انسپکٹر جنرل کے حلاس سے رخصت سہ ماہی منظور ہوگئی اور استعفا نامنظور کیا گیا اس رخصت کے انقضا پر یہ شملہ گئے اور کوشش کرکے ایک سال کی فرلو حاصل کرلی جس کے اجرار احکام پر سیدنی اسمتہ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل کو نہایت صدمہ ہوا -

علالت طبیعت بوجہ پیچش - سنہ ۱۳۱۹ھ مین حضرت صاحب قبلہ کو مرض پیچش کی سخت شکایت پیدا ہوئی یہان تک نوبت پہونچی کہ ایک شب مین

پچاس پچاس دست آئے خاصکر ایک شب اس قدر تکلیف ہوئی کہ نوبت
اجابت تراسی مرتبہ پہونچی اور بوجہ شدت تکلیف حضرت صاحب قبلہ نے
چشم مبارک بند کر رکھی تھی اس حالت میں آپنے ملاحظہ فرمایا کہ دو بزرگ
سپید ریش نورانی شکل کی حضور کے پاس تشریف لائے اور کچھہ دیر کھڑے
رہے بجز دیدار انکی صورت دیکھنے کے حضرت قبلہ کو تسکین ہوئی اس علالت
کی خبر پر دور دراز سے اکثر مریدین حاضر ہوگئے تھے شب مذکور کے دوسرے
روز باوجود اسکے کہ ابھی مرض کو ازالہ نہوا تھا حضور قبلہ عالم نے مجھے حکم
فرمایا کہ لب لباب شریف ہمارے سامنے پڑھو چنانچہ بعض مقامات سے
کتاب مذکور مینے پڑھی اس موقع پر سید ظہور الحسین صاحب اور حاجی
الطاف حسین صاحب اور ملا عبد الکریم و رحیم خان وغیرہ نسبت زدہ
مریدین اور حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ موجود تھے مثنوی ختم کرنے پر
آپنے فرمایا کہ ہمکو اب آرام ہے ہمکو اب آرام ہوگیا یہ کلمہ تینبار فرمایا اور باوجود اس
حالت کے کہ بے استعانت حرکت دشوار تھی پلنگ سے خود اوتر کر کھڑے
ہوگئے اور فرش پر بیٹھکر خط اصلاح بنوائی اسوقت بچشم حال دیکھا گیا کہ
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم معہ ارواح جمیع خواجگان طریقت
عالیہ نقشبندیہ ودیگرے حضرت صاحب قبلہ تک تشریف لائے و نسبت
مصطفوی وفیضان احمدی کی تاثیر جمیع حضار پر پرتو افگن تھے چنانچہ

صاحبزادہ صاحب قبلہ نے بھی یہ خیال فرمایا کہ بالیقین اسوقت بزرگان
سلسلہ نے ہمت فرمائی اور سید صاحب نے علی الاعلان اسبات
کو کہا ہے پھر کو بمقتضائے وفور تکلیف چند کلمات مایوسانہ زبان پر آگئے
جس کا انتشار عوام دست بدامن ہوا چنانچہ صاحبزادہ والا تبار نے یوسف میان
صاحب وکیل معتقد حضور سے کہا کہ قبلہ عالم کی بیماری کا حال مولوی عبد القیوم
صاحب بخاری مجذوب صاحب خدمت سے ذکر کرو اور دیکھو کہ اون کی زبان
سے کیا نکلتا ہے مگر یوسف میان صاحب نے عذر عدم علم مقام قیام مجذوب
صاحب پیش کر کے معافی چاہی واقعہ مسبوق الذکر کے بعد قریب مغرب
خود بخود بخاری صاحب ٹہلتے ہوئے باغ مین آگئے اور سیدھے دولتسرا
اندرونی کی جانب چلے اتفاقاً خدمتگار خاص حضور قبلہ عالم نے روکا اور کہا کہ
اندر زنان خانہ ہے ٹھہرئیے پردہ ہوجانے کے بعد جائیے گا وہ مسجد مین تشریف
لے آئے بعد الفراغ نماز مین اور جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ بخاری صاحب
کو ہمراہ لیکر حضور مین حاضر ہوئے اوسوقت اور چند برادران طریقت خیر سگالان
مزاج وہان پر حاضر تھے اول بخاری صاحب نے بحضور قبلہ عالم سلام عرض
کیا اور مزاج پرسی کی اسکے بعد بولے کہ ہم حکما آپکی عیادت کے واسطے
آئے ہین آپ تندرست ہوگئے ہین اب کوئی شکایت باقی نہین رہی۔
اس کے بعد حضرت صاحب کی تعریف و توصیف کرتے رہے حضور نے

راقم سے ارشاد فرمایا کہ اون کو کہانا کہلا دو - اور جناب قبلہ گاہی صاحب قبلہ کو اور مجکو ایما فرمایا کہ انکے پاس حاضر رہو بخاری صاحب زنانخانہ سے باہر مسجد مین آکر بیٹھے تا تناول طعام کبھی مجذوبانہ بڑ مارتے تھے کبھی ہوش و حواس کی باتین کرتے تھے اس اثناء مین دفعۃً چونک اوٹھے اور جلد ہی سے مصلا سے مسجد اوٹھا کر بچھایا اور صاحبزادہ صاحب قبلہ گاہی مدظلہ کو اوسپر بٹھایا اور کہا کہ آپ صاحب سجادہ ہین یہان تشریف رکھین اور اوس کے بعد دعا کے واسطے ہاتھ اوٹھائے اور دعا کرتے رہے پھر بڑ بارتے چلے گیے - بدانست خاکسار غالبًا - وہ اس غرض سے مامور ہوئے تھے کہ حضرت صاحب قبلہ کو اگر دربارہ علالت اشتباہ ہو تو اوسکو زبانی عرض کر کر رفع کرین چنانچہ اسی روز سے حضرت صاحب قبلہ کی طبیعت جادہ اعتدال پر آنے لگی یہانتک کہ بروز جمعہ باوجود عدم اجازت اطبّا آپنے غسل صحت فرمایا اور دولتسرائے اندرونی سے باہر تشریف لائے دعاگویان دولت نے خوشیان منائین خواجہ محمد یوسف صاحب اور سید ظہور الحسین صاحب نے اس خوشی مین مجلس میلاد شریف منعقد کی راقم نے تہنیت مین قصیدہ کہا جس کے اشعار جو یاد ہین درج ذیل کیے جاتے ہین -

قصیدهٔ تهنیت صحت حضور قبلهٔ عالم نور الله مرقده
از راقم بسمل عفی عنه

لله الحمد شب هجر باتمام رسید — مژده بادا با صبا سحر وصل دمید
چه سحر شانه کش گیسوی شبهای مراد — چه سحر آئینه چهرهٔ صبح امید
نه سحر بلکه سپیدای دل عاشق زار — نه سحر بلکه تماشای ضیاء خورشید
چه سحر مخزن رحمت که جهان بندارد — گوهر طبع سلیم و صدف عقل سدید
چه سحر مائده فیض الٰهی در روی — نور عرفان همه جا بیجل و غش گشت پدید
بلبل دل شده در باغ طرب نغمه سرا — سروسان قمری جان از رهن طوق رهید
یک طرف شوق تکلم بزبان سوسن — یک طرف دیدهٔ نرگس همه آماده دید
یک طرف زلف کشاده سر سنبل بدعا — یک طرف چهرهٔ گل خنده زنان گشت پدید
متحیر شدهم از حسن عروسان چمن — کین چه نغمیست چه فرحت چه تماشیست پدید
ناگهان داد ندا هاتف غیبی ز فلک — ایها الناس مبارک بشما باد نوید
حضرت قدس مآبی بسلوک منزل — مبتلا شده به بلا صدمه آن بود شدید
کرده اتمام مراتب وبفضل ایزد — غسل فرموده برون آمده خوش خندید
روز آدینه که از روی خبر فضلش هست — جمع کرده بخود این فضل و شده روز عید
گفت برجیس و عطارد بهم از یک دیگر — مدح ممدوح نگارم بانداز جدید

زمزمہ سنج ہست شدم از فرط سرور
بلبل آسا کہ سحر چون گل تو خاستہ دید

مطلع ثانی

میر قربان علی ہادی راہ توحید ۔ ہست راہش ہمہ از سنّت و قرآن مجید
گرد جاری بجہان چشمۂ انوار و فیوض ۔ شرق تا غرب منور شد ازان ذات سعید
کار یابی تو بتاند کہ باتمام رسد ۔ در گلستان تمنائے من ای شاخ امید
با خدا باشی با خلق نمائی شغلے ۔ ہمچو حرفی کہ زند کاتب قدرش تشدید
عالم علم لدنّی بر موزات و نکات ۔ تا پذیرفت ز ذات تو تصوف تجدید
خیر خیرہ اللّٰہ سزاوار تو ہست ۔ بہر او از ہمہ اشکستہ گزیدی تجرید
گر بابشار بر آئی نہ بود خطرہ زکس ۔ ہیچ بیخوف بنا شد چو نمائی تہدید
وقت آمد کہ بسویم نظرے باز کنی ۔ جان بلب آمدہ اے از تو مرا صد امید

از معاصی شدہ زار آمدہ سوئے انوار
ہان ازین ورطہ برون آر و بفرما تائید

صاحبزادہ صاحب کو جانشین فرمانا

اس علالت کے بعد صحت یابی کے وقت حضرت صاحب قبلہ نے صاحبزادہ صاحب قبلہ پر توجہ خاص فرمائی جس سے آن قبلہ کی حالت میں تغیر عظیم ہوا اس کے بعد خرقہ خلافت و عصائے طریقت و اجازت اخذ بیعت عطا فرمائی اور خلافت نامہ تحریر فرمایا جس میں

آن قبلہ کو اپنی جگہہ جانشین فرمایا اور اپنے مریدون پر عطاے اجازت و سلب اجازت کا اختیار بخشا۔

مین نے خود خواہش کر کے قبلۂ عالم مد ظلہ العالی سے سید صاحب کی صحبت گزینی کی اجازت لی تہی اور حضرت نے میرا رجحان خاطر بحد دیکہکر اجازت عطا فرما دی تہی چنانچہ مین نے استفادہ شروع کیا سید صاحب کا برتاو مجہسے وہ تہا جو شیخ صاحب کا اونسے تہا فرق اتنا تہا کہ ابتدا اون کا تعلق شیخ صاحب سے ہوا تہا اور تمام مراحل مین تکالیف برداشت کر چکنے کے بعد حضرت صاحب قبلہ سے بیعت کرا دیا تہا میرا تعلق ارادت حضرت صاحب قبلہ سے مستحکم ہو چکا تہا اوس کے بعد مین نے انکی صحبت اختیار کی تہی۔ اور وہ بہی باجازت۔ پس مین ان سے من کل الوجوہ لوازم شیخوخیت ملحوظ نہین رکہہ سکتا تہا کیونکہ جس امر مین حضرت صاحب قبلہ کا حکم اور اون کی خواہش مختلف ہو اوس مین میرا فرض تہا کہ حضرت صاحب قبلہ کے حکم کا اتباع کرون۔ پہلے میرا یہ خیال تہا کہ ان کی ارادتمندی کو دیکہتے ہوے اسبات کی امید بالکل نہین تہی کہ کبہی شیخ سے اختلاف کرین گے کیونکہ مدار تصوف استرضاے شیخ پر ہے۔ مگر واقعات نے اسکے خلاف صورت اختیار کی یعنی میرے ہی بارے مین اون سے بعض ایسی باتین سرزد ہوئین جو حضرت صاحب کے موجب ملال و تکدر خاطر ہوئین جسپر حضرت صاحب

راقم آثم

قبلہ نے اون کو شستنبہ فرما دیا۔ آخر الامر ایک مدت تک اپنی حرکات پہ مصر رہنے کے بعد وہ بغرض عفو تقصیر حاضر ہوئے اور حسب ایمائے مبارک حضور قبلہ عالم مجھ سے طالب معافی ہوئے اس واقعہ کے بعد اون کا سلسلہ حاضری سہ ماہہ منقطع ہوگیا حتی کہ بحین مرض وصال حضور قبلہ بھی نہ حاضر ہوئے۔

سید مقدس علی صاحب کا انتقال چند روز بعد سید مقدس علی صاحب خویش حضرت صاحب قبلہ جو ان ایام میں ناظم دوسہ تھے علیل ہو کر جے پور آگئے چند روز علاج ہوا اس اثنا میں اونپر فالج ہوا اور علالت یوماً فیوماً خطرناک ہوتی گئی چونکہ نظامت خالی تھی اور ناظم صاحب یہ چاہتے تھے کہ کوئی غیر شخص اس جگہ پر مقرر نہ ہو اسلیئے جناب قبلہ گاہی صاحب نے مدظلہ دوسہ کی نظامت پر جانا منظور کیا اور کوشش فرمائی چنانچہ آن قبلہ کا تقرر کار نظامت پر ہوگیا اسی اثنا میں ناظم صاحب کا انتقال ہوگیا راقم نے تاریخ وفات اس مصرعہ سے نکالی ع

رفت ازین دار فنا قدسی نژاد

حضرت صاحب قبلہ نے جس وقت یہ خبر سنی فرمایا۔ قطعہ

اے دل صدائے مرگ ترا ہم شنیدنیست	صبح اجل بمطلع عمرت دمیدنیست
چیزے شکار کن کہ بمیدان روزگار	این مرکب حیات نہ دائم دویدنیست

اس واقعہ کے بعد جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ کا قیام مستقل دوسہ میں

ہوگیا۔ راقم حاضر حضور رہا۔ ان ایّام حاضری مین عجائب غرائب تصرفات اور عنایتین میرے حال پر مبذول رہین۔ بجائے میرے اگر دوسرا شخص ہوتا تو خدا جانے کس مقام تک پہونچتا گرہ

گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ	بہ آب زمزم و کوثر سپید نتوان کرد

چند واقعات مختصراً ذکر کیے جاتے ہین۔

حضرت صاحب قبلہ کا معمول تھا کہ بعد عشا کے چاء نوش فرماتے تھے ایک دن مین حاضر تھا حضور نے چاء نوش فرمانے کے قصد سے شکر طلب فرمائی اوسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ کیا اچھا ہو اگر حضرت صاحب آج مجھے اپنا پس خوردہ عطا فرمائین۔ حضرت نے شکر چاء مین ڈالکر ایک جرعہ نوش فرمایا اور پھر مجھے وہ پیالی عطا فرما دی اور فرمایا کہ آج تم بھی پی لو۔ جے پور مین ایک مجذوب صاحب خدمت قادر شاہ نامی رہتے تھے۔ مین نے حضرت صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ میرا جی چاہتا ہے اون کو دیکھون۔ آپ نے فرمایا مجاذیب سے فائدہ بہت کم پہونچتا ہے۔ اور نقصان اکثر۔ ایک روز ایک مقام پر مینے اون کو دیکھا لیکن چونکہ شناسائی نتھی یہ نہ سمجھا کہ یہ مجذوب صاحب ہین۔ اونہون نے مجکو بیٹھا دیکھکر پان بنایا اور لاکر مجھے دیا پھر مین نے بحالت نادانستگی اوسکو کھالیا پان سونہہ مین پہونچتی ہے تغیر حال ہوا کہ مقام قلب پر کوئی شخص پتھر مارتا ہے سنا دیکھا

کہ حضرت صاحب قبلہ نے جب قلب کے قریب پہونچا ایک ہاتھ اوسپر مارا جب سے وہ پتھر اولٹ گیا میں جو وقت حضور میں حاضر ہوا فرمایا کہ ہمنے تم سے ذکر کیا تھا کہ حجاو یب سے فائدہ نہیں پہونچتا۔

ایک روز میں بحالت اعتکاف مسجد میں سوتا تھا سونے کی حالت میں برہنہ ہو گیا تہمد سرک گیا خواب میں دیکھا کہ ایک شخص ضعیف مجھہ سے فرماتے ہیں میاں صاحبزادہ یہاں ہم رہتے ہیں جسم کی ستر پوشی کا خیال رکھنا چاہئے خواب سے جاگنے پر بحالت بیداری بھی میں نے اونکو دیکھا اوس دن صبح حضرت صاحب قبلہ خلاف معمول میرے پاس حجرۂ مسجد میں آئی اور بسبیل تذکرہ مجھہ سے فرمایا کہ ہمارے طریقہ میں اجنّہ بیعت ہیں۔

صاحبزادہ صاحب قبلہ نے مسجد میں ایک جن صاحب کو دیکھا اور آپ سے باتیں ہوئیں اپنا نام پتہ بتایا آن قبلہ فرماتے تھے یہ جن صاحب جلالی ہیں

ایک دن مسجد میں پنجشنبہ کے روز حلقہ ہورہا تھا ایک نئے شخص موددبا بیٹھے نظر آئے اور بعد فراغ حلقہ غائب ہو گئے۔ حضرت صاحب قبلہ کی زبان مبارک سے معلوم ہوا کہ جن تھے۔ راقم کا گمان قوی ہے کہ مندر میں بعض اجنّہ نے حضور سے بیعت کی۔

مین نے حضرت صاحب قبلہ سے دہلی مزارات پر حاضر ہونے کی اجازت لی چنانچہ دہلی پہونچکر اکثر اکابر اولیا کی یہاں حاضر ہوا۔ حضرت قطب صاحب

کے مزار پر عجیب واقعہ دیکھا جو نا قابل بیان ہے۔ شاہ عبدالعزیز شکر بار رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جسوقت حاضر ہوا نماز عصر کا وقت تھا میں مزار شریف پر مراقب بیٹھا تھا اس حالت میں اوس ویران مسجد میں جو شاہ صاحب کے مزار پر واقع ہے اذان سُنی لیکن موذن نظر نہ آیا مزارات کی کیفیت قابل تحریر نہیں۔

اندنوں میں حضرت صاحب قبلہ نے مجھے لب لباب شریف از ابتدا تا انتہا خود پڑھائی اور مقامات تعلیم فرمائے۔

حضرت صاحب قبلہ نے عالم رؤیا میں اس خاکسار کو حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف فرمایا یہ اوسوقت کا واقعہ ہے جب میں باجازت حضور اجمیر شریف پہلی مرتبہ حاضر ہوا۔ میں آرزو مند تھا کہ حضور بعد فراغ نوافل تہجد مجھے اپنی خدمت میں بٹھائیں ایک روز نوافل سے فارغ ہو کر باہر مردانہ میں تشریف لے آئے اور بالاخانہ پر مجھے ہمراہ لے گئے اور اپنے سامنے بٹھایا تھوڑی دیر بعد ایک شعر پڑھا اسوقت جو کرم خاص مجھپر تھا وہ نا قابل اظہار ہے۔ شعر یہ تھا ؎

اے نسیم سحر آرامگہ یار کجا است		منزل آن مہ عاشق کش عیار کجا است

نماز صبح تک میں خدمت میں حاضر رہا اور فریضہ فجر حضور قبلہ کے پیچھے ادا کیا۔

زمان شاہ صاحب زمان شاہ ایک بزرگ صاحب حال وراز سن ساکن ریاست ٹونک حضرت صاحب قبلہ کی خدمت مین حاضر ہوئے نہایت مبارک الحال آدمی تھے ان کی عمر تقریباً ایکسو بیس سال ہے۔ حضرت صاحب قبلہ سے عرض کرنے لگے کہ اگرچہ عمر مین مین آپ سے بڑا ہون لیکن طریقت مین آپکو اپنا پیر جانتا ہون حضرت صاحب قبلہ اون کی بہت مدارات فرماتے تھے مگر یہ باادب تمام پیش آتے تھے۔

مدنی صاحب ان ایام مین ایک مدنی صاحب برکت علی شاہ نامی حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آرزوے حصول توجہ کی چنانچہ آپ نے اونپر توجہ فرمائی ایک مستانہ کیفیت اونپر طاری ہو گئی اور مجھسے فرمایا کہ میان صاحبزادہ حضرت کی قدر کرو تمہارے گھر مین آفتاب روشن ہے مین ہند و عرب مین بہت جگہہ پھرا ہون لیکن ایسے انفاس بہت کم نظر آئے ہین۔ ہندوستان مین حضرت کے علاوہ حاجی وارث علی شاہ صاحب کو مین نے دیکھا ہے۔ ان مدنی صاحب کی عجیب کیفیت تھی سنا گیا کہ اجمیر شریف مین طوائف کا گروہ ان کے گرد رہتا تھا اور یہ ہر ایک سے بیٹی بیٹی کہکر باتین کرتے تھے ایک روز دیکھا کہ برہنہ سر برہنہ پا چلے آتے ہین آنکھین سرخ ہین اور زبان پر بار بار حافظ علیہ الرحمہ کا یہ شعر ہے ع

آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

انہین ایام مین ایک اور بزرگ جوان عمر خوش رو حاضر ہوئے ہر وقت روتے رہتے تھے اور کاکلین رخسار پر ڈالے رکھتے تھے احرام سپید باندہا ہوا تھا حضرت صاحب قبلہ سے آرزومند توجہ ہوئے آپ نے اونپر توجہ فرمائی اور یہ فرمایا کہ میان درویش صفت باش وکلاہ تتری دار - یہ فقیرون کی صورت بنانا کچہہ فائدہ نہین ہوتا اونہون نے سر تسلیم خم کیا -

ایک بزرگ ایک اور نقشبندی فقیر اور عالم حاضر ہوئے اور کچہہ استفسار کیا آپ نے اون کی تسکین فرمائی وہ یہ قطعہ پڑہتے ہوئے رخصت ہوئے

یک شبی مجنون بخلوت گاہ راز	گفت کای پروردگار بی نیاز
از چہ نامم تو مجنون کردہ	عشق لیلی در دلم چون کردہ
گردہ خار مغیلان پاشم	می بری شبہا بگردون نالشم
ای خدای من ازین زاری من	تو چہ خواہی زین گرفتاری من
ہاتفش گفتا کہ ای مرد غریب	در محبت کردم این غمہا نصیب
عشق لیلی نیست این کار منست	حسن لیلی عکس رخسار منست

خوش نماید گرچہ شبہای تو
ذوق ہا دارم بیارب ہای تو

اور ایک بزرگ خلیفہ اخوند صاحب سنبری رحمتہ اللہ علیہ حاضر حضور ہوئے اور درس مثنوی مین جو آپ فرمایا کرتے تھے شریک ہوئے -

حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ کا اس عرصہ میں معمول تھا کہ پنجشنبہ کے دن جے پور آجاتے اور جمعہ کے روز بعد شرکت حلقہ شب جمعہ واپس دوسہ تشریف لیجاتے تھے۔

بی بی صاحبہ کی علالت

اس عرصہ میں مخدومہ بی بی صاحبہ کو دورہ مرض عجیب پیدا ہوکر حسب ملحوظ میں ایسی حالت ہوجاتی تھی کہ زبان بند ہوکر بر و اطراف و تشنج پیدا ہوتا تھا۔ ہرچند ڈاکٹری یونانی علاج کیا گیا افاقہ نہوا حضرت صاحب قبلہ فرماتے تھے کہ دوا سے کچھہ فائدہ نہوگا ناچار علاج ترک کیا گیا۔ جسوقت یہ دورہ ہوتا حضور دعا دم فرماتے اور آب دم کردہ دہن میں ڈالا جاتا معًا افاقہ تامہ ہوجاتا تھا اور ایسی صورت ہوجاتی تھی کہ گویا بالکل صحت ہوگئی۔

میں نے ایک درود شریف حسب حکم مبارک لکھا جس کو آپ نے پسند فرمایا اور مجھے دعاے خیر دی اوس درود شریف کو طبع کرایا گیا اور آپ نے مہر خاتم مبارک سے مزیّن فرماکر جمیع مریدوں کو حکم ورد یومیہ دیا صلوۃ الاعتصام اوس درود شریف کا نام ہے اِن ایّام میں راقم نے ایک عجیب واقعہ دیکھا بحالت خواب ایک مجلس مبارک ایک مکان عالی شان میں منعقد نظر آئی روشنی نہایت پاکیزہ مصفّا ہورہی تھی اور وسط مکان میں ایک تخت بچھا ہوا تھا مجلس میں جو لوگ حاضر تے اکثر اون میں وہ خدّام تھے جن کو میں پہچانتا تھا اور بعض ایسے تے جن سے شناسانہ تھا یکبارگی حضرت قبلہ

عالم نور اللہ مرقدہٗ تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر ایک تاج تھا لیکن
اوسپر ایک پارچہ سپید لپٹا ہوا تھا اور حضرت قبلہ کے ساتھہ جناب صاحبزادہ صاحب
قبلہ گاہی مدظلہ بہی آئے آپ نے آن قبلہ کا ہاتھہ اپنے دست مبارک مین لیا
اور اُس تخت پر بیٹھا دیا پھر اپنے سر مبارک سے تاج اوتار کر آنقبلہ کے سر پر رکھہ
دیا اور وہ پارچہ سپید تاج سے دور فرمایا اوس پارچہ کے جدا ہوتے ہی ایک
جواہر شکل بیضہ بکمال آب و تاب نظر آیا جس نے تمام روشنی کو ماند کر دیا اور
اور اوس کے ضوء نے تمام مکان کو منور کر دیا ایک ساعت بعد مجھہ سے
فرمایا کہ ادہر آؤ اب دیکھا تو اوس مکان کے پہلو مین ایک دروازہ نظر آیا حضور
قبلہ مجھے اُس دروازہ مین اپنے ہمراہ لے گیے۔ ایک اور کمرہ نظر آیا اس مین
یہی تخت بچھا ہوا تہا یہ کمرہ بہ نسبت کمرہ اولیٰ کے مختصر تہا اور یہان کوئی دوسرا
شخص بجز حضور کے اور مجھہ ناصبور کے نہ تہا آپ نے تنہائی مین اوس تخت
پر مجھکو بٹھایا اور ایک تاج جو پہلے سے اوس تخت پر رکھا ہوا تھا اپنے دست
مبارک سے میرے سر پر رکھا پھر مجھہ سے ایک کلمہ فرمایا جو قابل تحریر نہین سحًا
آنکھین کھل گیئن اور مین بیدار ہوا۔ بتاریخ سیوم محرم الحرام حضرت صاحب
قبلہ جے پور مین بڑے حضرت صاحب کی فاتحہ فرمایا کرتے تھے اس موقع پر
آپ نے وہ مندیل جو آپ کے پاس تہی اور بڑے حضرت صاحب قبلہ کو
میان امان اللہ شاہ صاحب رحمہم اللہ سے پہونچی تہی آپ نے جناب

صاحبزادہ صاحب قبلہ کے سر پر اپنے دست مبارک سے باندہی معًا
آنقبلہ پر جذب و بیخودی طاری ہوگئی - ایک ساعت بعد اوس منڈیل
اوتار کر حضرت صاحب قبلہ نے اپنے پاس رکھہ لیا۔

بابو عبداللہ خان صاحب بابو عبداللہ خان نائب اسٹیشن ماسٹر جے پور ہین
اون سے وجناب صاحبزادہ صاحب قبلہ سے مراسم اتحاد ہین اتفاقًا اونکا
تبادلہ کہیں اون کا جو ایک قصبہ ہے ہوگیا- اِن ایّام مین وبا، ہیضہ کہیں اون مین
پہیلی ہوئی تہی - اِس سبب سے یہ نہین چاہتے تہے کہ وہان جائین و ہان
پہونچنے پر خود بہی مبتلائے ہیضہ ہوگئے پہر تو بہت گہبرائے صاحبزادہ صاحب
مدظلہ کے پاس خط بہیجا کہ میرے واسطے حضرت قبلہ عالم سے دعا کرائے کہ
میری بدلی پہر بدستور جے پور ہوجاوے جب اونکے دو تین خطوط آئے
جناب قبلہ نے مجہہ سے فرمایا کہ تم حضرت صاحب سے عرض کرو کہ عبداللہ خان
درخواست تبادلہ بہیجتے ہین اور وہ عرض کرتے ہین کہ حضور میرا خیال رکھین
چنانچہ مین نے حضور سے عرض کیا فرمایا اچہا ہم خیال رکہین گے وہ
درخواست بہیجین چند روز بعد اون کا خط آیا جس سے معلوم ہوا کہ اونکے
بدلی جے پور کی ہوگئی - حضور سے اطلاع کی گئی فرمایا ہان ہمکو پہلے
ہی معلوم ہوا تہا۔

حضرت قبلہ عالم کے ایک خادم محمد خان نامی کے ایک عزیز مقدمہ

آتشِ زندگی ناخوش ہوگئے کوئی امید رہائی کی نہ تھی محمد خان نے حضور کی خدمتمین تار بھیجا کہ حضور اس معاملہ مین صرف ہمت فرمائین چند روز بعد دوسرا تار آیا کہ کل تاریخ پیشی ہے یہ تار جوابی تھا آپ نے لکھوا دیا کہ اللہ پاک پر نظر رکھو بعدہٗ اطلاع آئی کہ اون عزیز محمد خان کی رہائی ہوگئی اور وہ بیجرم ثابت ہوگئے حافظ احمد حسین صاحب جنکا تذکرہ سابقاً کیا گیا ہے اب اکثر حاضر ہوئے۔

آتما رام نامی ایک ہندو موحد جے پور مین رہتا تھا جس اوم کرتا تھا۔ اوس کی نسبت مشہور تھا کہ وہ سوا ڈیڑھ سو برس کی عمر ہے وہ بڑے مہاراجہ صاحب کے زمانہ سے حضرت صاحب کی خدمتمین حاضر ہوتا تھا پہلے اوس نے کوشش کی کہ آپ پر اپنی روحانیت سے تاثیر ڈالے مگر کامیاب ہونے پر معتقد ہو گیا۔

خواجہ صاحب کا حج اور انتقال ان ایام مین کچھ روز قبل خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل مرید حضور بغرض حج مکہ شریف گئے بعد فراغ حج مدینہ طیبہ حاضر ہوئے وہاں اونکو حکم ہوا کہ تم اپنے شیخ کی خدمتمین حاضر رہو چنانچہ والا حج سے فارغ ہوکر سیدھے جے پور حاضر ہوئے چند روز رہکر اپنے وطن علیگڈھ چلے گئے وہاں جاکر بیمار رہنے لگے حضرت صاحب قبلہ سے اپنے گھر رونق افروز ہونیکی التجا کی چنانچہ آپ راقم کو ہمراہ لیکر علیگڈھ تشریف لے گئے مجھے بڑے حضرت صاحب قدس سرہ کے مزار پر اپنے ہمراہ حاضر کرایا حضرت صاحب قبلہ کے

سے جے پور واپس ہونے کے چند روز بعد خواجہ صاحب کا انتقال ہوگیا۔ آخر مین اون کی حالت اچھی ہوگئی تھی اور درد و سوز پیدا ہوگیا تھا۔

حافظ احمد حسین صاحب کو عطائے اجازت

حافظ احمد حسین صاحب جے پور حضور کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے آپ نے اون کو اجازت خلافت عطا فرمائی اور شجرہ عالیہ بخشا راقم کو حکم کیا کہ اسپر ہماری طرف سے اجازت تحریر کردو۔ چنانچہ حسب الارشاد راقم نے اجازت تحریری شجرہ کی پشت پر تحریر کردی اور مہر مبارک جو راقم کو سپرد فرمادی تھی شجرہ پر کردی۔

مخدومہ بی بی صاحبہ کے صاحبزادہ بھائی سید مشتاق حسین صاحب گھر سے کسی امر پر بگڑ کر بمقتضائے الشباب شعبة من الجنون مفقود الخبر ہوگیے اون کی جدائی مین مخدومہ کا حال نہایت متغیر ہوا حضرت صاحب قبلہ سے بارہا ملتجی ہوکر طالب دعا کی اور پوچھا کہ آپ از روے کشف فرمادین کہ وہ کہان ہے آپ نے تامل کے بعد فرمایا کہ انشاء اللہ وہ تمسے ملجاوین گے اس سے زیادہ بیان کرنے کا حکم نہین ہے۔ اون ایام مین مخدومہ بی بی صاحبہ نے خواب دیکھا جسمین تاریخ و وقت معاودت فرزند عزیز بتا دیا گیا چنانچہ وہ خواب لکھہ دیا گیا بعد چند ایام کے وہ فرزند مع الخیر سفر دور دراز سے واپس ہوئے

فالج اول

حضرت صاحب قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ کو دفعة مبتلا سے مرض فالج ہوئے شق راست پر فالج گرا بیہوشی و سکر طاری رہنے لگا اس مرتبہ صاحبزادہ

صاحب قبلہ نے ماسٹر سید حامد حسین صاحب مدرس مدرسہ چاند پول مرید حضرت صاحب قبلہ کو بخاری صاحب مجذوب کی خدمتمین بھیجا وہ برہنہ بیٹھے تھے ماسٹر صاحب نے کہا کہ صاحبزادہ صاحب نے آپکو تکلیف دی ہے وہ بولے اچھا ہم کپڑا پہن لین چنانچہ ایک نیا پیراہن پہنکر اور عمامہ وغیرہ باندھکر ہمراہ ہوئے جب تک حضور کی حضوری مین رہے کپڑے پہنے رہے جب وہان سے رخصت ہوئے دروازہ دولت خانہ سے باہر نکلکر وہ پیراہن وغیرہ چاک کر ڈالا۔

مولوی امیر حسین صاحب کو نیابتًا اجازت۔

مخدومی و استاذی مولوی سید امیر حسین صاحب سہسوانی محدث دہلوی خسر پورہ حضور ریاست ٹونک سے مستعفی ہوکر حاضر حضور ہوئے چند مقدمات ریاست نے اونپر قائم کیے تھے اون سے نہایت پریشان تھے راقم سے کہا کہ حضور سے التجاء دعا کرو چنانچہ عرض کیا گیا بعد عرض و معروض بسیار فرمایا کہ اللہ سب فکرون کو دور فرمائے گا۔ چنانچہ چند روز بعد سب مقدمات خارج ہو گیے۔ مولوی صاحب مدت سے آرزومند بیعت تھے۔ اِس مرتبہ آپنے بیعت فرمایا۔ بیعت کے بعد ہی اونپر ایک کیفیت خاص طاری ہوگئی اوس حالت مین مولوی صاحب بتلاش معاش بڑودہ تشریف لے گیے وہان خلق اللہ نے اون کی جانب رجوع کیا مولوی صاحب نے بحضور قبلہ عالم حاضر ہونے کی ہدایت کی اور اس حال سے

سے حضور قبلہ کو بذریعہ عرض اطلاع دی آپ نے اون کو اجازت تحریری ارسال فرمائی جس کی رو سے مولوی صاحب کو نیابتاً حضور قبلہ عالم کی جانب سے بیعت لینے کا اختیار دیا تھا چنانچہ مولوی صاحب نے تقریباً پچیس ۲۵ تیس آدمیون کو بیعت کیا اور حضور کو اطلاع دی آپ نے اونکو اجازت اخذ بیعت ہمیشہ کے لیے عطا فرمائی بشرط و طریقہ متذکرہ بالا یعنی نیابتاً جیسا کچھ لکھا جا چکا ہے۔

راقم پر انعام | عید الفطر کے روز حضور قبلہ عالم نے بعد فریضہ راقم کو طلب فرما کر اپنے دست مبارک سے مندیل میان امان اللہ شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی راقم کے سر پر باندھی اور بعض طریقہ تعلیم فرمائی ایک مرتبہ عطا سے اجازت کا تذکرہ فرمایا اس غلام نے اپنی عدم قابلیت کا اظہار کیا و طائف خاصہ معمولی حضور تعلیم فرمائی۔ جو آپ خود ورد فرماتے تھے۔ طریق توجہ تعلیم فرمایا۔ طریق اخذ بیعت ارشاد فرمایا۔

مندیل حضرت میان صاحب موہبت فرمائی اور ایک تحریر عطا فرمائی جسمین اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور غلام کے جملہ دانستہ و نادانستہ گذشتہ و آئندہ خطاؤن اور کوتاہی ادائے حقوق حضور کو عفو فرمایا اور دعائے خیر حسن دنیا و عاقبت دی اور اپنی خاتم شریف جسمین مُہر ین اور انگشتری طرے حضرت قبلہ جو آپ کے پاس تھی اس غلام کو بخشی راقم نے اپنی عدم لیاقت

ہدایت کا اس وجہ سے اظہار کیا کہ ابتک بوجہ اپنی بدنصیبی کے چند در چند خصائل ذمیمہ مین مبتلا رہے خاص کر تلوّن - بخل - دون ہمتی - پابندی ہوا - ریا - غضب و غصہ - تکبر وغیرہ وغیرہ ذمائم من کل الوجوہ مستولی ہین جس نفس مین ایسے ذمائم ہون وہ بار ہدایت کو اپنے سر پر کس طرح لے سکتا ہے - چونکہ حضور قبلہ عالم نور اللہ مرقدہٗ کی عنایت درجہ شفقت غلام کے حال پر ہمیشہ مبذول رہی اس وجہ سے آپنے مرتبہ عظیم میرے لیے تجویز فرمایا تھا الحق ؎

بندہ کم خدمت دل سادہ را خوش طالعیست
خواجہ مسکین نواز بندہ پرور داشتن

جب آپ دستگیری فرماوین تو اس سے بھی بزرگ و برتر کام آسان ہے - ورنہ فی الواقع صلاح کار کجا و من خراب کجا -

اللھم احفظنا وارحمنا واہدنا وعافنا وارزقنا حبک وحب حبیبک وحب من یحبک وحب عمل یقربنا الیک بحرمۃ حبیبک ونبیک وبحرمۃ السلسلۃ النقشبندیۃ العالیۃ وبحرمۃ شیخ الطریقۃ واستعملنا یا مولانا علی سنۃ حبیبک وتوفنا علی ملتہ واحشرنا فی زمرتہ وتحت لوائہ واسقنا بکاسہ وانفعنا بمحبتہ وادخلنا معہ مدخلہ الکریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم -

عقد ہمشیرہ کلان | ذی قعدہ ۱۳۲۴ھ مین حضرت صاحبزادہ صاحب

قبلہ نے ہمشیرہ عزیزہ راقم دختر کلان صاحبزادہ صاحب قبلہ کا عقد سید ضیاء الحسن رضوی وکیل ہائی کورٹ سے کیا عقد کے واسطے نوشاہ معہ اہلیان سے جے پور آئے اور یہ عقد خاص دار القیام جے پور میں ماہ مذکور کی یازدہم تاریخ کو ہوا جمیع عمائد شہر شریک ہوئے اور دیار و امصار سے اکثر خدام و مریدین حاضر ہوئے اگرچہ حضرت صاحب قبلہ عالم میں آثار ضعف بدرجہ غایت پیدا تھے لیکن پھر بھی گاہے گاہے توجہ و حلقہ فرمایا۔

ہمشیر کے عقد کے بعد حضرت قبلہ عالم روز بروز زیادہ ضعیف ہوتے گئے اگرچہ کثرت امراض ظاہری سے طاقت جسم چند سنین گذشتہ سے بہت کم ہو گئی تھی۔ ایک شب دعا فرمائی کہ ہمکو اب یہ زندگی مصیبت ہو رہی ہے اللہ پاک جلد قید عناصر سے نجات دے صبح ہونے سے پیشتر طبیعت کی علالت شروع ہوئی اور یہ ہی مرض الموت تھا۔

نہایات اوصال ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۲۵ھ یوم پنجشنبہ کو حضرت صاحب قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ کی طبیعت علیل ہوئی شکایات اسہال پیش آئی ۲۳ تاریخ کو غفلت کی زیادتی معلوم ہوئی صاحبزادہ صاحب قبلہ دوسہ سے حاضر خدمت ہوئے اونکے سامنے ۲۵ تاریخ کو کچھ افاقہ ہوا کہ آن قبلہ واپس دوسہ چلے گیے لیکن اوسی روز پھر زیادتی اسہال ہوئی ضعف بشدت ہو گیا۔ ۲۷ کو صاحبزادہ صاحب قبلہ پھر بطلب راقم جے پور

تشریف لائے اوسوقت حضور قبلہ عالم کو گونہ افاقہ تھا حکم فرمایا کہ عبدالرحمن کو ہمارے پاس بلاؤ چنانچہ مہاوجی قبلہ فوراً خدمتین حاضر ہوئے اوسوقت بمشکل فرمایا کہ اب تم نہ جانا مختلف دیار وامصار مین خطوط اطلاعی بھیجے گیے تھے چنانچہ اکثر خدام واعزہ حاضر ہونے لگے - ۲۸ کو حافظ احمد حسین صاحب آگرہ سے حاضر خدمت ہوئے - اوس روز اتنا افاقہ تھا کہ اون کی حاضری کی اطلاع راقم نے کی اور آپ نے چشم مبارک وا فرما کر اون کو دیکھا اوسی روز سے غلبہ سکر رہنے لگا اسہال اب تک جاری تھے دو دو ساعت بعد رنگ متغیر ہوتا تھا -

آگرہ سے حاجی الطاف حسین منشی محمد اکبر سید عاشق علی منشی فیاض علی شیخ الطاف حسین آنولہ والہ - مریدان حضور خبر علالت معلوم کر کے حاضر ہوئے - اب حضور نور اللہ مرقدہ پر مراقبہ فنا تامہ وغلبہ سکر طاری ہو گیا اور سوء تنفس مین شدت پیدا ہو گئی ہم لوگ نہایت نا امیدی کی حالت مین مبتلا ہو گیے - اس حالت کو جب دو روز گذرے اطبا معالج نے یاس ظاہر کی تبکو جملہ مریدین حاضر الوقت نے درخواست کی کہ ہمکو اجازت بجا آوری خدمات شبینہ دیجاوے - چنانچہ ایک شب حافظ احمد حسین صاحب اور حاجی الطاف حسین - منشی محمد اکبر - سید عاشق علی - منشی فیاض علی اور شیخ الطاف حسین انولہ والے بالین حضور پر بیدار رہے - اوس روز

بڑی صاحبزادی معہ سید وصی احمد و سید آل احمد پسران خود بغرض زیارت بوقوف خبر علالت اترولی سے حاضر ہوئین۔

بریلی سے منشی راج بہادر صاحب حاضر ہوئے اسوقت کیفیت یہ تھی کہ تنفس بشدت جاری تھا حواس ظاہرہ مطلق زائل ہو چکے تھے اور ہچکیان پیہم آتی تھین۔ اسی حالت مین ۳ شبانہ روز گذرے سہ شنبہ کے روز دوپہر کے وقت ہمشیرہ راقم مرادآباد سے معہ بھائی سید ضیاء الحسن کے پہونچ گئین اور زیارت سے مشرف ہوئین۔

جب جمیع مشتاقان جمال اقدس بہرہ اندوز شرف زیارت ہو چکے تو بروز سہ شنبہ ۲ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۰۷ء موافق ساون سدی پانچین سمت ۱۹۶۴ بکرمی بعد زوال وقت دو بجے دن کے بعمر ۹۳ سال اوس آفتاب اوج عرفان شاہباز سما ایقان سالک مسالک حقیقت عارف معارف طریقت نے تعلق خاکدان عنصری کو ترک فرمایا اور خلوت گاہ قدس مین صدارت اختیار فرمائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

تاریخ و ساعت وصال مطابق تاریخ وصال بڑے حضرت صاحب قبلہ کے ہے اور ماہ رجب اشہر حرم مین اول ہے کہ شہر وصال حضرت صاحب واقع ہوا اور ماہ محرم آخر اشہر حرم ہے کہ بڑے حضرت صاحب قبلہ کا شہر وصال ہے۔ وصف حرمت سے دونون مہینہ موصوف۔ آہ ہماری آنکھون مین

قیامت قایم ہو گئی - دنیا آنکھوں مین اندہیرا زندگی کا لطف مرنے کا مزا جاتا
رہا آنکھین بے نور ہین کہ آپ اون سے دور ہین مگر چشم دل کے لیے اب
بھی وہ ہی عالم ہے بلکہ پہلے سے زیادہ بیش از بیش - نزدیکان بے بصر
و دوران با خبر بحضور موجود ہین - موت سوت جسم ہے اور فنا فنا عناصر
جنکی حیات مین بسیدہی اون کی ممات مین ہی سر ہے (بل احیاء ولکن
لاتشعرون)

حضرت قبلہ عالم نے بارہا زائر مزار اقدس کے لیے بشارتاً فرمایا ہے

مرا زندہ پندار چون خویشتن		من آیم بجان گر تو آئی بہ تن
مدان خالی از ہمنشینی مرا		بہ بینم ترا گر نہ بینی مرا

خبر وصال مشتہر ہونے پر خلق اللہ جوق جوق باغ مین جمع ہونے لگی موافق
حکم شریعت غسل تجہیز و تکفین مین شتابی ملحوظ کی گئی اور صاحبزادہ صاحب قبلہ
نے اعزاز ظاہری اور طلب لوازمہ شاہی (جو اس موقع پر رائج سے بلحاظ آپ
کے اعزاز کے آتا) آپ کی شان باطن کے اعتبار سے غیر ضروری تصور کر کے
اس سے اعراض کیا - خادم خاص الفو اور مخدوم زادہ محمد عبد الرزاق خان
صاحب نے باستعانت حسین بخش خادم حضور غسل دیا اور پارچہ کفن
حسب وصیت مبارک صندوق خاص مین سے لیکر کہ (ہمیشہ ہمراہ حضور
ہنگام سفر رہتا تھا) اور آب زمزم سے غسل دیا جا چکا تھا تصرف مین لایا گیا

باغ میں جانب جنوب آپ نے جمیع خاندان کے واسطے قبرستان تجویز فرمایا تھا وہاں قبر شریف تیار ہوئی بعد نماز مغرب نماز جنازہ انبوہ خلایق کے ساتھ ادا کی گئی عمائد شہر میں سے جنازہ پر نواب محمد عبدالواحد علیخان صاحب مع صاحبزادہ خورشید علیخان صاحب موجود تھے۔ الغرض بعد ادا نماز جسد اطہر آغوش لحد کے سپرد کیا گیا۔ صاحبزادہ صاحب قبلہ اور راقم آثم نے جسد مبارک قبر میں رکھا اور حاجی الطاف حسین خادم حضور نے قبر شریف کو درست کیا۔

دس گیارہ روز علالت رہی اس علالت میں مسمی الفو خادم حضور اور حسین بخش مرید حضور اور کریم خان مرید و داروغہ توشہ خانہ حضور نے شبانہ روز خدمت کی۔

سیوم سیوم کے روز حسب قاعدہ مستمرہ فاتحہ ہوئی ۲۴۲ کلام اللہ بخشے گیے اور مغرب کے بعد رسم سجادہ نشینی مریدان حضور نے بکمال خلوص ادا کی۔ چونکہ حضور قبلہ عالم نور اللہ مرقدہٗ صاحبزادہ صاحب قبلہ کو بحین حیات صوری جانشین و خلیفہ فرما چکے تھے چنانچہ حسب حکم حضور صاحبزادہ قبلہ نے مزار مبارک پر حاضر ہو کر جمیع مریدین کا حلقہ فرمایا اور بعد فراغ توجہ راقم نے وہ اجازت نامہ جو حضرت صاحب قبلہ نے تحریر فرمایا تھا پڑھ کر حاضرین کو سنایا جس میں حضرت قبلہ عالم نے اپنے مریدین کی

خلع و نصب کے اجازت بھی مرحمت فرمائی ہے پھر راقم نے جمیع مریدین کی طرف سے عبارت ذیل عرض کی اور صاحبزادہ صاحب قبلہ نے باستعانت حافظ احمد حسین صاحب خرقہ مبارک زیب بدن فرمایا جو الفاظ بطور اظہار اطاعت و انقیاد مریدان و خلیفہ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ نے تحریر کر کے صاحبزادہ صاحب قبلہ کے حضور میں پیش کیے یہ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(نصلی علیٰ رسولہ الکریم)

الحمد للہ علیٰ کل حال - فی الغم والھم والحزن والملال - والصلوٰۃ والسلام علیٰ صاحب الجمال والکمال والتحیۃ والبرکۃ علیہ وعلی الصحب والآل -

امابعد ما دردمندان و غلامان طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ کہ متمسک بیعت بدست مبارک سیدنا و شیخنا و مولانا مقبول بارگاہ لم یزلی حضرت سیدی قربان علی نور اللہ مرقدہ و قدس اللہ سرہ العزیز ہستیم چونکہ حضرت قبلہ عالم بحیات صوری خویش صاحبزادہ والاشان سید عبد الرحمن سلمہ المنان را بجائے خویش نشانیدہ بودند و اجازت خلافت موہبت فرمودہ بعطائے خرقہ مبارک و عصائے طریقت کہ از حضرت والا تبار مولانا شاہ نامدار رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ بود مفتخر فرمودہ بودند پس باظہار اطاعت و انقیاد در خلوص دو و ادا رفتہ بعد فاتحہ سیوم اعلیٰحضرت مایان جملگی مریدان و غلامان

وخادمان رسم سجادہ نشینی باتمام رسانیدیم و مجدداً بیعت مصافحہ بدست مبارک صاحبزادہ والاشان نمودیم و دست دعا والتجا بدرگاہ رب العلا می برداریم کہ دائما سایہ ہمایونش برسر ما دعا گویان و دیگر طالبان گسترده دارا و واشعۃ انوار نسبت نقشبندیہ مجددیہ از قلب صافیش بر آئینہ خواطر عالمیان لمعہ افگن باد۔

چہلم فاتحہ چہلم کے دن بہر مجمع مریدین ہوا بعد عصر صاحبزادہ صاحب قبلہ نے اپنی جانب سے تبرکات پارچہ جات حضور تقسیم کیے اور مزار شریف پر حاضر ہو کر خلفاء حضرت قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ کو خرقے عطا فرمائے

تقسیم خرقہ ہائے شریف چنانچہ ایک خرقہ سب سے پہلے حافظ احمد حسین صاحب کو عطا فرمایا۔ دوسرا خرقہ اوستادی مولوی سید امیر حسن صاحب قبلہ کو موہبت ہوا یہ خرقے بطور جاری رکھنے اوس اجازت کے جو حضرت صاحب قبلہ عالم نے عطا فرمائے تھے اپنی طرف سے دئے گیے تھے اور ایک خرقہ اوسیوقت راقم کو مرحمت کیا اس کے بعد نماز مغرب ادا کی پھر حلقہ فرمایا۔ بعد فراغ حلقہ یہ ارشاد کیا کہ بھائیوں کو جان لینا چاہیئے کہ حافظ احمد حسین صاحب کو خلفاء اعلیٰ حضرت قبلہ میں درجہ خاص حاصل ہے اور الوار راقم کو ہمنے بطور خود خرقہ عطا کیا ہے۔ اور ایک کلاہ اعلیٰحضرت نور اللہ مرقدہ کی ڈاکٹر محمد افضل صاحب کو خاص طور پر دی گئی ہے۔

جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ کے مزاج میں حسب سنت پدری لحاظ اخفاء احوال بدرجہ غایت ہے ورنہ آپ بفضلہ تعالیٰ و بتوجہ خاص اعلیحضرت قبلہ نہایت مبارک الحال ہیں ظہور فیضان نسبت خاصۂ اعلیحضرت قبلہ نور اللہ مرقدہ حسب بشارت کسی وقت خاص پر موعود ہے واضح رہے کہ سید ظہور الحسین صاحب جنکو پنجاب کے لیے حضرت قبلہ نے اجازت اخذ بیعت عطا فرمائی تھی نہ باستماع خبر علالت حاضر ہوئے نہ شریک فاتحہ سویم و چہلم ہوئے۔ حافظ احمد حسین صاحب کی خصوصیت کا اظہار کردیا گیا اور مولوی صاحب قبلہ کو بتایا بتاً اجازت اخذ بیعت ہے راقم کو صاحبزادہ صاحب قبلہ نے بطور خود خرقہ عطا فرمایا جو بنظر راقم ایک خاص عزت افزائی اور تبرک ہے۔

عادات و خصوصیات

اگرچہ حضور قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ کی ذات مبارک مجمع خیر و خوبی تھی اور جمیع محاسن آپ کی ذات مجمع صفات میں جمع تھی لیکن یہاں بطور تبرک چند خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

خلق و تواضع اللہ پاک نے اس پایہ کی عطا فرمائی تھی کہ ہر صادر و وارد گرویدہ و ثنا خوان ہو جاتا تھا جبین مبارک پر ہمیشہ آثار تبسم پیدا رہتے تھے صلۂ

رحم و رعایت وذی القربیٰ بدرجہ غایت ملحوظ خاطر اقدس رہی ہر ایک شخص سے جو رعایت ایک دفعہ فرمائی پھر اوسکا ہمیشہ لحاظ رہا عزیز اقربا خادم دوست احباب خورد کلان کا پاس خاطر فرماتے تھے ایام پیری مین حسن صورت نہایت دلاویز اور طرز تکلم مین خاص کشش اور دلچسپی تھی جسوقت آپ اشعار پڑھتے ایک ایسی ادا سے خاص پیدا ہوتی جس کا لطف بیان مین نہین آسکتا۔

ایام شباب اور اوائل پیری مین وہ طاقت جسمی تھے جس کا نظیر ملنا دشوار ہے۔ طاقت کی نسبت گذشتہ صفحات مین ذکر کیا جا چکا ہے۔ لیکن اواخر عمر مین بوجہ شدائد امراض و ترک غذا ضعف بے نہایت ہو گیا تھا۔ ۴۰ سال تک دو چپاتیان غذا رہین یہ وہ چپاتیان ہوتی تھین جو سیر کی ۳۲ مطبخ خاص مین پکتی تھین اور اسی قدر عرصہ تخمیناً شب بیداری فرمائی لیکن آخر ایام حیات مین ایسا استغراق رہنے لگا تھا کہ بعض اوقات ایک فریضہ متعدد مرتبہ ادا فرماتے تھے۔

شان رحمت و تحمل و عفو مصداق تخلقوا باخلاق اللہ سے سابق مین تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ نفاست مزاج اس پایہ کی تھی جسمین حضرت مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمہ کی شان نظر آتی تھی فرش پر سلوٹ کبھی گوارا نہین ہوئی ہمیشہ اپنے دست مبارک سے فرش صاف فرماتے اور

کوئی تنکا پڑا ہوتا تو جسوقت تک سرکا نہ دیا جاتا چین نہین پڑتا تھا۔ لیکن اواخر مین جب استغراق کا غلبہ تھا کچھہ اپنے جسم اور صفائی کا خیال باقی نہین رہا تھا۔ روی توجہ الی الخلق مسدود ہوگیا تھا اور ہر وقت راز و نیاز رہتا تھا۔ اخفا اسقدر مزاج مین تھا کہ تمام عمر باتون سے یہ کوئی نہین سمجھہ سکتا تھا کہ آپ کو تصوف مین پایۂ خاص حاصل ہے ہمیشہ صدور کرامت مین یہ بات دیکھی گئی کہ بجز اوس شخص کے جس کا معاملہ ہوتا دوسرے کو خبر بھی نہین ہوتی تھی چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ منشی نذیر الدین جو ایک خادم حضور ہین مرض بخار مین مبتلا ہو گیے اور شدت کرب مین حضور کی پاس حاضر ہوئے اپنی علالت کا حال عرض کیا اوسیوقت وہان سے اوٹھے تو غلبۂ خواب ہوا عالم رؤیا مین حضرت صاحب قبلہ نے پان عطا فرمایا اونھون نے کھایا اسکا تب زائل ہوگئی وہ پھر حاضر ہوئے اور گذارش کیا کہ پان یہان بھی کیون نہ مرحمت فرمایا آپ نے تبسم فرماکر خاموش رہنے کا ایما فرمایا۔

فیض رومی بطریق اویسیت روحانیت حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمہ اللہ علیہ سے آپکو ہوا اور بہر خاص مخاطبت روحی بروح پر فتوح مولائے مشکلکشا زوج بتول زہرا جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمائی اور بایا جو کچھہ کہ پایا طریق تعلیم حضور کا موافق طریقہ علیہ نقشبندیہ

کے تھا لیکن تعلیم اشغال واذکار موافق طریقہ قادریہ کی تھی پنجشنبہ کو توجہ وحلقہ فرماتے تھے حلقہ مین اکثر اشعار زبان مبارک سے نکلتے تھے خاص اشعار جو حلقہ مین ورد فرماتے تھے یہ ہین ؎

اے مدنی برقع و مکی نقاب — سایہ نشین چند بود آفتاب
منتظر آن را بلب آمد نفس — اے ز تو فریاد و لفریاد رس

دیگر

ز مہجوری برآمد جان عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی — ز مہجوران چرا فارغ نشینی

جانان می نایم دہ و جانم بستان — ستم کن و از ہر دو جہانم بستان
با کفر و با سلام بدن لاچار نیست — خود را بنما و زاین و آنم بستان

دیگر

جان ز تن بردی و در جانے ہنوز — دردہا دادی و درمانے ہنوز
ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ — نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز
ملک دل کردی خراب از تیغ ناز — اندرین ویرانہ سلطانی ہنوز

دیگر

از موسم عقل دور اندیش ما — بعد ازین دیوانہ سازم خویش را
نعرۂ مستانہ خوش مے آیدم — تا ابد اے جان چنین مے بایدم

رنج کے مانند وہ مے کان ذو المنن	گو بدت چون تو اے رنجور من
این نفس جان دامنم برتافت است	بوے پیراہان یوسف یافت است
من چہ گویم یک رگم ہشیار نیست	شرح آن یارے کہ آنرا یار نیست
وقت آن آمد کہ من عریان شوم	جسم بگذارم سراسر جان شوم

وغیرہ وغیرہ۔

آگرہ میں جو حضرات غاشیہ برداران دامن دولت کے ذیل میں ہیں اون میں سے خاص اصحاب حاجی الطاف حسین صاحب سوداگر پنجابی مولوی محمد حسین صاحب پنجابی منشی محمد اکبر صاحب منشی عاشق علی صاحب منشی فیاض علی صاحب شیخ الطاف حسین صاحب آنولہ والے محمد خان صاحب ملا عبد الکریم صاحب حافظ احمد حسین صاحب پنڈت اجودھیا ناتھ ڈاکٹر محمد افضل صاحب ہیں موخر الذکر چار حضرات صاحب نسبت و صاحب حال ہیں لیکن پنڈت صاحب و ملا عبد الکریم صاحب کا انتقال ہوگیا۔ اب حافظ احمد حسین صاحب بفضلہ خلیفہ ہیں اور آگرہ میں موجود ہیں۔ ڈاکٹر محمد افضل صاحب نے فرخ آباد میں قیام اختیار کر لیا ہے۔ رحیم خان ٹوپی والے اور شیخ الٰہ بخش خدام معہ مولوی محمد حسین صاحب کی بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی حالت میں انتقال کر چکے۔ حاجی الطاف حسین و محمد اکبر قوی الجذب با نسبت ازدہ اصحاب میں ہیں۔ شیخ الطاف حسین آنولہ

والے وحافظ حسین بخش۔ محمد خان صلحا ہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

تالیف وتصنیف

حضرت صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ نے تالیف وتصنیف کا شغل بہت کم فرمایا حضرت صاحب کی تصنیفات ہیں سے آخر حصہ کتاب تحفۃ العاشقین کا ہے جو حسب الحکم بڑے حضرت صاحب قبلہ آپ نے تمام فرمائی اور ایک مثنوی بزبان فارسی مولوی احسان علیصاحب مرید حضور نے حسب الحکم عالی نظم کی جسمین حضور نے مضامین تصوف بیان فرمائے ہیں۔

اس کے علاوہ چند مکتوبات ہیں جو ارادتمندوں کے بعض استفسارات کے جواب ہیں وقتاً فوقتاً آپ نے تحریر فرمائے ہیں اکثر عمل آپکا اس

از درون شو آشنا و زبرون بیگانہ باش
اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان

کے مصداق رہا۔ تقریر وتحریر ہیں بہت کم تعلیم فرماتے تھے ورنہ اکثر استفسارات وخطرات کا جواب قلوب پر القا فرماتے یا آپ کے بعض طرز عمل سے اداشناس لوگ سمجھ لیتے تھے۔ اوائل عمر ہیں آپ کو نظم فرمانے کا شوق تھا۔ نسیم تخلص اور چند اشعار بھی راقم نے حضرت کی زبان فیض ترجمان سے اوسوقت کی تصنیف سنی ہیں۔ لیکن بعد حصول خلافت آپ نے یہ

مشغلہ بالکل ترک فرما دیا تھا البتہ طبیعت مین ذوق سلیم اشعار سے دلچسپی اور سخن فہمی بدرجہ غایت تہی جو آخر تک بدستور رہی آپ کے جو اشعار پہلے زمانہ کی تصنیف کردہ راقم نے سنے ہین اونمین سے اسوقت صرف دو شعر یاد ہین جو تبرکًا درج کیے جاتے ہین ؎

شانہ جب اوس زلف کو سلجھا گیا
دل مرا ہر بال مین الجھا گیا

کہو دگے ایسا مجھکو عقل و ہوش سے
آپکی مین ہو سے پن سے پا گیا

قطعات و رباعیات و مراثی تاریخ وصال

ہفت بند انہار مضامین از نتائج افکار مخدومی استاذی سید امیر حسین صاحب سہا قبلہ محدث دہلوی مدظلہ بطور مرثیہ و نالہ و درد و فغان در عزاے شیخ مہدی زمان علیہ الرحمۃ و الرضوان

اے خداے خالق کون و مکان
مطلب و مقصود جان عاشقان

اے قدیر و اے قدیم لازوال
جملہ مخلوقات را تاب و توان

مرکز تدویر و تقلیب فلک
مدعاے گردش گردندگان

آشکارا در ہمہ مانند نور
وز ہمہ مخفی لباس لوز جبان

وحدت و کثرت بود شیر و شکر
سایۂ ہستی در آب روان

سایۂ کامل فتند از تو مگر
ہر یکے گیر و لقب در گنجدان

پرتو نیر ستر جج شود — تا بماند با وصال جاودان
عین حق گفتست مولانای روم — آنکه بودست عاشق صادق بجان

هر کسی کو دور ماند از اصل خویش
باز جوید روزگار وصل خویش

ای وجود نار و نور و ماء و طین — خالق جهل و ظن و علم و یقین
انبیا و اولیا و اصفیا — خلق کردی بهر تنویر زمین
زان میان مبعوث کردی ای خدا — باعث ایجاد و ختم المرسلین
پس مسلسل ساختی بهر هدی — اولیا را تا بروز آخرین
تا برآمد خضر آسا رهنما — میر قربان علی مهر مبین
از ضیاء مهر تو پر نور کرد — هر که پیشش رفت با قلب حزین
بود بیشک آفتاب معرفت — جانشین رحمة للعالمین
مقصد جان بود و مقصود جهان — مطلع انوار عرفان و یقین

گم شد از ما همچو بخت تیره ما
وای بر ناکامی تقدیر ما

ای که رفتی شمع سان وقت سحر — یا بوقت صبح چون روی قمر
یا بسان مهر هنگام غروب — نور خود از ما کشیدی سر بسر
یا چو روح پاک از جسم کثیف — مفترق گشتی ز طبقات بشر

یا چو بوے گل ز بستان جہان   در ہواے وصل فرمودی گذر
یا چو آب جوہرا ے در یتیم   قلزم لاہوت کردی مستقر
یا چو پروانہ شدی رحلت گرا ے   سوے شمع نور ربّ دادگر
یا چو برقِ آہ از قلب حزین   در حریم جان جانان رفتی نگر
لمعۂ از نور حق بودے بما   بازگشتی سایہ سان سوے مقر

الغرض بگذشتے و بگذاشتے
ہجر خود از ما زواپس داشتے

اے فداے مصطفےٰ جان علی   مظہر انوار و عرفان علے
مرشد ما شیخ ما مولاے ما   ہادی ما میر قربان علے
بارگاہ ست گریہ گاہ طالبان   ریزۂ از خوان احسان علی
مہبط نور حبیب کبریا   مطلع مہر درخشان علی
مظہر صدیق در صدق و صفا   مرجع ایمان و ایقان علی
لمعۂ از نور قلب خوف گن   اے چراغ زیر دامان علی
طالبے گفتا پے سال وصال   در جنان شد میر قربان علی
   ۱۳۲۵ھ
آتشے افروز از عشق احد   از نور روشن عزت و شان علی

اے تو قربان خدا و مصطفےٰ
ما ہمہ قربان تواے باصفا

اے مراد گریۂ خونبار ما — مرہم زخم دل افگار ما

اے طبیب جملہ علتہاے نفس — وے مسیحاے دل بیمار ما

اے انیس خلوت شبہاے غم — وے جلیس خاص بزم یار ما

اے ضیاء آفتاب معرفت — وے منور ساز قلب تار ما

اے خیالت جرعۂ صہباے عشق — وے جمالت شمع پر انوار ما

دستگیر طالبان راہ حق — رہنماے منتہاے کار ما

شمع سان بر مرقدت باشد مدام — روشنی آہ آتشبار ما

بر زیارت کاشش جاروبی کند — چشم ما مژگان ما رخسار ما

لمحۂ از خواب راحت سر برآر
تا بہ بینی حالت زار و نزار

تا کجا از ما تغافل تا کجا — عارفانہ خود تجاہل تا کجا

بے تو روزے چند اے مہر منیر — سالہا شد این تساہل تا کجا

طالبان استادہ گریان بر درت — انتظار روے چون گل تا کجا

از در مرقد بر آ خورشید وار — در طلوع اے مہ تامل تا کجا

زیب سجادہ شواے سجاد حق — رہنماے را تعطل تا کجا

داورا جانہا بہجران سوختند — این درنگ و این تکاہل تا کجا

یکہ باشی فارغ از احوال ما — در حضور خواجہ کل تا کجا

حال دل با ناله و فریاد و آه	با تو گویم این توسل تا کجا

از تو درد دل نهفتن تا بکی
نیز این افسانه گفتن تا بکی

ای خدای خالق و آمرزگار	داور ما مالک روز شمار
از طفیل حضرت ختم الرسل	از پی صدیق اکبر یار غار
از پی فاروق و عثمان غنی	از برای حیدر دلدل سوار
از طفیل فاطمه بنت النبی	از پی حسنین شاه و شهریار
از طفیل جعفر صادق امام	پیشوای اولیا شب زنده دار
وز بهاء الدین خواجه نقشبند	شیخ احمد صاحب عز و وقار
از طفیل خواجه حافظ جمال	هم بحق عشق شاه نامدار
هم پی رحمت مست عشق حق	هم بحق جمله پیران کبار

روح پاکش محو وصل شود نما
مرقدش را کن ز رحمت نور زا

از تو شیخ شه ۱۹۰۷ع

اشک ریزی خامه بعذر طوالت نامه

غزل

الهی انچه ز نوک قلم چکید مرا	شراره ایست که از دل بلب رسید مرا

بهفت بند نمودم رثاء خواجه خود — که درد دل سوی آه و فغان کشید مرا
اگر گناه بود عفو ساز ای داور — که تا شکست دل از رنج و غم رسید مرا
وگر صواب بود گفته ام پذیرا کن — باجر لطف تمامت مزید مرا
ز آبیاری ابر سیاه خونبارم — بصفحه سنبل ماتم زده دمید مرا
عزا و دل کنم و گه بدلربا گریم — که صدمه دل و دلبر هم رسید مرا
سه ماه پنج بحالم که خالق جزو کل
برای ناله و فریاد آفرید مرا

ولہ رباعی

مشکل است که با چنین مزاجی دارد — حادث بقدیم امتزاجی دارد
در حیز خویش می رود هر جسمی — تختی دارد یا که تاجی دارد

دیگر

مه گه محاق و گه مقابل باشد — گه ناقص و گه زائد و زائل باشد
این نقص نگاه ماست ورنه والله — این ماه تمام ماه کامل باشد

دیگر

مهری که بذره التیامی دارد — یا بر سر خطه سقامی دارد
در عالم دیگر چو رود جیب مدار — آن مهر منور است فیض عامی دارد

دیگر

چون ماهی بی آب تپیدن تا کی — در چشمهٔ چشم آب چکیدن تا کی
صبر کن و غصه خور و آشفته مشو — ای ذره پی مهر دویدن تا کی

قطعه تاریخ از مولوی سید سراج الدین احمد سراج کنتوری

عارف حق میر قربان علی گنج عطا — شمع منهاج طریقت مجمع اسرار دین
سنہ ۱۳۲۵ھ — سنہ ۱۹۰۷ع
ور فنا فی الله چو سامان بقا بالله یافت — گشته قربان بر جمال اظهر جان آفرین
سنہ ۱۳۱۴ف و بنگلہ — سنہ ۱۳۲۶ المحمدی
سیوم ماه رجب سه شنبه بود آوان ظهر — کین ملوح ولایت شد نهان زیر زمین
سنہ ۱۹۶۴ بکرمی — سنہ ۱۳۲۶ المحمدی
این دو مصرع حاکی از وفات او صفا هم سال وفات — بی تکلف از کلک سراج دل حزین
سنہ ۱۳۲۵ھ — سنہ ۱۳۲۶ المحمدی

سالک راه حقیقت مرشد والا منش
سنہ ۱۹۰۷ع
آفتاب اوج عرفان مهر و ماه یقین
سنہ ۱۳۲۵ھ

قطعه تاریخ از مخدومه بی بی صاحبه جدهٔ راقم دامت ظلها

شد سوی دار بقا سید قربان علی — مظهر صدق و صفا شیخ حقائق آگاه
رفت آن تاج سرم راهبر راه هدی — ما همه خسته و درمانده لعصه ناله و آه
ضرب لا زد چو پی نفی خیال هستی — او نماندست و چه ماندست بجز الا الله
بنده گوئی نکنم خامشی من سخن ست — سر بسر حرف الم گشته ام از حال تباه
گیر پروین سر هر شعر و بگو سال وصال — ماهتاب فلک خلد وصی الله
از روی تخرجه سنہ ۱۳۲۵ھ — سنہ ۱۳۲۵ھ

از میر اولاد حسین صاحب سعید بریلوی

آن زیب وسادہ ہدایت ‏— قربان علی شہ ولایت
برداشتہ دل ز دار عالم ‏— کاشانہ نمودہ قصر جنت
۱۳۲۵ھ از مصرع آخر

دیگر

گل معرفت میر قربان علی ‏— ببوسے حریفت معطر مشام
بہار جنان ہر قدم پاے بوس ‏— بگلگشت فردوس قطب انام
۱۳۲۵ھ

از منشی عبد الحمید صاحب اخگر

چو قربان علی سید خوش گہر ‏— سخی و ولی صفتے کریم
سوے عالم قدس بشتافتہ ‏— شدہ واصل لطف و فیض عمیم
فراتر ز قدوسیان گوے برد ‏— ز تسبیح و تہلیل و ذکر فخیم
بمن گفت رضوان کہ اخگر بگو ‏— وَجاءَ ہُوا فی ریاض النعیم

از راقم آثم بسمل عفی عنہ

رفت آہ از دار فانی میر قربان علی ‏— میر سید افغان اہل دل بگردون رسیدہم
شمع سان سوز دروان اولیا در ہجر او ‏— اصفیا از اشک حسرت غرق در بحر الم

قبلهٔ من مرشد من جد من مولای من — نیست در این عالم و هیهات در این عالم

نیست او چون پیش چشم کور چشمان من — حیف بر این زندگی من که بی او منهزم

روز سه شنبه و تاریخ سیوم شهر رجب — وقت ظهر از دار محنت شد سوی باغ ارم

همدرین تاریخ و ساعت مرشدش واصل شده — اقتدای شیخ خود فرمود وقت مرگ هم

داشت نسبت با شه عبدالصمد جان حسب حق — مصدر انوار عرفان مظهر فیض اتم

نقشبندی بود و در هر سلسله ارشاد داشت — در نسب بوده ز اولاد رسول محترم

وز علی مرتضی و هم جلال الدین روم — فیض روحی یافت آن جناب محتشم

سالهای عمر او سه بود بالای نود — از حساب سال شمسی گر شمار او کنم

گفت رضوان شاد باشی فادخلی فی جنتی — بهر تاریخ قدوم پاک در باغ ارم

گشت قربان علی شمس جهان تاب آشکار — بهر سال هجری آن قدوهٔ اهل کرم

عرضه بین سال از سر هر مصرع داد و صفای او
همت و خلق و شرف هم رافت و حلم و کرم

وصلی الله تعالی اولاً و آخراً علی سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا محمد و علی
آله الطیبین و اصحابه الاکرمین وسلم تسلیما کثیراً کثیراً

خط مکۂ مکرمہ مرسلہ سید ابراہیم نائب الحرم الشریف المکی و نائب الحرم المدنی سید عبد اللہ سقاف کہ باطلاع گزاردن نماز جنازہ غائبانہ بر حضرت صاحب قدس اللہ سرہ العزیز در حرمین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً بنام مؤلف صاشد

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد نحن المااطلین اوناه قد وصلنا السید احمد المدنی فاخبرنا بوفات المرحوم السید المجلیل قربان علی رحمہ اللہ تعالیٰ والتمس منا بان نصلی علیہ صلوٰۃ الجنازۃ الغائبۃ فصلینا علیہ یوم الجمعہ ستۃ فی ذی الحجۃ ۱۳۲۵ھ وبعد ذلک ذہبنا للحج ثم ذکرنا ذلک لنائب الحرم فی المدینۃ المنورۃ وایضاً صلوا علیہ یوم الجمعہ ۱۵ فی صفر ۱۳۲۶ھ ونسئل اللہ القبول والسید المذکور احمد المدنی وہب حجۃ وزیارۃ للمرحوم ونرجوا من اللہ القبول والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سورخہ ربیع الاول ۱۵ ۱۳۲۶ھ ہجری۔

شجرہ مختصرہ من تصنیف پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب وکیل

ہائیکورٹ مرحوم مغفور نقشبندی مجددی

رسید فیض بصدیقؓ ز احمد مختار
ازو بسید بہ سلمانؓ مخزن اسرار

ازو بقاسم و جعفر و بایزید از و
ازو بدست بوالحسن و بو علی شہ ابرار

ازو بدست یوسف و ز و عبد خالق و عارف
ز فغنوی ست بہ رامیتنی بزرگ تبار

ازو بدست حضرت بابا پس از امیر کلال
بہاء ملت و دین نقشبند فخر کبار

عقیب این ہمہ یعقوب چرخی ست دگر
ازو بخواجہ عبید اللہ آن شہ ابرار

ازو بدست زاہد و درویش و خواجہ امکنگی
ازو بخواجہ باقی قدوہ اخیار

ازو امام زمان قطب وقت شیخ احمدؒ
کہ ہست بانی این رہ مجدد این کار

ازو بدست عروہ وثقاے خواجہ معصومؓ
ز نقشبند دوم زبیر ذی الانوار

ز قطب دین جمال اللہ خواجہ عیسیٰ
ضیاء بخش دو باباے کاشف اسرار

ازو بدست حضرت مولاے نامدار جہان
ازو بدست حضرت عبد الصمد شہ اخیار

ازو بدست سیدنا و شفیعنا فی الحشر
جناب سید قربان علی شہ ابرار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجیع بندیکه مولف کتاب ہذا بحین عرس اولین حضرت صاحب قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ گذرانید

اے کہ زلفت گشت بہر عالمی مشکین کمند   اے کہ چشمت ریختہ صہبای عرفانِ بلند
اے ز نرگس گشتہ جانِ ناکسان مستمند   از فراقت گشتہ جان یک جہانی دردمند

یکہ تاز اوج عرفان فارس قدسی سمند
میر قربان علی شاہِ ولایت نقشبند

نور چشم مصطفی و حضرت حق را ولی   جانشین یار غار و قرة العین علیؓ
اے ز تو مکشوف اسرار خفی و ہم جلی   انت لی مشکلکشا فتح فللہ مشکلی

یکہ تاز اوج

ساقیا برخیز و در دہ جام صہبای یقین   اے کہ در بزم ازل نوشیدہ جام اولین
بیخودی و بیہشی میخواہم اے ماہ مبین   جان جان از ہوش آمد تنگ این جان حزین

یکہ تاز اوج

ضرب لا بر قلب این مضطر بزن تا لا شوم   ہستی خود را فدای ہستی مطلق کنم
از زمین و آسمان و عرش و کرسی بر جہم   تا درایم بیخود اندر ساقی بزم کرم

یکہ تاز اوج

اے کہ در کاشانۂ دل شمع الفت سوختی
درسِ عشق و طرز الفت یک بیک آموختی
شعلہا از آتشِ عشق احد افروختی
نقد دردِ حق نما در سینہ ہا اندوختی

یکہ تاز اوج

اے تو مارا مصطفیٰ صد بار میگویم فاش
واعظا ہر گہ نمک از وعظ بر زخمم مپاش
اے ز تو بینم نور مصطفیٰ پنہان مباش
من کہ صد دیدہ ام صد گونہ ہر دم جلوہ ہاش

یکہ تاز اوج

پردہ را بر دار از فرق بر اخورشید دار
اے کہ اندر پردہ با روی چنین کردی قرار
تا بکے باشی درونِ پردہ ہا اے عشوہ کار
جلوہ ہا از روے تو بے پردہ سر زد صد ہزار

یکہ تاز اوج

یک دمی بکشاے چشم از خواب راحت سر را
یک نظر کن سوے ما ہم ای بسویت چشم ہا
یک دمی بیرون بنہ از حجرہ پاے ناز را
اے کہ از ہجر تو بسمل ہمچو بسمل سینہ ہا

یکہ تاز اوج

ہر مصرع و ہر شعر پئے عرس بگیر
سہ چند کن و طرح ششش کن باقی
دو بار عدد ساز و یک بیش نما
در چار صد و چہل و دو ضربش فرما

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۵	روشن	روشس	٠	٠	٠	امام صادق رضہ
۹	۱۱	آوار دی	آواز دی	۲۲	۱۲	چونکہ آپکی وکالت	چونکہ آپ کی وکالت
۱۰	۳	مراجعت فرمائے	مراجعت فرمائیگے	۲۳	۱۷	قبلہ عالم کو	قبلہ عالم کو
		سعد آباد ہوہو گئے	سعد آباد پہونچے	۲۴	۱۰	جو لفضلہ	جو لفضلہ
۱۶	۱۴	پدرو	پدر در رو	″	۱۶	باربا ہر تعطیل	بار ہا تعطیل ہیں
۱۸	۹	سابقہً	سابقًا	۲۵	۱۷	جانان ہے تا ہم	جانان ہی تاہم وہ
۱۹	۸	عبید اللہ احرار رضہ	عبید اللہ احرار رضہ	۲۶	۶	آب و ثاب	آب و تاب
۲۰	۴	حضرت بایزید	لیکن حضرت ابو الحسن	۳۲	۸	مزار شریف	مزار
		بسطامی رضی اللہ عنہ	خرقانی رضی اللہ عنہ	″	۱۳	اشارہ کر کے سمجھیے کیا	اشارہ کر کے سمجھے کیا
		کے ہیں لیکن حضرت	مرید رہی حضرت	″	۱۷	ٹھاکو فروش مرید	تنباکو فروش مرید
		ابو الحسن خرقانی رضہ	بایزید بسطامی رضہ			براسے حضرت	بڑے حضرت
		مرید رہی حضرت	کے ہیں اور حضرت	۳۳	۱۳	لبیاس	لباس
		بایزید بسطامی	بایزید بسطامی کے	۳۷	۲	بجہت شمول عمر	بجہت شمول عمر
		وخلیفہ	خلیفہ حضرت	۳۹	۵	بشکر	بیٹھکر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۱۶	آب اترولی	آپ اترولی	۷۷	۳	خواض	خواص
۴۹	۲	سہ فرمایا ہا	یہہ فرماتا تہا	۷۸	۵	انگشاف	انکشاف
″	۵	حضرت صاحب	حضرت صاحب	″	۸	زنجہ	رنجہ
″	۷	وونہ	ورنہ	۸۰	۱۲	صاحب کہ ہا	صاحب کو ایک
۵۰	۶	انگشاف	انکشاف	″	″	ابتلا ہو	ابتلا ہوا
۵۴	۱۷	آب نے	آپ نے	″	۱۳	عرضداخت	عرضداشت
۶۱	۲	خالف ہوا	خائف ہوا	۸۲	۱۶	نوری صحت	فوری صحت
۶۲	۱۱	نفاہ اے	نفاہاے	۸۸	۱۷	حق پڑہی	حق پژوہی
۶۳	۳	تشریف کیگئے	تشریف لیگئے	۹۱	۱	صجاذیب	مجاذیب
″	۵	جسکے مقابلہ میں حالت	جسکے مقابلہ میں حالتیں	۹۲	۷	آپکے چہوٹی	آپکی چہوٹی
″	۸	والبسکا جو میں	وابستگان دامن	۹۴	۱۰	زحمت	زحمت
۶۴	۸	راج جے پور ہیر	راج جے پور پہ	۹۶	۴	جسکے	جسکے
″	۱۱	الہی کرن	ابہی کرن	۹۸	۱۵	خداوزو	خداوند
″	۱۴	بیتس کرتی ہی	پیش کرتی تہی	۱۰۲	۱۳	وکسل	وکیل
۶۷	۱۱	نماز پرہی	نماز پڑہی	۱۰۶	۵	توصہ	توجہ
۶۷	۱۳	کود چکرونہ	کوہ چکردتہ	۱۰۸	۱	شتررشتہ	سررشتہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۲	شہرشتہ	سررشتہ	۱۴۴	۱۴	صفارت	صنعارت
۱۱۳	۹	ظاہریت	ظاہری	۱۵۰	۱۲	غالباًشب	غالباًنصف شب
۱۱۴	۵	ترقع	ترفع	۱۵۴	۱۷	سعت شکایت	سخت شکایت
۱۲۱	۱	احمدآبا	احمدآباد	۱۵۹	۷	باخدا باشی و	باخدا باشی د
//	۵	عمش	غمش			خلق نمائی شعلے	باخلق نمائی شعلے
۱۳۵	۱۶	مہسہ	مہ ومہرنے	۱۶۰	۳	قسلہ عالم	قبلہ عالم
۱۲۷	۱۴	سیمارنوریاسے	سیمارنوریارسے	۱۶۱	۱۰	شہدنی ہست	شنیدنی ست
۱۳۰	۹	جلوہ اوسکی	جلوہ ہی اوسکے	۱۶۲	۴	یافنند	بافلتند
۱۳۱	۱۴	مرق وبالاکا	برق باران کا	۱۶۶	۱۰	باشم	باشم
۱۳۲	۱۳	بچہ کاری	پچہ کاری	۱۶۹	۲	اوس سندل	اوس سندیل کو
۱۳۴	۷	انسکپڑجنرل	انسپکٹرجنرل	۱۷۰	۴	ہجرم	بے جرم
//	۹	ملاحظہ ہانہ	ملاحظہ تہانہ	//	۵	ندکرہ	تذکرہ
//	۱۷	عمل لکے خلاف	عمل انکے خلاف	//	۶	حبس ادم	حبس دم
۱۳۶	۱۷	میراپربیٹھا	میزپربیٹھا	//	۱۳	دالاج	وہ جج
۱۴۳	۶	مہندی	مہتدی	۱۷۴	۱۳	لقربنا	یقربنت
۱۴۴	۹	ستعقین	متعلقین	۱۷۵	۸	امراش	امراض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۵	۹	ہوہی ہے	ہو رہی ہے	۱۸۹	۱۲	الواز	انوار
۱۷۶	۲	مہاوجی	بہاؤجی	۱۹۰	۶	مگذشتے	بگذشتی
۱۷۷	۴	زال	زائل	"	۷	زوا	روا
۱۸۰	۱۷	اروزبعد	امروزبعد	"	۱۰	ریزہ راز	ریزہ از
"	"	حملگی	جملگی	۱۹۳	۱۲	نحجاق	بحاق
۱۸۱	۸	خرے	خرتے	۱۹۴		سیدقربان علے	سید قربان علی
"	۱۰	الوار	انوار	۱۹۵	۶	پاسےپوس	پاے بوس
۱۸۴	۲	خلبہ	غلبہ	"	۹	صفتے	صفی
"	۱۴	رومی	روحی	"	۱۲	فی ریاض التقیم	فی ریاض النعیم
"	۱۷	اوریایا	اورپایا	۱۹۶	۸	شہاراوکمم	شمارا وکنم
۱۸۸	۱۵	درہمہ	ورہمہ	"	۹	رصوان	رضوان